

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام  
على سيدنا محمد وآله  
الطاهرين

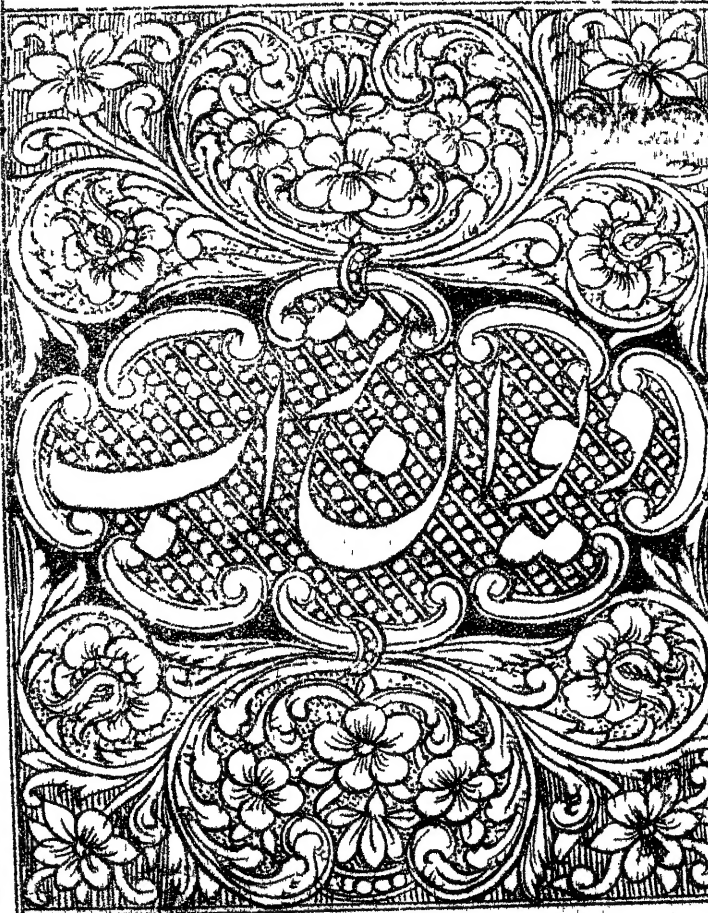


سید الشهدا  
وآل شهدائهم  
الطاهین  
وآل طاهرائهم  
علیهم السلام





بیت کیمین کافضل و حسن



طبع می مشی نو کشف و کشف کا پور میرین طبع



دن صوفیوں کی طاعت و نماز  
وہ سب اپنے بچوں کو توفیق دے گا

نیک دل کے دوست ہونا ہے تیرا  
نیک دل کے دوست ہونا ہے تیرا

نیک دل کے دوست ہونا ہے تیرا  
نیک دل کے دوست ہونا ہے تیرا

نیک دل کے دوست ہونا ہے تیرا  
نیک دل کے دوست ہونا ہے تیرا

دُرسٹ ہیں امیر کا غصہ دیکھ لے  
جیسے کسی سفلس کو ہونہار کا کھٹکا

بہر چہ تراب ادس ت کا فر کو چن پانا  
دیسے نہ گیا اس کے مسلمان کا کھٹکا

گر صاف وہ گلغام دکھا دی بدن اپنا  
بان کیوں نہ کے صل علیہ ایسے کھٹکا  
پھر مونہ سے کوئی نام نہ بھرن کا کھٹکا  
ہو زخم جگ تازہ اور آنسو نکل آوے  
سب اپنی ہی گلے میں کسی نہیں سنتے  
صورت میں نہ ہم آتے تو کچھ رنج پاتے  
روح آ کے بدن میں ہوئی یوں اصل تو کھٹکا  
سولج کر میں فائدہ تکلیف و بلا میں

جس شمع کے پروانے تراب لیے بہت ہیں  
روشن ہے اسی شمع کے انجمن انسا

نہ جو روت و تامل نہ ہجرت نے مارا  
محبت میں پروانہ اور ہم ہیں یکساں  
گئی عشق میں جان ہی کو کہن کی  
نہیں ایک دل ہاتھ میں لے سکے ہے  
ترے غمزدہ کو چرکے سو روئے

نہ جو روت و تامل نہ ہجرت نے مارا  
محبت میں پروانہ اور ہم ہیں یکساں  
گئی عشق میں جان ہی کو کہن کی  
نہیں ایک دل ہاتھ میں لے سکے ہے  
ترے غمزدہ کو چرکے سو روئے

نیک دل کے دوست ہونا ہے تیرا  
نیک دل کے دوست ہونا ہے تیرا

نیک دل کے دوست ہونا ہے تیرا  
نیک دل کے دوست ہونا ہے تیرا

نیک دل کے دوست ہونا ہے تیرا  
نیک دل کے دوست ہونا ہے تیرا



اور اوس سے سبکی کوئی نہ کوچ  
 تسلیم و رضا اس کی جوت جوت  
 جی اشک سے پورنہ لکھتے ہیں  
 بی طرح بڑے پتہ دین مشکین و زلف  
 کوئی ایل و آخری نہیں جس کے خیر  
 دین رات شراب اوس ہی کا ہم چھوہیں گے  
 سب سے زور دہی چھوہے تراش ہم ہمارا

چھوے نہ سوا لگا وہ گافام ہمارا  
 خداوند ہے وہ بندگی ہے کام ہمارا  
 خوشتر ہے یہ لمبوس تہ اندام ہمارا  
 جانے دہی آغاز اور اجسام ہمارا

تونے دیکھا اس کے نہ اپنا مجھے بیان کیا  
 دیکھتے ہی تری صورت گئی ناصح کو حوا  
 فوج سے کہیو کہ جلد آؤ کشتی لاسے  
 بیرون چاک ہو اگ کا چین میں جستا  
 جسکو آرام دل و راحت جان کہتے ہیں  
 حق کی تقدیر پر راضی ہوں ہو چاہے ہو کر  
 نظر نہ لگے منہ پہ جو نقطہ ہو سیاہ  
 شمع کو تو نے بہت جلدی توڑی تو کیا

شمع وہ شمع غزل میری یہ کہتا ہے تراب  
 عشق نے تیرے مجھے صاحب دیوان کیا  
 نہ تو اچھ سے زنا رنودی کا ایک جی گا  
 وہ کیوں آزاد بن بیٹھے ہیں کیسی اور جا

دیکھا دے متہمتی سے تیرے  
 میں دل ٹھک دیا سب جاسٹین  
 نکو دیکھ کر ہو کلا و حاشا  
 کیے کو نہ کہ نہ رحمت وہ تھک  
 تو سے مقتول کا دیکھو ہوا شاشا  
 گڑی میں کچھ گڑی میں اور کچھ  
 مزان اوس کا تو ہے تو کہ و ما شاشا  
 تراب اوس ذات میں ایسا تو کہ ہو  
 جوان شاہ تراب  
 خطے بطرح پانی میں جاتا  
 دیکھ وہ کیا جانور عشق کی بار  
 جسے پوچھ کوئی حال سب کو  
 جنس کی زلف میں البتہ چھو  
 کیوں ہے شمع کا گریبان نہ چھو  
 کیوں ہے شمع کا گریبان نہ چھو  
 کیوں ہے شمع کا گریبان نہ چھو

اور اوس سے سبکی کوئی نہ کوچ  
 تسلیم و رضا اس کی جوت جوت  
 جی اشک سے پورنہ لکھتے ہیں  
 بی طرح بڑے پتہ دین مشکین و زلف  
 کوئی ایل و آخری نہیں جس کے خیر  
 دین رات شراب اوس ہی کا ہم چھوہیں گے  
 سب سے زور دہی چھوہے تراش ہم ہمارا

نہیں کرنے کا تراب اور کسی ہی باری  
 کچھ بھی پایا ہے مرا اپنے تری باری کا  
 ہوا عار و شک جس کو یار آفتاب سے ملنا  
 جو جسکے تین برابر شاہ و گرد اس سے ملنا  
 لازم ہے جس کو بلیں با و صبا سے ملنا  
 بھاتا ہے یار ہی کو ناز و اداس سے ملنا  
 مشکل پڑے تو ہوئے مشکل کشتا سے ملنا  
 اوسکو تو ہے ضرورت کوئی رہتا سے ملنا

نہیں کرنے کا تراب اور کسی ہی باری  
 کچھ بھی پایا ہے مرا اپنے تری باری کا  
 ہوا عار و شک جس کو یار آفتاب سے ملنا  
 جو جسکے تین برابر شاہ و گرد اس سے ملنا  
 لازم ہے جس کو بلیں با و صبا سے ملنا  
 بھاتا ہے یار ہی کو ناز و اداس سے ملنا  
 مشکل پڑے تو ہوئے مشکل کشتا سے ملنا  
 اوسکو تو ہے ضرورت کوئی رہتا سے ملنا

نہیں کرنے کا تراب اور کسی ہی باری کچھ بھی پایا ہے مرا اپنے تری باری کا	
کیا فائدہ ہو یار و اوس پیوناسو ملنا ملنا ہی اوس سے بہتر تو اگر مسیر لائی ہو فصل گل کا شردہ و جی چین مشتوں سے بنت عاشق بلوئے کوگر بغیر خصل ایل دنیا فقرہ کسی کلمے میں جسکو سفر ہو کر نارسہ نہ ہو معلوم	ہو عار و شک جس کو یار آفتاب سے ملنا جو جسکے تین برابر شاہ و گرد اس سے ملنا لازم ہے جس کو بلیں با و صبا سے ملنا بھاتا ہے یار ہی کو ناز و اداس سے ملنا مشکل پڑے تو ہوئے مشکل کشتا سے ملنا اوسکو تو ہے ضرورت کوئی رہتا سے ملنا
کیسوی تراب اوس سے مل دیکھے پہلے جسے جو کوئی اس جہان میں چاہے خدا سے ملنا	
جو بہن غیر سے وہ ہنساکھلکھلا نظر بھر کے کون اوسکا دیکھے حال تو زائد بنیانا کبھو اوس طرف مباد اکہین دیکھ کر اوسکا حسن	گیا رشک سے دل مر تلکھلا جسے دیکھ آنکھیں گئیں جھلکھلا کہ وہ مخچہ بے فٹک چلکھلا ترے عشق کا بھی اوشے قافلکھلا
وہ دانا ہو جو تجھ سے اوجھے تراب کہ تیرا زبردست سے سلسلہ	
اوس شوخ سے کوئی میری سفارش کیا وہ خط کو میری دیکھے تو پانی میں ڈبو	قاصد بھی کچھ احوال گذارش نہیں کیا میں اس لیے کچھ اوسکو گزارش نہیں کیا

نہیں کرنے کا تراب اور کسی ہی باری  
 کچھ بھی پایا ہے مرا اپنے تری باری کا  
 ہوا عار و شک جس کو یار آفتاب سے ملنا  
 جو جسکے تین برابر شاہ و گرد اس سے ملنا  
 لازم ہے جس کو بلیں با و صبا سے ملنا  
 بھاتا ہے یار ہی کو ناز و اداس سے ملنا  
 مشکل پڑے تو ہوئے مشکل کشتا سے ملنا  
 اوسکو تو ہے ضرورت کوئی رہتا سے ملنا

دل میں میرے پاس یار بیخبر  
 غم کے زخم میں اوس غم کی باری  
 ہنس کا بادل میں سوار ہو گیا  
 لیکن تو بجا افتار ہو چکا

[illegible]





۱۔ جہانگیر کی موت کے بعد اس کی بیوی جہانگیرا  
 نے تخت پر بیٹھ کر حکومت کی۔ اس کا دور  
 ۱۶۰۷ء سے ۱۶۲۷ء تک رہا۔ اس کا دور  
 ۱۶۰۷ء سے ۱۶۲۷ء تک رہا۔ اس کا دور  
 ۱۶۰۷ء سے ۱۶۲۷ء تک رہا۔ اس کا دور

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

گل جو دانا نہ بربان سے گرا  
قطرہ جو چشم و ریشم سے گرا  
اب تو وہ طاق و دوزان سے گرا  
وہی پھر سرِ سرخِ سنا سے گرا

۲۲

کہ خلعت پہنا ہی نہ دھو نہ ہٹائی کا  
نہیں جو رشید ہی بار دیہ گل ہوا قبا ہی کا  
لکھن کیا حال اپنی کوچہ گردی نہ ہٹا  
جئے ہوا تھم بن لیتے جسے پر مرغ آبی کا  
عبدی ہم تو کرتا ہر ہسانہ نیم خوابی کا  
بنا اسے زلف کیا شاہی تیری چچاں کا  
کہ رکھتے ہیں خطرہ بار کی حاضر خوابی کا  
نہیں اسکان مجلس میں تری اب باریابی کا  
نہو کس طرح سے شہرہ تری عبد شابی کا

۴۴

محبوبِ نہوہم سے اگر یارِ بہارا  
کھل جاوے اُبھی خلقِ مینا سرارِ بہارا

[illegible][illegible]













<p>۱۳۴</p> <p>افسوس کہیں نہ آوے کیا کیا نہ ہو ادا نہ ہو تو کیا نہ ہو</p>	<p>۱۳۵</p> <p>افسوس کہیں نہ آوے کیا کیا نہ ہو ادا نہ ہو تو کیا نہ ہو</p>	<p>۱۳۶</p> <p>افسوس کہیں نہ آوے کیا کیا نہ ہو ادا نہ ہو تو کیا نہ ہو</p>
<p>جوں نہیں ہوا تو کیا فرما دہوا تو کیا بقیم ہوا تو کیا آزاد ہوا تو کیا فرعون ہوا تو کیا شدا دہوا تو کیا تب دام ہوا تو کیا صبا دہوا تو کیا شاگرد ہوا تو کیا استاد ہوا تو کیا</p>	<p>منصور اور سردار کوئی مستحق نہ کہتا ہو درویش نہ جو تک دارستہ در عالم سے مغزو و عیبت ہو و دنیا پر کوئی کافر جب طوطی دانا کو دایم کی نمود پروا بسینہ تیز آئی خودی دوزرگی گئی</p>	<p>۱۳۷</p> <p>افسوس کہیں نہ آوے کیا کیا نہ ہو ادا نہ ہو تو کیا نہ ہو</p>
<p>ہو یاد مجھے جسکی ہر لحظہ و ہر اک دوز تراب یاد ہو تو کیا</p>	<p>۱۳۸</p> <p>افسوس کہیں نہ آوے کیا کیا نہ ہو ادا نہ ہو تو کیا نہ ہو</p>	<p>۱۳۹</p> <p>افسوس کہیں نہ آوے کیا کیا نہ ہو ادا نہ ہو تو کیا نہ ہو</p>
<p>بڑھا ہو کسے افسوس ہاں میری جو پاسی کرے منہ بند دیا کسے میری پاسی وہ عارف ہی نہیں عوا کرے حق شناسی خلاف مرضی حسن نشان ناپاسی کا</p>	<p>لکھا تو نیک کئے آہ اس دل کی ادا سی ذرا بھی ابر نیان جھٹک پانی نہ برسا زبان سکی ہوئی کر گنگ حسرت او سکھانا اداسے شکر نعمت پر خدا کی بندگی کرنا</p>	<p>۱۴۰</p> <p>افسوس کہیں نہ آوے کیا کیا نہ ہو ادا نہ ہو تو کیا نہ ہو</p>
<p>نہوئی گرد و پیر و نکی پر وہ صفا کھل جاتا تراب ایسے خراب احوال دہویش لباسی کا</p>	<p>۱۴۱</p> <p>افسوس کہیں نہ آوے کیا کیا نہ ہو ادا نہ ہو تو کیا نہ ہو</p>	<p>۱۴۲</p> <p>افسوس کہیں نہ آوے کیا کیا نہ ہو ادا نہ ہو تو کیا نہ ہو</p>
<p>اوسنے مجھے طالب مجھے مطلوب بنایا پہلے مرے جسے تجھے محبوب بنایا جسے تجھے خوبون میں بہت خوب بنایا کیا دلو مرے آپ نے ایتوب بنایا شوخی نے مری یار کو محبوب بنایا</p>	<p>جسے کوئی یوسف کوئی یعقوب بنایا نخشے ہوا سے نے تو مجھے تبری محبت ہر کو تو نظر پڑتی ہے سب خوبی اویسی کتے ہو جدائی میں کرو صبر طاری جسد نرسین چاہا اوسے سزا لگاؤ</p>	<p>۱۴۳</p> <p>افسوس کہیں نہ آوے کیا کیا نہ ہو ادا نہ ہو تو کیا نہ ہو</p>
<p>۱۴۴</p> <p>افسوس کہیں نہ آوے کیا کیا نہ ہو ادا نہ ہو تو کیا نہ ہو</p>	<p>۱۴۵</p> <p>افسوس کہیں نہ آوے کیا کیا نہ ہو ادا نہ ہو تو کیا نہ ہو</p>	<p>۱۴۶</p> <p>افسوس کہیں نہ آوے کیا کیا نہ ہو ادا نہ ہو تو کیا نہ ہو</p>

نہ ہستی سے اسے کیا فریاد ہے  
سہو چہ بے زبانی زبانی  
بہر گزشتہ روز سے بزرگوں کی تیار تیار  
وہ

نہ ہستی سے اسے کیا فریاد ہے  
سہو چہ بے زبانی زبانی  
بہر گزشتہ روز سے بزرگوں کی تیار تیار  
وہ

مے پر تیرو نسو کہ ہر شیار ہون تو بر کین  
رند بد منسون تو بھی کئی گھنری کی  
نفس کے دریا پہ حقے شرع کا بانہ بکاپل  
وہ بخوبی پارا و ترا جوا در کے پل گیا

سہو چکا یا بر کین نے اس کے پانوں پر تراب  
شہسوار لافتی کا جس طرف دل دل گیا

سوئی نے جسے جلہ ناما طور سے دیکھا  
گردہ نہ دکھانا اسے دیکھتے کیا ہم  
اک طرح کا ہو دے تو کسی کہ چون تعین  
کب حسن میں ہو جو رو پر ہی اس کے متقابل

ہو تو بہت رنج دے عشق میں دل نے  
کیا کیا وہ تراب اس دل پر بخور سے دیکھا

جسکی قسمت میں کرے پیر کا ویدار خدا  
اوس بچار سے بھلا پیر پر نہ کی ہو  
نیک بذر و زہر گونے نہیں جسکو فرق  
ہر کی کو نہیں ملتی ہے خزانے کی کلید  
سے خدا دا لونگا اک جمع میں طرح پیش  
صحت قلب آسان نہیں مشکل ہو بہت  
ایسے طالع کے پکے نہ قدم کوئی کیونکر

ادسکو دکھلائے نہ پھرا در کا منہ مار خدا  
خود پرستی میں کرے جسکو گرفتار خدا  
ایسے احمق سے نہ ہی ہو سر و کار خدا  
کہو تباہی نہیں کم ظرف پہ اسرار خدا  
دوست کو اپنی تو دیتا نہیں از ار خدا  
آہ دل ہو نہ کسی شخص کا بیا خدا  
ہاتھ سے جسکے کرے ناو بھری پا خدا

جہنم نام بکاب ہر نو دکھال  
نہ ہستی سے اسے کیا فریاد ہے  
سہو چہ بے زبانی زبانی  
بہر گزشتہ روز سے بزرگوں کی تیار تیار  
وہ

میں کیا فریاد ہے  
سہو چہ بے زبانی زبانی  
بہر گزشتہ روز سے بزرگوں کی تیار تیار  
وہ

کیا ہوا افسس مجنون ہو گیا یا نہیں ہوا  
دل تو اس کا نہ ہو گیا نہ ہو گیا  
چاہے کہ دوست تھا نہ تھا  
راہ دہلی کی کھینچا نہ اندھن راہ  
بزم میں بیٹھا تھا جان بیکار  
دیکھ دوئی کی بھڑکائی کو  
دھونڈھتا ہوا دل سے بیکار  
یار کو مٹے ہوئے تھا دیکھنے کو جان بیکار

کس طرح ملوں اور کس ان دسکو میں اپنا  
جسکو میں کہیں ایک جھکا نہ نہیں پاتا  
دن رات پھر کرتی ہے آنکھوں میں وہ تصویر  
اک بل بھی تراب اور سو بھلا فی نہیں پاتا  
میرشت عشق میں لیلیٰ کو کیا اور بھلا  
یار کرتا ہو جو عاشقانہ مجلس میں  
اک اشار میں فہ کرتا ہو دلوں کا لایان  
کس طرح چھپتا بھلا مضمون عشقہ مرا  
ہاتھ کی مٹھی نہیں کھلتی ہو جسکی نعل سے  
اوڑ گیا پر بھانے کے کندہ کوئی صبا  
قوت اسلام ظاہر ہو گئی کفار پر  
غول بندہ کے چلے میں بھرو لایت کی طوفان

زاہد اب مجھ میں بٹھا ہونہ کے آنکھیں تراب  
خوف ہو جو رو نکار کے کس طرح سے دیکھتا

پر زار دل لعلت کر کو ناحق ہی جلا اپنا  
بیاض رخ کیوں ہو سوا دل خوش آیا  
بہت ہو چکی تری مینے محبت میں عمل کیا  
چھپا میں مجھے محبت تو اچھی کی  
نہ کھلا قیاس دیکھو اور نا تو لگی چھپا

نچا ہو کوئی خوب کو اگر چاہو بھلا اپنا  
بھنسا یا بالکی بھانسی میں ہم آتی گھلا اپنا  
پر او سکے چشم جاودہ پر بھرا فسون چلا اپنا  
کہا جسوقت میں یار سو دکھ بر ملا اپنا  
آنکھ لیلیٰ سے نعل عشق یوں چھو لا بھلا اپنا

دلیوان حشر رو لعلت  
کس طرح بے غلط شہدہ درخشاں  
آویں ہو کوئی انسان جو بیکار  
فقط اور سو بیکار نہ رہا ہی  
سویں ہو چکی بیکار نہ رہا ہی  
جنگل میں بیکار نہ رہا ہی  
عشق میں بیکار نہ رہا ہی  
نہ کھلا قیاس دیکھو اور نا تو لگی چھپا



دین سب سے پہلے دیکھو  
وہ کہ جس سے پہلے دیکھو  
دین سب سے پہلے دیکھو  
وہ کہ جس سے پہلے دیکھو

غم و لکا چھپاؤ نہ آجھیانہ سیرین پاس دیکھ میں جاؤں تو کس سے اگر دیکھو دورات گذری ہر تیرہ روز سے اوٹھتی ہے بھڑائی ل لارو سے کھنکھن وہ شرم سے منہ سہلے کرتا نہیں سیر گھیرے میں قیادت کو نہیں بات کی ہوت کتاب ہے جو ایک آن پنجو و نگاہیں تجھ کو فاصیہ پیام و س سے تو کہید مجھ کو چیلے	اگر آست و ہا ایسا کہ بنائے نہیں بتا پاس اپنے بلاؤں کو بلائے نہیں بتا یاد آدنی پہلاؤں تو جھلاؤ نہیں بتا پھر دیکھو دلاؤں تو رولاؤ نہیں بتا آئندہ دیکھاؤں تو دکھاؤ نہیں بتا کہہ دو سکھ چاؤں تو چٹاؤ نہیں بتا بی اوس چٹاؤں تو چٹاؤ نہیں بتا گر خط میں میں لکھاؤں تو کھاؤ نہیں بتا
--	--

دین سب سے پہلے دیکھو  
وہ کہ جس سے پہلے دیکھو  
دین سب سے پہلے دیکھو  
وہ کہ جس سے پہلے دیکھو

بیکل کوئی کرتا ہے تیرا پاس اپنے گوا ایسا دل تجھ سے دشمنوں کو اٹھاؤ نہیں بتا	۶۵
--	----

لوگوں نے ترے قبل سر چھڑا توڑا چھڑے نہ کوئی اوسکو دکھاؤں تراجی مشاطہ سمجھو مجھ کے اٹھاؤ سپہ لگانا کسطح رکاب سکی کوئی دگر کو کٹے اوس بت کا دل سخت کسی سے نوازم ظوار کی بارہ اپنی دکھاؤ مجھے کیا نرداسنی عشق نہ دے ہوئی نرائل ساتی ترے منہ سے سر کوئی خانی بجاو	تو بھی وہ دیوا نے نے ترا چھڑا عاشق کا دل خستہ تو پہلو کا ہی چھوڑا کاکل نہیں ہزار پہ بے سائیک جھڑا راکب وہ تنگوار ہوا دشمن سے کھوڑا موم اوسکو کہے کون کہ پھر کاہر و ڈرا خونریز میں کیا کہ ہے نرمی انکھ کا دوا گوا نسو دے لے اپنے میں دامن چوڑا بھڑے می گلگو نے کہیں ایک کھوڑا
---	---

دین سب سے پہلے دیکھو  
وہ کہ جس سے پہلے دیکھو  
دین سب سے پہلے دیکھو  
وہ کہ جس سے پہلے دیکھو

دانت کی لنگھی بی لکھی  
دانت کی لنگھی بی لکھی  
دانت کی لنگھی بی لکھی  
دانت کی لنگھی بی لکھی

نہ ہوا کہ اس سلسلہ میں جو کچھ ہو گیا  
وہ سب کچھ ہی نہیں تھا بلکہ اس میں  
بہت سی باتیں تھیں جن کی طرف  
توجہ دینا چاہیے۔

ہر قسم کے حالات ان روزوں میں سے  
دور تر سے دیکھ رہے ہیں کہ  
یہ سب کچھ ہی نہیں تھا بلکہ اس میں  
بہت سی باتیں تھیں جن کی طرف  
توجہ دینا چاہیے۔

وہ سب کچھ ہی نہیں تھا بلکہ اس میں  
بہت سی باتیں تھیں جن کی طرف  
توجہ دینا چاہیے۔

وہ سب کچھ ہی نہیں تھا بلکہ اس میں  
بہت سی باتیں تھیں جن کی طرف  
توجہ دینا چاہیے۔

سلطنت کے کم نہیں اسکو نری صحبت قرار ہے  
جسکو سے نکل ہر سہا سہا یہ نری دیوار کا

وہ سب کچھ ہی نہیں تھا بلکہ اس میں  
بہت سی باتیں تھیں جن کی طرف  
توجہ دینا چاہیے۔

وہ سب کچھ ہی نہیں تھا بلکہ اس میں  
بہت سی باتیں تھیں جن کی طرف  
توجہ دینا چاہیے۔

وہ سب کچھ ہی نہیں تھا بلکہ اس میں  
بہت سی باتیں تھیں جن کی طرف  
توجہ دینا چاہیے۔

وہ سب کچھ ہی نہیں تھا بلکہ اس میں  
بہت سی باتیں تھیں جن کی طرف  
توجہ دینا چاہیے۔





و چھلے لگا بیٹھا اک وار تراب او سپر  
جو ادسکے لیے اچھی شمشیر بنا لایا

۵۱	جب دل منہ پر حق چھا گیا یار و تم کہتے ہو جسکو عرس شمس پر کوں دیکھو اسکو غیر از اکمل دل حیف بترحق ہو جو ایک سنے و م بخو و سو رہیے کچھ کہئے نہ اب مرشد برحق مسکے صد فی جائیے	لب پہ اسرار انا الحق گیا میں تو اپنے دل میں اسکو پا گیا آفتاب اندھے سے کب دیکھا گیا پاس اپنے اک جہان آیا گیا حق جو کوئی بولا سو جھٹ مارا گیا راہ حق کی جو ہمیں دکھلا گیا
----	---	---

۵۲	کہہ دے طالب سے کہ سب حق ہو تراب کلمۃ الحق وہ بھی سراگسا
----	--

۵۳	و لگوئے اوتے کیا کیا بھولی بانو نسریا مسکرا کر منکے شوخی سوجھا و ناز سے سرخ لب اسکی بائی محل نے اچھی ب کیا ہوا لیلی اگر خیرہ کے اندر چھپ ہی	میں کچھ بولا تو مجھکو آٹھو اتھر سے لیا عاشقوں کو دیکھو اوتے اچھی گھاناو نسریا آج تا بپنا گرنے اوتے اوتے اوتے لیا قبس نے تو جھانکے تاک اسکو فناو نسریا
----	--	--

۵۴	کیون کہتے ہم شب ناما دسکے پر تو کو تراب زلف مشکین نے سوا داندھیری راتو نسریا
----	---

۵۵	چھپ کے آیا پھر نہ منہ دکھلا گیا یار و جسکو تم بہت کہتے شوخ	کا نسر زسانی جی وسا گیا دیکھ کر مجھکو وہ کیون سرا گیا
----	---	--

و چھلے لگا بیٹھا اک وار تراب او سپر  
جو ادسکے لیے اچھی شمشیر بنا لایا  
لب پہ اسرار انا الحق گیا  
میں تو اپنے دل میں اسکو پا گیا  
آفتاب اندھے سے کب دیکھا گیا  
پاس اپنے اک جہان آیا گیا  
حق جو کوئی بولا سو جھٹ مارا گیا  
راہ حق کی جو ہمیں دکھلا گیا  
کہہ دے طالب سے کہ سب حق ہو تراب  
کلمۃ الحق وہ بھی سراگسا  
و لگوئے اوتے کیا کیا بھولی بانو نسریا  
مسکرا کر منکے شوخی سوجھا و ناز سے  
سرخ لب اسکی بائی محل نے اچھی ب  
کیا ہوا لیلی اگر خیرہ کے اندر چھپ ہی  
میں کچھ بولا تو مجھکو آٹھو اتھر سے لیا  
عاشقوں کو دیکھو اوتے اچھی گھاناو نسریا  
آج تا بپنا گرنے اوتے اوتے اوتے لیا  
قبس نے تو جھانکے تاک اسکو فناو نسریا  
کیون کہتے ہم شب ناما دسکے پر تو کو تراب  
زلف مشکین نے سوا داندھیری راتو نسریا  
چھپ کے آیا پھر نہ منہ دکھلا گیا  
یار و جسکو تم بہت کہتے شوخ  
کا نسر زسانی جی وسا گیا  
دیکھ کر مجھکو وہ کیون سرا گیا



کلیں دلا خفا کی بوجھ سے  
کلیں دلا خفا کی بوجھ سے  
کلیں دلا خفا کی بوجھ سے  
کلیں دلا خفا کی بوجھ سے

اشخ چشم نرسی لڑے کوان زمانہ بھرا  
یہ نظر باز ہے اسکا ہوا آہستہ بھرا  
عشق سے جسکو جنون ہو وہ رو دکا ہوا  
منہ چھپا نا ہے زیوں آنکھ جڑا ہوا  
کون جی مارے کسی کا یہ نشانہ بھرا  
چھینا ہر گھڑی ہر وقت کرنا ہوا  
یارین باغ ارم او سکر دکھانا ہے بھرا  
لے صبا خاک مری اُسے اٹھانا ہے بھرا

آنکھ اس وقت کی خوب نرسی لگانا ہے بھرا  
جڑا ہوا کنگھڑا ہون تو کتنا ہے بھرا  
وضع جو تھی بڑی کیوں لگی لیے کو  
اور بے نا تر یا رہا ہے لیکن  
ہر تلی پہ لگا ترنگہ منہ سے نکھہ  
اس کہ منہ سے ڈر عاشق بچا رہی کو  
اس کے کوہ کو جو جیسے ہے از خلد برین  
نقش بچو کی میں بیٹھا ہوں گلی ہرین کے

بوتلی یا دین تامل  
بوتلی یا دین تامل  
بوتلی یا دین تامل  
بوتلی یا دین تامل

اوس سنگر سے کہے کون تراب ایسی بتا  
ہم فقیر و نکو خسر مونکو ستانا ہے بھرا

کمانی کچھ نہ کی سب اس سے لھویا  
وہی دنیا سے چلے وقت دیا  
وہی دانا جا آخر جو بویا  
یہ طفل اشک نے سکو ڈبویا  
سیہ تارون میں جون ہوتی برویا  
بہت کل چشم تر نے او سکو بھویا  
مزاکت میں نو دل شیشہ ہے گویا  
ہم آبی زندگی سے ہاتھ دھویا

جو غفلت ہی میں نت جاگا اور بویا  
جانی میں جسکی گزری عرساری  
ہان جو کچھ کیا یا یاد ان ہم  
نہ بل آنا اگر تم جاتے آنسو  
مسلسل اشک مٹا گاں ہے پون  
چھوٹا ایک داغ درد دل سے  
دوسری صد مومین ہوتا ہوا کرے  
تو کہیں خضر کو ہر دم آب دے

دیوان شاعر  
دیوان شاعر  
دیوان شاعر  
دیوان شاعر

کلیں دلا خفا کی بوجھ سے  
کلیں دلا خفا کی بوجھ سے  
کلیں دلا خفا کی بوجھ سے  
کلیں دلا خفا کی بوجھ سے

دشمنوں کو ہار دینا اور ان کے سر کاٹ کر ان کے دروازوں پر لٹکانا  
 دشمنوں کو ہار دینا اور ان کے سر کاٹ کر ان کے دروازوں پر لٹکانا  
 دشمنوں کو ہار دینا اور ان کے سر کاٹ کر ان کے دروازوں پر لٹکانا

کاش تھے ہو ایک تیغ لانا نام حردہ  
 کہ چون سمجھتے تھے اس کی آبرو ہو بیشتر  
 واہ کیا ہی واہ نکلی منہ سے اس کے دہوا  
 دیکھتے ہی اس کی صورت منہ سے نکلتی ہے درو  
 جھاڑ پھونکنا دیکھنا نہیں چاہیے لاکو تو  
 جب ہی کچھ دوست غرض تان بولتا ہو  
 دل ترا گھر ہے کوئی کرنا ہی گھر اپنا خراب  
 کچھ منہ سے کیا ہو خود بخود اوستے ٹھہرو

چاہے وہ عالم کیے چاہے کیے جاہل تراب  
 خدایا میں اس کا امانت دار اک میں ہوں بنا

نہ پیا جام طاهر کا نہ سم کھا سے گیا  
 دم آخر بھی کچھ اپنے کسی جی کی بات  
 برگ گل جعفری میں سنہم سے خندہ این اسطرح  
 دیکھتے ہوتی ہو کیا کیفیت اس کی پرگ  
 وہ نوبادیا دلوان راحت آرام سدا  
 کچھ نہ فرعون کی موسیٰ سے چلی ڈوب گیا  
 آنکھ کو بار کی میں جیسے کھا شوخ غوال  
 شرم ہو گیا لکڑا راست تری پرئی ہو گیا

دل تری میں کیوں کیوں کیوں کیوں  
 دل تری میں کیوں کیوں کیوں کیوں  
 دل تری میں کیوں کیوں کیوں کیوں

دشمنوں کو ہار دینا اور ان کے سر کاٹ کر ان کے دروازوں پر لٹکانا  
 دشمنوں کو ہار دینا اور ان کے سر کاٹ کر ان کے دروازوں پر لٹکانا  
 دشمنوں کو ہار دینا اور ان کے سر کاٹ کر ان کے دروازوں پر لٹکانا

دشمنوں کو ہار دینا اور ان کے سر کاٹ کر ان کے دروازوں پر لٹکانا  
 دشمنوں کو ہار دینا اور ان کے سر کاٹ کر ان کے دروازوں پر لٹکانا  
 دشمنوں کو ہار دینا اور ان کے سر کاٹ کر ان کے دروازوں پر لٹکانا

دشمنوں کو ہار دینا اور ان کے سر کاٹ کر ان کے دروازوں پر لٹکانا  
 دشمنوں کو ہار دینا اور ان کے سر کاٹ کر ان کے دروازوں پر لٹکانا  
 دشمنوں کو ہار دینا اور ان کے سر کاٹ کر ان کے دروازوں پر لٹکانا











ایک بات میں یہاں سے لے کر  
منظور ہو کر اس قدر کہ  
اسلامی

یارو نے شراب اپنے کے مایوس جز بات  
سے کلہ جن صاحب ملقین کا ڈاکا

بوز کے پر اس کے ہر ایک کو تو ہے سہاگ سدا  
تیرا پنا وے ادنیٰ جلال اگر مست  
خدا کے فضل سے جس پر کھلا ہے  
اسلام خوشی نہ لیا واد کو کھا تی بہن

اثر انیس سال نہ اجہ الی ہا ہے  
کہ عالموں کو رہی صوفیوں سے لاگ سدا

عشق بازی تو اس کی ہر کہ ہے سدا کیا  
تیری مچھی کے لیے اس سرخ ماہی فروش  
و کیٹنا بار ہنگام اس شوخ کی پر لکھت  
تس آہی نہیں اس کو کسی کے حال پر

ایک دن بھی تو نہ آبادہ تر سے گھر میں شراب  
جس کے کو ہے میں تو اک مدت تک جا یا کیا

جس میں کہو بھاؤ بھاؤ بھگدوہ کام کرنا  
ہو ونگے میں تو زارہ بھی رام تیرا  
اگر کام کی نگین سے یہ خود نمائی یارو  
تم خوش ہو یا ہونا خوش اس نچاؤ نگامین

عاشق سمجھ سیکو آپی سلام کرنا  
کافر غضب سے تیرا یہ رام رام کرنا  
خود رو سیاہ ہو کر اظہار نام کرنا  
ابو گلی میں تیری بھگو مقم کرنا

ایک بات میں یہاں سے لے کر  
منظور ہو کر اس قدر کہ  
اسلامی

خوئیو انکی چاہ سے لادو مجھے صبا  
وہ دناج لہ لہ لہ پڑا ایک کل بن بھی  
گرا تھہ زنی سے نہیں عاشق ہوا ہر قتل  
چتا تھہ کو با سے نو گو قستیں ہر

۱۱۵ جسدن سے یار دوست ہوا سب تراب کا  
دشمن ہوئے ہیں اوسکے بھی خدیش و استر با

کیا خوب تھا اہل اوسکی ملاقات کا سمیا  
ایا بات وہ کہتا تھا کہ ہنس دینی ٹھیکیان  
اے کو کی جھڑی آہ کی بجلی سے چمکتی  
بیٹھا نہ گیا مجھے توکل نرم میں اوسکی  
البتہ ہوا عجا ز میا اوسے یار و  
ہو نہ اوسکے لب حیات اب نمون کیر

۱۱۶ بھولے ہو تراب اب کوئی پیدا و جفا میں  
پیارے وہ خری لطف و عنایات کا سمیا

اکرام جان مجھکے بھر عمر جگہ پا لا  
یعنی بدن ہے سارا ازار دہ ہمارا  
پیری میں بھی نہ بدلی خوش طبعیت انیسویں  
ملکوت میں تخرنوش ہم ناسوت بن پانم

دیکھا تو اب وہی ہے ازار دینو دلا  
جو سبے ہو ہمارا دوسے وہی کسا لا  
حرکات نفس سے ہیں جو بن طغل خور لا  
جنجال میں بن کر جو کو غرض لے کو لا

دیکھا تو اب وہی ہے ازار دینو دلا  
جو سبے ہو ہمارا دوسے وہی کسا لا  
حرکات نفس سے ہیں جو بن طغل خور لا  
جنجال میں بن کر جو کو غرض لے کو لا

دیکھا تو اب وہی ہے ازار دینو دلا  
جو سبے ہو ہمارا دوسے وہی کسا لا  
حرکات نفس سے ہیں جو بن طغل خور لا  
جنجال میں بن کر جو کو غرض لے کو لا

دیکھا تو اب وہی ہے ازار دینو دلا  
جو سبے ہو ہمارا دوسے وہی کسا لا  
حرکات نفس سے ہیں جو بن طغل خور لا  
جنجال میں بن کر جو کو غرض لے کو لا

دیکھا تو اب وہی ہے ازار دینو دلا  
جو سبے ہو ہمارا دوسے وہی کسا لا  
حرکات نفس سے ہیں جو بن طغل خور لا  
جنجال میں بن کر جو کو غرض لے کو لا

4

سید احمد رضا صاحب دہلی

لگ جائے اگر پائے واسطے فریسا

2

۱۹. کیا ایسا ممکن ہے نہایت بجا کہ

۱۳۱۲ء کہ کہیں میں تھا وافت و شہناسا

یہ سب آیتیں اللہ العزیز نے انہما نازل کیں  
روپ کچھ اور مٹی کچھ اور وہ بالاکان کا  
ساز و سامان دی مجھ کو سرسار کا  
ہے یہی جنس ہے ان قیمت مرغی دکان  
وہ تو مرغی خزانہ مارے دیلے ایمان کا  
آفتاب سے تھکے ہوئے خورشید داماں کا

وہ ایک اور شخص چلنے دھنکے پیرا لگا  
ایک بار سے ۷۰ بالابو گیا عارف کا حسن  
میں فیر جیوا رکھتا ہوں اس کے سوا  
سے سہنے وہ ہیں جہاں ہر شہرہ بازار میں  
کہوں کھیل لے کر اس میں ہے لڑا لگ  
ہو وہ وہاں سیر میں ہوں اس کا دشمن

گزشتہ آمادہ بہانہ درود کے ریحانہ تراپ

میں تو ہوں مرمون اپنے پیار کے ہسان کا

صورت معشوق عاشق ہے مرا  
یا رستہ پر عسکر و اٹل ہے مرا  
پر بھائی قیس و دامق ہے مرا  
مہربان مجھ پر وہ مشفق ہے مرا  
یا رتھو مجھ سے موافق ہے مرا  
نظارہ او سپر حال سابق ہے مرا  
رزق کا ضامن تو رزا ہے مرا

اک پرہیزگار یا رصادق ہے مرا  
ساتھ اوس کا مین بچہ و لگا کبھی  
ماقی میں سلسلہ میرا جو حبیب  
جینکا دنیا میں یہ دولت ہو بہت  
کیا کریں، جرنلہا فی غیبر کی  
کیا کہوں اوس میں اگلی واردات  
فکر و ذہنی کی فکر رگز قراب

۱۱  
 ۱۰  
 ۹  
 ۸  
 ۷  
 ۶  
 ۵  
 ۴  
 ۳  
 ۲  
 ۱

میں نے تو نے لوہے میں نائن کو انجا کیا  
نہ اس نے مائش مشاق پر خدا کیا  
کہ اس نے جو رہا جھپٹا جھپٹا یہ کیا

جو کچھ کہ اس کو زبردست کہہ جیسے  
کہا ان ملک وہ رہو دیکھنا کسی کی راہ  
رہ تو قہر رہے گا یہ تابر و زسا

۱۳۲  
تو کسی سے نہ ہو تیرے لئے مراد کیا  
تو کسی سے نہ ہو تیرے لئے مراد کیا

سوا و خدا ہے جمل حسن کی تمامی کا  
کسی کے عشق میں بدنام میں ہو تو کیا  
نہ مارے گئے یا سو بیٹا تیرے بھڑا کیوں  
بہار و کامیہ کوئی اس پر پکی ہنسی  
ادائیں کی سبھی خوش میں قص میں لیکن  
لگی ہو منہ ترے کیا ج سے نئی قلیان  
ہوا نصیب سے خسرو بہا عین شیرین کلام  
جو چہرہ عشق میں تھے جھلکے دی کباب ہو

۱۳۵  
ترا اب کسکو رہا یہ سے دوام حضور  
تو حصار نہ کر اس در است گرامی کا

ہے سجاوٹ کچھ اور مالے کا  
کیون نہ عشاق ہو دین ملکہ گوش  
چوم لیتا میں اس کی زلف سیاہ

۱۳۶  
میں نے تو نے لوہے میں نائن کو انجا کیا  
نہ اس نے مائش مشاق پر خدا کیا  
کہ اس نے جو رہا جھپٹا جھپٹا یہ کیا

روایت  
میں نے تو نے لوہے میں نائن کو انجا کیا  
نہ اس نے مائش مشاق پر خدا کیا  
کہ اس نے جو رہا جھپٹا جھپٹا یہ کیا

۱۳۷  
میں نے تو نے لوہے میں نائن کو انجا کیا  
نہ اس نے مائش مشاق پر خدا کیا  
کہ اس نے جو رہا جھپٹا جھپٹا یہ کیا





42

۱۰۰

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

مجلس شورای اسلامی  
مجلس شورای اسلامی

خطی  
۱۳۵

نواب بن آج

مجلس

کتابخانه

یہاں سے کوئی نہا گیا

انگلیس کے فوجیوں کے ساتھ

میری انکساری سے بہت زیادہ

پنجابنا حسن اسکا

تھا۔ اور اس کے بعد

1

جسے جگ میں بہت چاہا اور سوچا یا  
اوسکے سکڑنے کا آشنا و در بایا

تیسم جس گل غنچہ دین کا دلکش پایا

بھلا ہوا دسکا ہے نے عشق میں کیا کراپا

میں ترک شیعہ بن کر

بہترین سے بہتر دیکھ لیا

ایکسا دم سن عدم کو دیکھ لیا  
اوسکے قول وقسم کو دیکھ لیا

تیرے لطف و کرم کو دیکھ لیا  
حاجتِ حشر و غرور کو دیکھ لیا

اوسکے نقش قدم کو دیکھ لیا

سارنگ از مودیه و لیا  
همین سید جام جم کو دیگر لیا

اوسلی ابرو دست کے رحم کو دیکھ لیا  
 اکین میں سرِ عنبر کو دیکھ لیا

سابقہ اور سابقین

بن اودو حیدر آباد

---

تیسواں حصہ: دیباچہ میں پورے افسانے کا  
حصہ اور نقطہ نظر اور افسانے کے

پس سید صاحب فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اس نے

بزرگوار! میں نے آپ سے سو کوئی جاگیر لے کر لے لی

سینا میں جو کچھ رہا اسے مرشدِ دہلوی نے

تراپہ ایبالتہ

نویسند و عدله اما تصاویر و اسکاوا

کلام آیا کہیں نہ عاشق کے

بہارِ کریم، ص ۱۰۰

ن فقر سے کوئی نہ ایکسٹ

مہر واجب لفظ بکمال عیب  
ابتداء بجمہی برکت پرست ہوا

۱۳۴۴

بجھلا

\_\_\_\_\_





۲۴

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا۔



بسم الله الرحمن الرحيم

ایں درمیان یہ تو کہنے لگا کہ یہ  
غلو بھی ہے۔ یہ کہہ کر کے پیٹھ پر

گرم و صحرایی پرنسپل کے لیے

۱. اہل بیت میں سیدنا رسول پرین چھوڑا  
 دین خوش جو دین کی ہر چند بیلی سنا  
 معلما شہرین کی نوا میں شاپوہ کو کو خوش  
 ہوا چھر کون مفید آئینے میں خود پرستی کا  
 کوئی اوس سے یہ ہا کہہ کر کوئی شہر  
 از بخون بین کامل نہ باز گری ہو غافل

ملیر کا کون سے جس گھڑی اینا بدن چھوڑا

کھلا دے مجھ کو لقمہ ایک شیخ پرین پیر محمد  
کمان ، نافذ آب و کمان یہ طرہ کیس  
نہیں محبوبان پر ہر دو ارب کے لئے کس  
منہم کے لب پہ کچھ اور ی چاک بولوں گے  
قلم سہلی کوئی طے اوس چاند کوئی جانے  
ترک کس طرح بیکہ وہ چاک کس طرح بیکہ

بیچمین پھر دہشتہ زنگار کردی گلا  
یار دین کا فکرمیں یار کردن کا







نہایت چھٹکارے سے بھرا ہوا ہے جس کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ چکی ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ چکی ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ چکی ہے۔

ہو گا وہ میں اوس کا کام تمام ترجہی جنوں سے جو ہوا گھبراہٹ بے طرح دل پہ درد سے لاحق ایک ہو تو کسی سے کیئے اسے دیکھ کر بھٹکنا یا گھبراہٹ ہاں کون اوس سے یہ کہے جا کر	جس کو بانگی ادا سے کام پڑا اوس کو تیرے تھا سے کام پڑا مرض لا دوا سے کام پڑا عشق میں سو بلا سے کام پڑا بھٹکنا اس بتلا سے کام پڑا بھٹکنا جس دلربا سے کام پڑا
---	---

کیون رکھے ہے تراب کو نا کام نہیں بھٹکنا گدا سے کام پڑا	۱۶۵
---	-----

مری سبج کا اک تار ٹوٹا مرا دل عشق نے کیا توڑ ڈالا شکست اب عشق نے دونوں طعنی بھلائے عشق تیرے دم قدم سے کمان کی شبنمی کیسی بزرگی پلا ساقی مجھے اب بھر کے پیالی خبر سوچنے نہ کیونکر محتسب کو صراحی می کی جب سو منہ لگی ہے	دہ کا سر کا تو سب زنا ر ٹوٹا دل اوس کا بھی تو آخر کار ٹوٹا ادھر بیدل ادھر دھولدار ٹوٹا حیا و شرم و تنگ و عار ٹوٹا مرا سب دعویٰ و پسندار ٹوٹا کہ ہر جبر سے میں اک انکار ٹوٹا مرا تو خشم سر بازار ٹوٹا در گنجینہ اسرار ٹوٹا
---	--

میں ٹوٹا ہوا ہوں سے اوس بت کے ایسا قرب ایسا کوئی دیندار ٹوٹا	
---	--

یہ سب باتیں ہیں جو کہ اس کی حالت بگڑنے کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ چکی ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ چکی ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ چکی ہے۔

یہ سب باتیں ہیں جو کہ اس کی حالت بگڑنے کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ چکی ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ چکی ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ چکی ہے۔

یہ سب باتیں ہیں جو کہ اس کی حالت بگڑنے کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ چکی ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ چکی ہے۔ اس کی وجہ سے اس کی حالت بگڑ چکی ہے۔



دو دو ایاد ہر صبح اور ہر شام  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم

صبر کی رات گئی شکر کے دن آئے تراب  
 لینے نئے منت غیر آج وہ یار اچھو پخوا

گو وہ کستار برا در بھلا  
 پھر نہ کوئی نام اوس پر بھی کھلے  
 ہجر میں دل ہوا سراپا درد  
 اشتیاق انتظار نوید سی  
 جاو و گرے وہ بر رہمن والا  
 رشک سے غیر ہاتھ ملنے لگے  
 اوسے میرے گلے میں والے ہاتھ  
 اب تو کچھ غیریت ہسم نری

سامنے سے پردے کے میں نہ ملا  
 ہاتھ سے اوس کے میں بہت ہوا صلا  
 نخل غم اہلی بار غوب مہلا  
 عشق میں ہن غنیمت یہ تین ملا  
 اوپر اقصوں کیسکا کچھ نچلا  
 منہ پر اوس کے جوئے عطر ملا  
 کیون نہ کائے رقیب اپنا کلا  
 رنگیا بار سے خستہ ملا

دم بخود ہو تراب عشق میں بس  
 دل میں جو سے سو سے زبان پہ نہلا

عیش و صل و غم فراق گیا  
 یار کے منہ پہ خط نکل آیا  
 روپ کچھ اور ہی بدن کا ہوا  
 کیون نہ عاشق سوا ب کرے خلاق  
 ہنس کے کل طفل شخ کنے لگا  
 دل سے تیرے ابھی تلک لے پیر

دل سے اوس کا جہا اشتیاق گیا  
 سادہ روئی کا طوطا فراق گیا  
 حسن کا سہارا و براق گیا  
 مایہ کینہ و نفاق گیا  
 میں جو دان حساب نفاق گیا  
 عاشقی نہیں مذاق گیا

دو دو ایاد ہر صبح اور ہر شام  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم

بخت میں آگ لگ کر کھنکھاتا  
 جب دین پر خند برآئے پست پستی  
 کیون نہ باریک نظر دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم  
 دل بہاؤ نہ ہو دیکھو ہر دم

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰

۱۰۰	دوستہ ناخن مری جیکاوہ دشمن ہو گیا باغبان اب میں چین میں گیا کیون ہوا دامن باد نزار نکا اور گیا بیل دیش قہر کیل سے کچھ دل ہو یا نس نکل اوس کا فر کو حقین شبنج جی کیو تو کچھ ولین ہے غم کی طیش آنکھوں میں آنسو کی خبری راہ کو ہٹ کہیں مٹی ہے وہ گمراہ ہو جسے بیدل کے باب جانی کہاں پاتا ہو وہ
۱۰۱	لکھن یا رہیں جسکے جسے بطن ہو گیا بوجھل نہار تھا سوز دار و امن ہو گیا ایک ہو امین اور ہی کچھ رنگ گلشن ہو گیا در پہیلی کے بچا نا کل سے کدغن ہو گیا رشتہ زنا جسکا نار سمرن ہو گیا ہجرین بیسا کھ سمجھ بیٹھ و ساد ہو گیا رہنما کی طرف سو کون اور سکا تر ہو گیا دل ہمارا لیک جو ہتیار پر فن ہو گیا
۱۰۲	پھر شراب اوس سے لگ کر نے مخافت ام ناموافق تجھ سے کیا طفل برہمن ہو گیا
۱۰۳	ملے کسوا ایسا کہیں آشنا مصاحب بہت نہ کیے اس وقت میں برہمن چپے سے بچا دے خدا فطرتی ہے ہر طرف چاندنی عیان جو نواکت پسندی مری
۱۰۴	کہ ہوتا دم واپسین آشنا چایا کوئی منہ شین آشنا وہ کا فر کسی کا نہیں آشنا ہوا جب وہ جبین آشنا کہ رکھتا ہوں اک ناز میں آشنا

دوستہ ناخن مری جیکاوہ دشمن ہو گیا  
 باغبان اب میں چین میں گیا کیون ہوا  
 دامن باد نزار نکا اور گیا بیل دیش  
 قہر کیل سے کچھ دل ہو یا نس نکل  
 اوس کا فر کو حقین شبنج جی کیو تو کچھ  
 ولین ہے غم کی طیش آنکھوں میں آنسو کی خبری  
 راہ کو ہٹ کہیں مٹی ہے وہ گمراہ ہو  
 جسے بیدل کے باب جانی کہاں پاتا ہو وہ  
 لکھن یا رہیں جسکے جسے بطن ہو گیا  
 بوجھل نہار تھا سوز دار و امن ہو گیا  
 ایک ہو امین اور ہی کچھ رنگ گلشن ہو گیا  
 در پہیلی کے بچا نا کل سے کدغن ہو گیا  
 رشتہ زنا جسکا نار سمرن ہو گیا  
 ہجرین بیسا کھ سمجھ بیٹھ و ساد ہو گیا  
 رہنما کی طرف سو کون اور سکا تر ہو گیا  
 دل ہمارا لیک جو ہتیار پر فن ہو گیا  
 پھر شراب اوس سے لگ کر نے مخافت ام  
 ناموافق تجھ سے کیا طفل برہمن ہو گیا  
 ملے کسوا ایسا کہیں آشنا  
 مصاحب بہت نہ کیے اس وقت میں  
 برہمن چپے سے بچا دے خدا  
 فطرتی ہے ہر طرف چاندنی  
 عیان جو نواکت پسندی مری  
 کہ ہوتا دم واپسین آشنا  
 چایا کوئی منہ شین آشنا  
 وہ کا فر کسی کا نہیں آشنا  
 ہوا جب وہ جبین آشنا  
 کہ رکھتا ہوں اک ناز میں آشنا

۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰

وہ قاسم کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ وہ قاسم کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ وہ قاسم کی شادی نہیں ہوئی تھی۔

من گئی ہستی تری سب عشقین سکی تیرا پ  
جیتلک عاشق رہا میں اب کو کھوتا رہا

بنده عشق ہوا فید جہاں سے ہے لکھا  
نام لیلی کا جوہن اوس کی زبان سے لکھا  
تیر جاتا ہو کہین جیسے کانس لکھا  
یہ نیا خام اوس شیخ جو اسے لکھا  
باہر اس وقت وہ اپنے کاسے لکھا  
گھبریں اوس کے جرجیا پھر وہ اسے لکھا

کیا کوئی شریکِ ٹوٹی ہو کا ہائے نکلا  
 کیلے مجھ کو اسے زمانِ بینِ بھانا حق  
 اس طرح گھر سے دے بار گیا جلد و  
 مجھ پر کرنا ہوس نہ جان کے نصیب  
 تنہا جی آیا عید و لگی ہوس برائی  
 وہ تو ہے جو رولقا و سکی ہی تر

محفل نے مجھ کو پھنسا استغاثت میں قراب  
میر و عشق ہوئی صاف یہاں سے نکلا

لڑکے شادی جو کر اپنے وہ بڑا لڑکا  
 اچر میں جسکے میں بونچا کہ ہو بڑا لڑکا  
 کیوں مجھے چھوڑ کے جنجال میں پا لڑکا  
 اب کی بار اور رستم کر کے وہ بڑا لڑکا  
 جو میں نزدیک گنہگار کے جلا لڑکا  
 رو برو بار کے جب مانی وہ بڑا لڑکا

پھر تو سب کچھ میرا عاشق بنا شاد گیا  
 لے پھر دیکھ لے اس بے ملاقات کب  
 وحید بنی ہو اسی غم سڑ پناہوں پڑا  
 سخت ظالم ہو کہہ می لکی مرحو داندی  
 حیف مثبت ہو وہ بن ماری ہو کیا کیے  
 ادھر گئے ہوش گریو مانعہ ہو تو تکلیف

بت برفن کی اداؤں سے بچ کر کون تراب  
 مارا سدانو میں شاگرد سوا استاد گیا

وہ تو خط نام ہی ملاحظہ فرمائیے اور اس سے اگر وہ شکر مانا  
ایک بھڑکی میں اوس شکر کے  
قاصد انکار دیں یہ بھی



دھن بہار ہو کہ بندہ مسکین کا غنا  
 دھن بہار ہو کہ بندہ مسکین کا غنا  
 دھن بہار ہو کہ بندہ مسکین کا غنا  
 دھن بہار ہو کہ بندہ مسکین کا غنا

آخہ کیواسے چھریاں کھڑے یان  
 ہونے کی تاریخ ہرم عیش تری نورین  
 کیون دل آبار کو عاشق کو ویران  
 ہو گیا اندھیرا بر شمع بیستان ہو گیا

عشق میں ادیسے میں شکر کی کرتا تراب  
 مجھ کو جسین خلق مرہون احسان کر دیا

خزان سے نہ اک نخل گلشن بچا  
 نہ شب تا شمع ٹھنڈی ہوئی  
 نہ سر ہاڑ کے ہاتھ شیریں لگی  
 گئی ڈوب میری نوب آستین  
 میں موانہ ہوں پیر میں چاک ہوں  
 تو یوں ہر طرف آنکھ بھر کے نہ کیہ  
 پھر اب آہ کا شعلہ اوستھنے لگا  
 سترے کڑے ہاتھ میں جسکے تھے  
 لیے لوٹا دسے ہزاروں غریب  
 گیا عشق میں اوسکا تزار لوٹ  
 نہ لالہ بچا او نہ سوسر بچا  
 گئے جل پہ تیلے نہ اک تن بچا  
 نہ از تلخی کوہ گندہ این بچا  
 تو کہتا ہے میرا تو دامن بچا  
 مر رہا تھ سے اپنے چپکے بچا  
 نظر سے ڈرا اپنی جہنم بچا  
 کہو اہل خسروں سے خرم بچا  
 بھلا ہاتھ سے اوسکے کندن بچا  
 نہ اوس سے امیر و مہاجن بچا  
 نہوٹا مرا تار سہن بچا

بچا دے خدا دل کو میرے تراب  
 کہے مدعی اک برہمن بچا

دل کی شیخ کو ہر کا کل مشکین سے خطا  
 کو کہن جی سے گیا ہے بامید وصل  
 ہے یہ دیوانہ پنا صاحب کلین خطا  
 انھکا می ہوئی فراد کی شیریں خطا

ہاں صاحب دیکھو دیکھو  
 حال میں زلف کے پھر لاکھ بکھ  
 من ادب میں کلام اقبال دیا  
 من غنا میں نونگا تو نونگھے بڑا  
 بچھو یوں قال دیباہی کو یوں قال دیا  
 دل بیا میں سے ادب کو درمیں بیا  
 کون گناہی بہت ہم درمیں بیا  
 بکھی جی ہوں جی اوتاروں کی بیا  
 عشق کو اسکا مجھ کو بیا  
 دام صیدا میں لکھید بیا

دیوانہ شہ تراب  
 دیوانہ شہ تراب  
 دیوانہ شہ تراب  
 دیوانہ شہ تراب

دلی شہ تراب  
 دلی شہ تراب  
 دلی شہ تراب  
 دلی شہ تراب









<p>دل دیا ہم نے اگر اوسکو تو بجا نہ کیا مفت پورے کتنے خریدار سے سودا نہ کیا یار کا شمع بٹا یا ہمیں پروا نہ کیا دل پہ دروا سکے اور کھائے اور ملا نہ کیا رخ اسی دن سے سوجا عالم بالا نہ کیا</p>	
<p>ماصی عشق میں دل تھا بے بیخ و الم ہنہ دل و سکو دیا اوسنہ میں رخ دیا عشق نے ہکھچلا یا اور دلا یا اوسکو سخت جانی مری شکر لی اوسکی وہ ہنہ جسے دے دیکھا قد بالا اوسکا</p>	<p>کیا کہوں اوسکو تراب اپنا کیا یاد کیا یار کے ساتھ کسی یار نے ایسا نہ کیا</p>
<p>دو شمع ڈال کے زئار گلے میں مالا پھر کوئی پیر مسلمان کو سیدل کرے دل پر ابلہ قیس کو پامال کیا زلف کا حلقہ ہوا سطح سو گور کو کھ پر کٹ گیا چاند اوسے دیکھ کو بدلی میں چھپا حشر برپا ہو چین پر توفیق امت اوسے</p>	<p>لیے جاتا ہے مرادل بر بر میں والا پڑے اندیشہ کا فر کو کسی سے پالا سننے میں باؤ نہیں لیلی کے راجھچالا گرد متاں کے جسے نظر آوے مالا بیج جابی نے کیا یار کا منہ آھیالا جلوہ گر ہو جواد حشر یار کا قد بالا</p>
<p>تیرے قدموں کے تلے ہوگا تراب اسکا سر پیر کی آہ نہیں جانے کی بالا بالا</p>	<p>حسن دل پر کام اپنا کر چکا سر نہ گین کی کرینکی کب وہ شوخ کون اس سے مل کے پھر محفوظ ہو</p>
<p>دل نہ اوسکے عشق سے جی بھر چکا جب جاب انکھوں پر اوسکی پر چکا اہل دولت کا جو سیم دزر چکا</p>	<p>دل نہ اوسکے عشق سے جی بھر چکا جب جاب انکھوں پر اوسکی پر چکا اہل دولت کا جو سیم دزر چکا</p>

عشق میں منت مست قیمت اوسکی جانے دیتا ہوں کہاں کو تو نہ دے دے وہ تو اب آگے ہوں پیر مری جو چھوڑ چکا  
عشق میں منت مست قیمت اوسکی جانے دیتا ہوں کہاں کو تو نہ دے دے وہ تو اب آگے ہوں پیر مری جو چھوڑ چکا  
عشق میں منت مست قیمت اوسکی جانے دیتا ہوں کہاں کو تو نہ دے دے وہ تو اب آگے ہوں پیر مری جو چھوڑ چکا

دوران شاہ تراب  
دیکھ  
کب تک ہے تراب  
زور نہیں گھٹے تراب  
دھانی جو رہیں کے بار بار  
چھپے باغ سنہرے  
واہ رہے خلق بے سبب  
اٹھ گیا آپ جیسے  
جسکی باری سے  
جست اپنا پیپ اوسے  
دوہرے عشق میں کون  
فائدہ دھرتی میں کون  
یام بے راہ





<p>۵۴</p> <p>دل بنیاد سے زلزلہ دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>
<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>
<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>
<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>
<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>	<p>دہ کیون دیتا ہے فتویٰ قہر کی آہنگی</p>

بہارِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت

بہارِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت

بہارِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت

دُر گیا خواب میں لیا دیکھ کے تلوار تیرا ب  
 رویت ابرو و خندہ ارے سوئے نہ یا

کل بیان ناصح بہت بک جھک گیا  
 سستے سستے غم تو دل نہ کھنے دگا  
 اک سخن کی مہرے شہنائی کی  
 سانی اپنی آنکھ دکھلا کے نگہ  
 کھینچ کے دل لیگیا مجھ کو بزدل  
 پڑ گیا آنکھ نہیں کیا اس خط کا بال  
 مل گیا وہ غیر سے اب مجھ سے کیا  
 بگناں مجھ سے ہوا کیون اس قدر

حال میرا دیکھ کے بھیج گیا  
 آہ کرتے کرتے سینہ پک گیا  
 کہتے کہتے حال اپنا تھک گیا  
 دوہی سا غم میں تو ایسا جھک گیا  
 آپ سے اک دن زمین دنگ گیا  
 ٹوٹ ہوا شیشہ عینک گیا  
 اتحاد لہمی و جھک گیا  
 بار و کچھ دل میں تو اس کے شک گیا

بہارِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت

بہارِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت  
 بختِ بخت و بختِ بخت



کتابتین شراب کا قصد  
وہ کہ غرض سے شرب

کتابتین شراب کا قصد  
وہ کہ غرض سے شرب

نرکھی اوسنی سیری چشم تر برین اک دن  
نہوگی دان قدرنگا کی لے کافرچے ہرگز  
جب آئنگا برے سیر گل وہ گلبدن میرا  
یہ نیت ہر مری و بدن ہزار و جاں تو لڑنگا  
او دھرتی پر کرنا ہوں اور دھرتی پر کستی ہے  
نہو عاشق کو تیج ہجرت گھائل خدیہ ڈر

۲۲  
نہ مجھوں سے ہوا ہوگا نکل جبر میں انشا  
ترا باب اوسکی صدائی من جو غم میں سہا ہوگا

پھر کچھ اندیشہ خندان نہ رہا  
بالغ میں میرے دوسے لے صبیاد  
کیا خندان میں چہن گیا برباد  
وہ تلون مزاج ہے ایسا  
جب تلک زرسے ہمتہ کینچہ رکھا  
پاؤن چمے ایر کے گئے  
گھر سے آیا کئی مہینے کے بعد  
کس طرح کہتے ایسے گھر کو ہسا  
مسجد و دبر موع و کعبہ  
بالے مجھ کو اب ہے یاد کیا

دل سے جب شوق بوستان نہ رہا  
ایک ببل کا آشیان نہ رہا  
غنہ و گل سے کچھ نشان نہ رہا  
ایک دن ہمہ مسرمان نہ رہا  
پاے پوس اپنا اک زمان نہ رہا  
جب تلک دست زر نشان نہ رہا  
چارون بھی مرے یہاں نہ رہا  
باراک دن بھی ہو جان نہ رہا  
سب کین وہ رہا کسان نہ رہا  
پاس جب اور قصہ خوان نہ رہا

نہ مجھوں سے ہوا ہوگا نکل جبر میں انشا  
ترا باب اوسکی صدائی من جو غم میں سہا ہوگا

نہ مجھوں سے ہوا ہوگا نکل جبر میں انشا  
ترا باب اوسکی صدائی من جو غم میں سہا ہوگا

نہ مجھوں سے ہوا ہوگا نکل جبر میں انشا  
ترا باب اوسکی صدائی من جو غم میں سہا ہوگا

عاشق کو کس سے کہیں عجب کی باتوں میں لیا رکھنا  
خوبنفسی خدا حافظ بہ سحر نہیں کیا ہے  
کون سے کھنکھے جو ٹی گنگدھا کے  
خود میٹھے رہ گھر میں اور تپہ ستم ہے  
کچھ لاؤ نعم اوس سے کتنا نہیں کہ کیے  
کالی بھی ندی جسے عاشق کو کبھی اپنے  
تینا وہ یہاں آئے سنا اور کومت لاد  
ہے ابھی دلیں پر جو جو کوئی چاہے

مشکل ہے جو کوئی جاپدل اوس سے کیا  
وانا کو کسی دھبے دیوانہ بنا رکھنا  
منظور کیا دلو بالو دین پھنسا رکھنا  
عاشق کو سودا در پریشانی کھوار رکھنا  
ہے فن کا خار سی گاہک کو لگا رکھنا  
ہے اوس سے حبش یا رومیہ عار رکھنا  
پہلے سے یہ بات اوس کو قاصد کو سنا رکھنا  
ہوے نہ کبھی اپنے دلبر کو جدا رکھنا

جب برین تر اپنے بیٹھے وہ بیت و لجو  
کیا دل کو مناسبت پہلو میں چھپا رکھنا

گل دیون نے قفس سے ذوق کیا  
قربون کے گلے میں طوق کیا  
کیا اداؤں سے جوق جوق کیا  
حق نے خوبی میں بھگوان کیا

عشق من کس کو ہے تراب آشنا  
نوشہ پیدا جو ذوق شوق کیا

میرے استاد اپنی جو کچھ علم دہن رہو سچا  
نہیں خالی افسوس صحبت مرشد بلا شبہ  
سکھاؤں جو کوئی سکھے تاؤں جس قدر سچا  
جو گل سے ملے بیٹھا اوس میں خوشبو کا آہر سچا

عاشق کو کس سے کہیں عجب کی باتوں میں لیا رکھنا  
خوبنفسی خدا حافظ بہ سحر نہیں کیا ہے  
کون سے کھنکھے جو ٹی گنگدھا کے  
خود میٹھے رہ گھر میں اور تپہ ستم ہے  
کچھ لاؤ نعم اوس سے کتنا نہیں کہ کیے  
کالی بھی ندی جسے عاشق کو کبھی اپنے  
تینا وہ یہاں آئے سنا اور کومت لاد  
ہے ابھی دلیں پر جو جو کوئی چاہے  
مشکل ہے جو کوئی جاپدل اوس سے کیا  
وانا کو کسی دھبے دیوانہ بنا رکھنا  
منظور کیا دلو بالو دین پھنسا رکھنا  
عاشق کو سودا در پریشانی کھوار رکھنا  
ہے فن کا خار سی گاہک کو لگا رکھنا  
ہے اوس سے حبش یا رومیہ عار رکھنا  
پہلے سے یہ بات اوس کو قاصد کو سنا رکھنا  
ہوے نہ کبھی اپنے دلبر کو جدا رکھنا  
جب برین تر اپنے بیٹھے وہ بیت و لجو  
کیا دل کو مناسبت پہلو میں چھپا رکھنا  
گل دیون نے قفس سے ذوق کیا  
قربون کے گلے میں طوق کیا  
کیا اداؤں سے جوق جوق کیا  
حق نے خوبی میں بھگوان کیا  
عشق من کس کو ہے تراب آشنا  
نوشہ پیدا جو ذوق شوق کیا  
میرے استاد اپنی جو کچھ علم دہن رہو سچا  
نہیں خالی افسوس صحبت مرشد بلا شبہ  
سکھاؤں جو کوئی سکھے تاؤں جس قدر سچا  
جو گل سے ملے بیٹھا اوس میں خوشبو کا آہر سچا



۲۳۵  
 کوئی ادب کو آدھ لیا تو ہوتا  
 ہمارا حال دیکھ لیا تو ہوتا  
 نواقص کچھ نہ اوس کے ساتھ  
 میرا پیغام پوچھا تو ہوتا  
 دل

دو شوق ہوں میں اس کا نام دیکھو میری ہر بار بار کیا اشتیاق سے دیکھو میری ہر بار بار کیا اشتیاق سے  
 دیکھو میری ہر بار بار کیا اشتیاق سے دیکھو میری ہر بار بار کیا اشتیاق سے  
 دیکھو میری ہر بار بار کیا اشتیاق سے دیکھو میری ہر بار بار کیا اشتیاق سے  
 دیکھو میری ہر بار بار کیا اشتیاق سے دیکھو میری ہر بار بار کیا اشتیاق سے

دل زخمی کے چھٹا ہوا گئیے توٹ توٹا ہوا ہے مجھے وہ شوقِ نازق وہ رشک حوریان آتا کسبِ طرے یواس سرما میں وہ گرمی سے آتا جو میرے دروستِ نازق ہے پا پیر دل اوسکا خود بخود دنیا سے اٹھتا	یہ شکر یہ گہرا ہوا تو ہوتا تیسے کہنے سے شرمایا تو ہوتا دھڑک رہا تھا میں بخشایا تو ہوتا مری راست کا سرما یہ تو ہوتا وہ بید روی کو سمجھایا تو ہوتا ذرا پاس اپنے جھٹلایا تو ہوتا
---	--

۲۳۱	ترا اب اوسکا بھلائی چاہتا ہے کچھ اوسکے حق میں فرمایا تو ہوتا
-----	---

مجھے نزدیک بلوایا تو ہوتا الگ ہو مجھے کیا دل پا کے ہے بہت کرتا ہے شانہ شوگانی نہوتا آیت ہرگز مقابل وہ ظالم مارتا ہے گھاؤ پر گھاؤ جب آیا ترس اوسے بولا مخالف	مری ددرسی کا غم کھایا تو ہوتا جو آلتا تو کچھ پایا تو ہوتا ذرا زلفوں میں اوبھایا تو ہوتا تو اپنا حسن چمکایا تو ہوتا بھلا اک خرسم سلوایا تو ہوتا کوئی دن اور ترسایا تو ہوتا
--	--

۲۳۲	ترا اب اس بن نہیں دیکھو ترے چین کسی صورت سے بھلا پا تو ہوتا
-----	--

چمن میں کھل گئی گل موسم بہار آیا میں کس طرح کہوں خود نہیں ہوئی گرس	پہن کے جامہ بستنی جو وہ لگا آیا منہ جو اوسکو ترسی آنکھ کا خار آیا
---	--

شکل اپنی اپنے میں دیکھتے ہوں  
 جی یوں بی بی غازی یوں ہوں  
 پھر میرے گریہ کی یوں ہوں  
 دھڑک رہی توں موندی گئی ہوں  
 سر دین آباؤ عیالی سے غلج ہوں  
 صورت خوبون میں اگلاست ہوں  
 کیفیتا دسی کو چھوٹ کر ہوں  
 دیوان شاہ تراب

کس طرح میں چاہوں نہ خفت  
 در دل میں کب سے نہیں  
 کیا بلا ہے وہی سر نہا  
 خوبا دیو سے میرا زور  
 تو اب اوسکا ایک کج  
 رنگ اوسکا رخ زلال کا  
 کس طرح میں چاہوں نہ خفت

جہاں کہیں چلا گیا تو کیا  
 کس طرح میں چاہوں نہ خفت  
 کس طرح میں چاہوں نہ خفت  
 کس طرح میں چاہوں نہ خفت

میرزا کا ہوا اس پر یہ سایہ تو کیا  
کسی اور کا گھر بسایا تو کیا  
میں راز اپنا اوس چھپایا تو کیا  
نہ اپنے نہیں کچھ بھسلا یا تو کیا  
سوا اوس کے دل میں بسایا تو کیا

ہمیں چاہیے سایہ سہرہ وقہ  
بسایا ایلی نے مجھ کو نہ گھر  
جو باطن سے میرے خبردار ہے  
گھر یا دہر یا دسلی ہم سب کو بھول  
یہ دہر میں کیسے سنا تا نہیں

ہم دیکے ہرے برے وہ جہد مکل گیا  
کیا جانوں کیا قریبے اوس کو دیا وہ  
کچھ مینے متہ سوان نکیا روکے گیا  
اتنی بھی ہوشگاہی نہ شانے کو چاہیے  
ساقی شراب لائے بہت غم سوا حل  
اب یار گلزار کا مشتاق کون ہو

۱۱۵  
ترا اب اوس سے مل جو پنجھوئے کبھی  
دل اک پیون سے لگایا تو کیا

بیدم ہوا میں جا گیا دم نکل گیا  
میری گلی سے چھپے وہ ہندم نکل گیا  
آنسو بھی تو دل کا ذرا غم نکل گیا  
کاکل کا بل گیا دہنم وچھ نکل گیا  
مطرب تو دن بجا کہ محرم نکل گیا  
خط آگیا بہار کا موسم نکل گیا

۱۱۶  
دل بستگی تراب کی اچھی ہوئی کہیں  
عالم کی قید سے جو مسلم نکل گیا

نقطہ وہی ہمارا سوید اسے دل بنا  
خوش آئے جس طرح تجھے تصویر گل بنا  
دوغ جگر کے مہر نے میرا بھل بنا

خالق کے ہاتھ سے جو سرخ کاغذ بنا  
گل ساز کون سے ہر بنائے کو بہ کے  
شاہد ملو وہی ہے میں جس کا شہین بنا

میرزا کا ہوا اس پر یہ سایہ تو کیا  
کسی اور کا گھر بسایا تو کیا  
میں راز اپنا اوس چھپایا تو کیا  
نہ اپنے نہیں کچھ بھسلا یا تو کیا  
سوا اوس کے دل میں بسایا تو کیا  
ہم دیکے ہرے برے وہ جہد مکل گیا  
کیا جانوں کیا قریبے اوس کو دیا وہ  
کچھ مینے متہ سوان نکیا روکے گیا  
اتنی بھی ہوشگاہی نہ شانے کو چاہیے  
ساقی شراب لائے بہت غم سوا حل  
اب یار گلزار کا مشتاق کون ہو  
دل بستگی تراب کی اچھی ہوئی کہیں  
عالم کی قید سے جو مسلم نکل گیا  
نقطہ وہی ہمارا سوید اسے دل بنا  
خوش آئے جس طرح تجھے تصویر گل بنا  
دوغ جگر کے مہر نے میرا بھل بنا  
خالق کے ہاتھ سے جو سرخ کاغذ بنا  
گل ساز کون سے ہر بنائے کو بہ کے  
شاہد ملو وہی ہے میں جس کا شہین بنا  
جہان یاد صبا ہوئے نہ اور  
کے دان کب ہو میرے ناخدا  
مسلمانوں اور ہندو کا دل  
میرزا کا ہوا اس پر یہ سایہ تو کیا  
کسی اور کا گھر بسایا تو کیا  
میں راز اپنا اوس چھپایا تو کیا  
نہ اپنے نہیں کچھ بھسلا یا تو کیا  
سوا اوس کے دل میں بسایا تو کیا  
ہم دیکے ہرے برے وہ جہد مکل گیا  
کیا جانوں کیا قریبے اوس کو دیا وہ  
کچھ مینے متہ سوان نکیا روکے گیا  
اتنی بھی ہوشگاہی نہ شانے کو چاہیے  
ساقی شراب لائے بہت غم سوا حل  
اب یار گلزار کا مشتاق کون ہو  
دل بستگی تراب کی اچھی ہوئی کہیں  
عالم کی قید سے جو مسلم نکل گیا  
نقطہ وہی ہمارا سوید اسے دل بنا  
خوش آئے جس طرح تجھے تصویر گل بنا  
دوغ جگر کے مہر نے میرا بھل بنا  
خالق کے ہاتھ سے جو سرخ کاغذ بنا  
گل ساز کون سے ہر بنائے کو بہ کے  
شاہد ملو وہی ہے میں جس کا شہین بنا

۱۱۷  
میرزا کا ہوا اس پر یہ سایہ تو کیا  
کسی اور کا گھر بسایا تو کیا  
میں راز اپنا اوس چھپایا تو کیا  
نہ اپنے نہیں کچھ بھسلا یا تو کیا  
سوا اوس کے دل میں بسایا تو کیا  
ہم دیکے ہرے برے وہ جہد مکل گیا  
کیا جانوں کیا قریبے اوس کو دیا وہ  
کچھ مینے متہ سوان نکیا روکے گیا  
اتنی بھی ہوشگاہی نہ شانے کو چاہیے  
ساقی شراب لائے بہت غم سوا حل  
اب یار گلزار کا مشتاق کون ہو  
دل بستگی تراب کی اچھی ہوئی کہیں  
عالم کی قید سے جو مسلم نکل گیا  
نقطہ وہی ہمارا سوید اسے دل بنا  
خوش آئے جس طرح تجھے تصویر گل بنا  
دوغ جگر کے مہر نے میرا بھل بنا  
خالق کے ہاتھ سے جو سرخ کاغذ بنا  
گل ساز کون سے ہر بنائے کو بہ کے  
شاہد ملو وہی ہے میں جس کا شہین بنا

دیکھو کیا ہوا اس کی حالت  
 دیکھو کیا ہوا اس کی حالت  
 دیکھو کیا ہوا اس کی حالت  
 دیکھو کیا ہوا اس کی حالت

<p>دکھانا ہے تو ابھی آستین کس                  کلیجہ پھول کے لائے کا پھٹ جائے                  سنا فون اسکے دل میں کیا سانی                  ہاں ہی خاک دل اکیر جانے                  مرے آفسوس دامن اسکے بھرے                  نصیبہ ہو تو بن آئے بھمی بات                  خبر جسکو نہیں اپنے سہلے کی                  نکل جائے گا جی عاشق کرتن سے                  کما تنک بچرین ہو صبر و زرات</p>	<p>میں خود شاکی ہوں اپنی چشم تر کا                  جود تھا از بین داغ سپنے سگر کا                  کہ قصداً تھیرہ ہر گر اردھسری                  رہ طالب و الہ کچھ سپینم رہ                  اگر شوق اوسکو چھو دل نہ سہر کا                  کوئی پرسان تین جگ میں منہ بکا                  گلہ میں کیا کروں اوس بچہ کا                  نہ کرنا تذکرہ اوس سے نفرا کا                  سے یہ رنج کون آٹھون ہر کا</p>
---	---

<p>تراب اوس سنگدل کو خوف کیا ہو                  تری فسر یاد آہ بے اثر کا</p>	<p>۲۳۹</p>
---	------------

<p>مجھے گروہ بت سرکش جال اپنا دکھا دیتا                  نیکھا اوسکو زاہرے بھلا جی غیرت گری                  تو ناصح مار کچی بٹھیر جاتا وان پھر آیا کیون                  محبت پر گئی اسپین جنگ و صلح کر عیث                  اگر میں جاتا تنگ مناسو خون ل ہو گا                  جلو سکا اتر خونین دیکھتا ہوں چوم لیتا ہی                  ترے دالے اور یوں پر نہ بھوکو دم اگر آتا</p>	<p>تو بندہ اوسکا ہونا قدم پر سر جھکا دیتا                  پھلتی کچھ بھی اوسکی لطف کا فریہ بھینسا ہو گا                  گلی سے اوسکی تھیکو کون جیتی جی اوشکا دیتا                  نہ وہ گالی مجھے دیتا نہ میں اوسکو دعا دیتا                  تو پھر کا بھیکو مندی ہاتھ میں اوسکا دیتا                  انکڑا ایسی خونریزی نہ ایسا خونہا دیتا                  چمن سے تجھ کو لے بل میں اگدم لائی دیتا</p>
---	---

کیون جوان بار دل پر زور کیا  
 کیون جوان بار دل پر زور کیا  
 کیون جوان بار دل پر زور کیا  
 کیون جوان بار دل پر زور کیا

بن گیا چٹلا ملا مست کا تراب

عشور منگے چھٹے دین جب سے پڑ گیا

خوش یہ فردہ کے میرا دل ہوا  
کیا ہوا پر گئے اوس سے جدا  
و تو دل ایسکے پامحروب خلق  
اون کے کہتے تھے سیہا دم حصے  
لے تجاہل پر ترس قربان مین  
اس طرح کے نہیں تو جسامتا

چین سکھ سے اپنے گھر داخل ہوا  
وہ تو اپنے یار سے واصل ہوا  
بھکے بیدل بنکے کیا حاصل ہوا  
اپنے عاشق وہی قاتل ہوا  
مجھ سے کتنا ہے تو کب گھائل ہوا  
دل تو تیرے ماتھے سے بسمل ہوا

چھین چل سے اوزر گئی کو سون تراب

دور وہ پاس ہے چو اک منزل ہو ۱

جس طرح دیوانہ لے دل کو ہوا  
عشق میں جسکے گیا میں سب کو بھول  
پھیرنے میں سب کو نہ جانے  
میں سے میں اور رو کی کہتا ہوں جیسا  
پہنچ گیا دل نہ لے میں اک شوٹلے  
دیکھ پڑتا ہے وہی اب سب کہیں  
ہنس کے وہ مجھ سے یہی کہتا ہوا  
عشق میں جیسا تو بیدار ہو کر اب

مجنون ایسا کہ کوئی غافل ہوا  
 یا اسے میرے وہ کیوں غافل ہوا  
 راہ چلنا مجھ پر اب مشکل ہوا  
 فقر میں ایسا میں نا تامل ہوا  
 پی کے جام عشق لا بھقل ہوا  
 باوجودِ علم لون جاہل ہوا  
 تو تو اپنے فن میں اب کامل ہوا  
 جنگ میں ایسا کون صاجد ہوا

۹۱

**بن گیا پتلا ملاست کا تراب**

عشق کے چھنڈ میں جب سے پر گیا

خوش یہ مژدہ کے میرا دل ہوا کیا ہوا پڑ گئے اوس سے جدا وہ تو دل ایسا بیا مجبور خلق لوگ کہتے تھے سیما و مسمیٰ لے تجاہل پر ترے قربان ہیں سطح کے نہیں تو جسامتا	چین سکے سپنے گھر داخل ہوا وہ تو سپنے یار سے واصل ہوا مجھ کو بیدل بنکے کیا حاصل ہوا اپنے عاشق کو ہی قاتل ہوا مجھ سے کتنا ہے تو کب گھائل ہوا دل تو تیرے ماتھے سے بسمل ہوا
چمن دل سے اور گنی کو سون ترا ب دور وہ یا نے جو اک منزل ہوا	جس طرح دیوانہ لے دل کو ہوا عشق میں جسے گیا میں کو مہول پھیٹنے میں سب روانہ جانے حسن سے میں اور رو کر کہتا ہوں پیمائش گیا دل زلف میں اک شو فکے دیکھ پڑتا ہے وہی اب سب کسن ہنس کے وہ مجھ سے بھی کتا ہوا عشق میں جیسا تو میدان ہر تراب

**روشن اف**

دل

اسوئی و خرونی ست انجام عشق کا  
زندان کوئی تیری لئے دو نام عشق کا  
جس کو پیارا نہ ہو کمینا ضرور ہو  
ادس سے کوہ مست سے جاوے عشق کا  
ممود کو آیا زکب سے شام عشق کا  
کیا بر خلاف عقل کے کام عشق کا  
عاشق کو صدف غریب سے کام عشق کا  
ایسی عورت غریب سے کام عشق کا  
پس اسے جاوے عشق کا  
مرزا غلام کمان کیل سے کام عشق کا  
شکر کوں من سے کام عشق کا  
کجاں جاسکے کام عشق کا  
کشتن دامن عشق کا  
داری دیدار این بنگام عشق کا  
تو دون

بن گیا پتلا ملاست کا تراب  
عشق کے چھنڈ میں جب سے پر گیا  
چین سکے سپنے گھر داخل ہوا  
وہ تو سپنے یار سے واصل ہوا  
مجھ کو بیدل بنکے کیا حاصل ہوا  
اپنے عاشق کو ہی قاتل ہوا  
مجھ سے کتنا ہے تو کب گھائل ہوا  
دل تو تیرے ماتھے سے بسمل ہوا  
چمن دل سے اور گنی کو سون ترا ب  
دور وہ یا نے جو اک منزل ہوا  
جس طرح دیوانہ لے دل کو ہوا  
عشق میں جسے گیا میں کو مہول  
پھیٹنے میں سب روانہ جانے  
حسن سے میں اور رو کر کہتا ہوں  
پیمائش گیا دل زلف میں اک شو فکے  
دیکھ پڑتا ہے وہی اب سب کسن  
ہنس کے وہ مجھ سے بھی کتا ہوا  
عشق میں جیسا تو میدان ہر تراب  
روشن اف  
دل  
اسوئی و خرونی ست انجام عشق کا  
زندان کوئی تیری لئے دو نام عشق کا  
جس کو پیارا نہ ہو کمینا ضرور ہو  
ادس سے کوہ مست سے جاوے عشق کا  
ممود کو آیا زکب سے شام عشق کا  
کیا بر خلاف عقل کے کام عشق کا  
عاشق کو صدف غریب سے کام عشق کا  
ایسی عورت غریب سے کام عشق کا  
پس اسے جاوے عشق کا  
مرزا غلام کمان کیل سے کام عشق کا  
شکر کوں من سے کام عشق کا  
کجاں جاسکے کام عشق کا  
کشتن دامن عشق کا  
داری دیدار این بنگام عشق کا  
تو دون





پیر کا یہ کتاب ہے جس میں ہر قسم کے نیک و بد اعمالیوں کے ثمرات و جزا و سزا بیان کی گئی ہیں۔ جو اس کتاب کو پڑھ کر اپنے دل میں لکھ لکھ کر اپنی زندگی میں عمل کرے گا وہ بہشت میں جاوے گا۔

۲۵: مچھون سے نہ کر دلی باز اور اب تم تو اب پیر ہو سے تم پاب نہ جا یا آیا

تو نے اپنی یاد دل کر مجھے مروت بھلا دیا کبھی رخصت نہ چھوڑا کبھی نہ تنہا رہا مری عاشقی کا تیر کوئی دیکھے نہ جو نکاز فری شرم مست سا قیامت کبھی کوئی ملا دیا اوس کو کیا کسی غرض نہ تھی کہ رگیا کبھی نہ لہری میں گونج چلے کیا خبر یہ سیاہ دام اندر کوئی اور سکا یا رنوک میں نہ کسی کا یا دیوانہ عجب ہے لطف کا حال غصہ کی شان حال میں عجب کسی پروا نہ تھی تعلق بہر گاہ مجھے سدا میں کھڑا تھا اوس کو قرب کل مجھ کو کبھی نہ بچل کرم اپنے پیر کا کیا کہن میں اب چاہے نہ پناہ	لو دلو سب سے نہ کر دلی باز اور اب کبھی چھپ کے مجھ کو دلا دیا کبھی نہ تنہا رہا جو دیا رخصت نہ چھوڑا کبھی نہ تنہا رہا تو نے ایک نہ چھوڑا کبھی نہ تنہا رہا کہ خوش آئی اوس کو سگری تا داغ اوس کو مروت وہ دکھا کے زلف کا کر و فرجے بال بال وہ تو دلیر ہے باقیں سے دلو اوس کو دغا دیا جسے سمان چڑھا دیا اوس پھر میں میں گلا دیا کوئی پوچھے پیر کہ سوتلے عشت نے مجھے کیا دیا کہا دور ہو کبھی نہ مل مجھے سانسے سوٹا دیا کہ لباس فقر عطا کیا اور گدا کو شاہ بنا دیا
--	--

دلین بے موصدہ

اے حق نے کی انتقامت نصیب اتنی فقر و کوتاہی نہ ہو ترے دوستوں کا جو ہمدی	اوس کو ہوئی سب کراست نصیب غنیمت و زینت قیامت نصیب اوسے ایک دن ہو نہ دست نصیب
--	--

یہ کتاب ہے جس میں ہر قسم کے نیک و بد اعمالیوں کے ثمرات و جزا و سزا بیان کی گئی ہیں۔ جو اس کتاب کو پڑھ کر اپنے دل میں لکھ لکھ کر اپنی زندگی میں عمل کرے گا وہ بہشت میں جاوے گا۔

یہ کتاب ہے جس میں ہر قسم کے نیک و بد اعمالیوں کے ثمرات و جزا و سزا بیان کی گئی ہیں۔ جو اس کتاب کو پڑھ کر اپنے دل میں لکھ لکھ کر اپنی زندگی میں عمل کرے گا وہ بہشت میں جاوے گا۔



دیکھ کر ہر شخص کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک نیا اور نیا شاعر ہے جس نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا اور نیا خیال رکھا ہے۔  
 اور ہر شخص کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک نیا اور نیا شاعر ہے جس نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا اور نیا خیال رکھا ہے۔  
 اور ہر شخص کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک نیا اور نیا شاعر ہے جس نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا اور نیا خیال رکھا ہے۔

۵  
 کیفیت اوسکی کیا ترابت کے  
 سپہ جو سرشار و شہزادہ کام شراب

سے جامہ سبز خوش نما خوب  
 دل کیون نہ فتدا کروں کہ آیا  
 بروقت وہ خوب آن پہونچا  
 پھر کیون نہ دل او سے ہنگام ہو  
 دی ہو مجھے درد عشق سے مٹنے  
 پوچھے ہے صدم فراق کا غم  
 عاشق کو وہ تل کر کے بولا  
 بول غم سرش کی بات مانے  
 حسرت سے میں ہاتھ مل رہا ہوں  
 اوس آنکھ سے کیون نہ آنکھ لگ جائے  
 لے آئینہ اپنی آنکھ سے دیکھ  
 جو رنج اور دکھ میں کام آوے  
 گھر میں نہ مرے کبھی وہ آیا

ایسا ہے وہ سرور قدیم کیا خوب  
 بن ٹھیکے وہ شیخ دلربا خوب  
 وعدے کو مرے کیا وفا خوب  
 حاصل ہو جس سے مدعا خوب  
 جانے ہے وہی مری ودا خوب  
 ہے دکھ سے مرے خبر خدا خوب  
 اسکا توین دو نگاؤں نہا خوب  
 کرنا ہے اوسی سے التجا خوب  
 ہاتھوں میں ترے لگی جنا خوب  
 ہو جس میں خمار اور سیا خوب  
 ہر آنکھ تری تو سر سا خوب  
 کہتے ہیں اوسیکو آشنا خوب  
 دل میں تو مرے وہ بگیا خوب

۹  
 خوبون میں ہوا وہ خوب نامی  
 دی جسکو ترانے دعا خوب

جسے دل کو مرے لہما خوب  
 سینے سے اوسیکو یا خوب

۱۰  
 ہول وکے واسطے داروہی سیر  
 ہول وکے واسطے داروہی سیر  
 ہول وکے واسطے داروہی سیر

دیکھ کر ہر شخص کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک نیا اور نیا شاعر ہے جس نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا اور نیا خیال رکھا ہے۔  
 اور ہر شخص کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک نیا اور نیا شاعر ہے جس نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا اور نیا خیال رکھا ہے۔  
 اور ہر شخص کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک نیا اور نیا شاعر ہے جس نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا اور نیا خیال رکھا ہے۔

دیکھ کر ہر شخص کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک نیا اور نیا شاعر ہے جس نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا اور نیا خیال رکھا ہے۔  
 اور ہر شخص کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک نیا اور نیا شاعر ہے جس نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا اور نیا خیال رکھا ہے۔  
 اور ہر شخص کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک نیا اور نیا شاعر ہے جس نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا اور نیا خیال رکھا ہے۔

دیکھ کر ہر شخص کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک نیا اور نیا شاعر ہے جس نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا اور نیا خیال رکھا ہے۔  
 اور ہر شخص کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک نیا اور نیا شاعر ہے جس نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا اور نیا خیال رکھا ہے۔  
 اور ہر شخص کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ایک نیا اور نیا شاعر ہے جس نے اپنے ہر شعر میں ایک نیا اور نیا خیال رکھا ہے۔





بہارِ عشق میں ہر لمحہ کی بات  
 دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات

بہارِ عشق میں ہر لمحہ کی بات  
 دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات

بہارِ عشق میں ہر لمحہ کی بات  
 دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات

بہارِ عشق میں ہر لمحہ کی بات  
 دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات

بہارِ عشق میں ہر لمحہ کی بات  
 دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات

بہارِ عشق میں ہر لمحہ کی بات  
 دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات

پھر نہ شتا وہ کچھ رقیب کی بات  
 تیرے بیمار کا عجب ہے مزاج  
 پار کی رزمیہ ہی سمجھے  
 کس سے کیے مصیبت اپنی لے

۱۔ یہ سبب بارہمے تاخوش ہے  
 ہے ترانہ اپنے یہ نصیب کی بات

جسے نظر آئی ہو وہ شمشاد کی صورت  
 اسی بلبلو یہ چھپے آفت ہیں تمھارے  
 ادس وقت کوئی دیکھے گنہگار کی حالت  
 مجھ دیکے مشتاق عبت ہو تو بیمار

۲۔ کس طرح تراب اور کی بھگاؤ مجھ کو  
 دل میں تو مے بس گئی اوتار دیکھو میرے

اگر کے حسین تو میں جو چلبے بہت  
 مشتاق رہتے ہیں جو تری پیار و لطف کے  
 اندھیرے غصے قیامت کا ہے ظہور  
 کیونکر نہ تجھ کو دیکھ کے نہ ظلم  
 پوچھے کوئی رقیبوں نے کیوں ہو گئی کیا باب  
 شامت سی باغیوں کی وہی خشک ٹھکے

۳۔ کچھ تو دلدادہ ہے کہ کوئی بھلائی میں  
 کچھ تو دلدادہ ہے کہ کوئی بھلائی میں  
 کچھ تو دلدادہ ہے کہ کوئی بھلائی میں  
 کچھ تو دلدادہ ہے کہ کوئی بھلائی میں

بہارِ عشق میں ہر لمحہ کی بات  
 دل میں لکھی ہوئی ہے ہر بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات  
 ہر بات میں ہے عشق کی بات



حاصل ہونے کا یہ ہے کہ اس کے لئے اس کو  
 اس کے لئے اس کو اس کے لئے اس کو  
 اس کے لئے اس کو اس کے لئے اس کو  
 اس کے لئے اس کو اس کے لئے اس کو

کب ہو ترا اب اوں خودی و انیت  
 اوں کی طرح یا فی ہن ہن جو کھلے بہت

شریعت پہ ہو جس کو خوب استقامت  
 ضرورت سے علم اہل ارشاد کو  
 قیامت کے عرصے کا عرصہ نہیں کچھ  
 سلامت دی کا ہو جس کا طریقہ  
 یہی دونوں کام آتے ہیں عاقبت میں  
 نشان پر لگے اوں کا تیر و ما کب  
 وہ کیونکر نواہل کشف و کرامت  
 کہ جاہل کی نامعبر سے امامت  
 موسے جس گھڑی دوہی نے قیامت  
 ہے اوں وقت میں دوہی اہل ملامت  
 برہن دین و ایمان اپنے سلامت  
 نہ چلے کشتی سے جس کا نامت

ترا اب انتقام عمل ہے سلم  
 جہان میں بلا سے گناہوں کی نہایت

نظر آئی جو جب سے قاتل کی صورت  
 ترے دیکھنے کو کرے ہے وہ ارمان  
 کسے تاب ہو جو مقابل ہو دیکھے  
 کبھی دھڑکے کبھی سنس نہ ہو رہے  
 ٹرپا چو دل مرغ بس کی صورت  
 جو دیکھے ہے آئبرے گھائل کی صورت  
 قیامت ہو اس شمع مفل کی صورت  
 عجائب لون جو مرے دل کی صورت

نہ پاؤ نہیں طاقت نہ دل میں ارادہ  
 ترا اب اب کمان قطع منزل کی صورت

لب پر دسکے رکھا ہے آب حیات  
 جانے ہیں بزم سے تھامی تو  
 جان ہے اوں کو موتہ کی کیا بات  
 بندہ پروردگار ہی تسلیمات

اب گناہ گار کی توبہ  
 جو توبہ نہ کرے اس کی توبہ  
 اس نے توبہ نہیں کی  
 توبہ نہ کرے اس کی توبہ  
 توبہ نہ کرے اس کی توبہ  
 توبہ نہ کرے اس کی توبہ

میرے ہر گناہ کو اس کو دے کر  
 میرے ہر گناہ کو اس کو دے کر  
 میرے ہر گناہ کو اس کو دے کر  
 میرے ہر گناہ کو اس کو دے کر

صدقہ کو دل کو میرے سمیت  
 جس کا نہ دیکھ بھول جائے  
 میرے سمیت ہی کوئی نہ بھول جائے  
 میرے سمیت ہی کوئی نہ بھول جائے

ہر گناہ کو اس کو دے کر  
 ہر گناہ کو اس کو دے کر  
 ہر گناہ کو اس کو دے کر  
 ہر گناہ کو اس کو دے کر

دعای اس جہان ناز و نغم  
 کیونکہ مردم از آب شکر  
 دنیا دور دگر  
 دنیا دور دگر

سکو حق نے کیا ہے سیف زبان

جاسنے میں اہل حق تراب جہان  
 بھانگے ہیں دھارنے بھوت و پریت

وہی دیتے ہیں تم پر جان بہت چشم تر و خشک تمنہی سانس کس سے کہتے یہ کون سنتا ہے ہم سے ناہربان سب سے ہمیں جسکو پاتے ہیں عاشق صادق یار وہ شوخ طعن آفت ہے اوس سے لیتے ہیں امتحان بہت حنہ مارے میں نوجوان بہت ہم سے بڑے اور ناتوان بہت ہر فقیر و غنیمت و خوشان بہت	جس سے ہیں آپ بدگمان بہت عشق کے ہیں قوسے نشان بہت ہر مے و لگی داستان بہت کیا ہوا اگر وہ مہربان بہت اوس سے لیتے ہیں امتحان بہت حنہ مارے میں نوجوان بہت ہم سے بڑے اور ناتوان بہت ہر فقیر و غنیمت و خوشان بہت
--	--

رہتے ہم جاسنے تراب جہان  
 حق نے ہر دوسے مکان بہت

بلبلوں کو بہا رہے نعمت جسے پانی نہ زلف یار کی بو قدر صحت و مریض سے پوچھو دکھ میں سکھ ہو جو یار ہوے ساتھ کس سے کہیے مزہ فقیری کا	ہم کو دیدار بار ہے نعمت اوسکو مشک تنہا ہے نعمت تندرستی ہزار ہے نعمت صحبت یار غار ہے نعمت فقر ہے اضطراب ہر نعمت
---	--

دعای اس جہان ناز و نغم  
 کیونکہ مردم از آب شکر  
 دنیا دور دگر  
 دنیا دور دگر

دعای اس جہان ناز و نغم  
 کیونکہ مردم از آب شکر  
 دنیا دور دگر  
 دنیا دور دگر





دل صبر سے ہے ملے ہوش کے  
 کوئی تراب کو چھیرے نہ ابراسے خدا  
 وہ ایک زندہ سرابات ہر امدت است

ابن میر سے ملے ہوش کے	اوسکا وصل مدام سے آفت
کیون نہ سب الگ ہو رہے تراب	سجیت خاص دعام سے آفت
نہاں ہر کج کے ہوا ہر دلیں شست	وہ طفل خوب جوان نخت ہر اوپر برست
سین اوسکو تہہ کر کے جو الہ کیوں کرو	لے ہو پروئے نعمت مجھ جو دست بدست
تہہ تہہ اوتھا لگو دیکھو اوسکی انگہ کپڑن	کہ ہر وہ ترک بڑا شوخ دیدہ و بدست
اسی جو چاہی تو ہو تر مقام ہندوستان	کری جو زلف پریشان اپنے بندوبست
تجھے دیکھو جو جسے می شکستہ دلی	مجھے بھی جاتی ہوا دس زلف پر گئی شکست
نہاں ہر کج کے ہوا ہر دلیں شست	لگانہ تیر نگہ دل پر میرے کچے شست

کوئی تراب کو چھیرے نہ ابراسے خدا	وہ ایک زندہ سرابات ہر امدت است
----------------------------------	--------------------------------

کیون تراب تنگ نہویا رہیں چھینے سے بہت	بڑھکے ہجر کے دن چارہ میں سے بہت
اوسکو چاہتی سے لگانا کبھی یاد آتا	ادھتے ہیں شعلہ حسرت مروی سے بہت
کیا کہیں دھوب لگی لال کھڑا برنگ	خیر ہر آج بدن چرہ سے سی بہت
کوئی بھلا آدمی کس طرح ملو اوس جاے	اختلاط اوسکو ہوئی ایک کینہی بہت
دل میں اوسکے میں جگہ پاک کہیں بیٹھ گیا	غیر بیٹھے تھے وہاں پر فریض سے بہت
خیر کے تہہ سے محکوم پلا جام شراب	نشہ آتا ہر کج کے پیے سے بہت
بیٹھ کر انکھ میں میری تولد یاد کیا	ہے اگر ذوق تجھے سیر سفینے سے بہت

وہ طفل خوب جوان نخت ہر اوپر برست  
 لے ہو پروئے نعمت مجھ جو دست بدست  
 کہ ہر وہ ترک بڑا شوخ دیدہ و بدست  
 کری جو زلف پریشان اپنے بندوبست  
 مجھے بھی جاتی ہوا دس زلف پر گئی شکست  
 لگانہ تیر نگہ دل پر میرے کچے شست  
 کوئی تراب کو چھیرے نہ ابراسے خدا  
 وہ ایک زندہ سرابات ہر امدت است  
 کیون تراب تنگ نہویا رہیں چھینے سے بہت  
 اوسکو چاہتی سے لگانا کبھی یاد آتا  
 کیا کہیں دھوب لگی لال کھڑا برنگ  
 کوئی بھلا آدمی کس طرح ملو اوس جاے  
 دل میں اوسکے میں جگہ پاک کہیں بیٹھ گیا  
 خیر کے تہہ سے محکوم پلا جام شراب  
 بیٹھ کر انکھ میں میری تولد یاد کیا

وہ طفل خوب جوان نخت ہر اوپر برست  
 لے ہو پروئے نعمت مجھ جو دست بدست  
 کہ ہر وہ ترک بڑا شوخ دیدہ و بدست  
 کری جو زلف پریشان اپنے بندوبست  
 مجھے بھی جاتی ہوا دس زلف پر گئی شکست  
 لگانہ تیر نگہ دل پر میرے کچے شست  
 کوئی تراب کو چھیرے نہ ابراسے خدا  
 وہ ایک زندہ سرابات ہر امدت است  
 کیون تراب تنگ نہویا رہیں چھینے سے بہت  
 اوسکو چاہتی سے لگانا کبھی یاد آتا  
 کیا کہیں دھوب لگی لال کھڑا برنگ  
 کوئی بھلا آدمی کس طرح ملو اوس جاے  
 دل میں اوسکے میں جگہ پاک کہیں بیٹھ گیا  
 خیر کے تہہ سے محکوم پلا جام شراب  
 بیٹھ کر انکھ میں میری تولد یاد کیا

پے شراب لے گا لال منہ پرواہ  
بہار آئی قبا نہ دیار نے ہستی

۲۶  
وہ زرد مٹی سے بنے ہو خستہ رنگین  
لگا تراب یہ کہ گرد اور غبار بہست

پھر گئی آنکھ میں کس لال بنے کی صورت  
کس طرح کڑوں میں آج جو بن ٹھن آیا  
لٹ پٹی گہری کھلے بال بندہ جا ہی ہرا  
کیون وہ نوشہ کی طرے رخ کر کے عالم  
کیون نہ عاشق ہوئی کیا ہی بنی ہے ہار  
کیا سراپا وہ نہرا کس کے ہر سا پر لہجہ  
ایسے بنی شرم نہر جھانک لے گئے گھٹکے ذرا  
پناح میں دیکھ کے کوئی اس کی شانی رفتہ  
ہاتھ میں جھپٹ لے لیا بندہ صحر میں ہر صبر  
باقہ مانی کا فلم ہو جو گئے اس کی تشبیہ

۲۷  
رنگ روپ و سقا قیامت ہے نہ کچھ پوچھ تراب  
کرتی ہے مجھ کو تو پامال ہے کی صورت

وہ تو کرتا ہی چھپکے صید پہ چوٹ  
ناصحا کیوں اور دھڑ پھر دیکھوں

۲۸  
کھیلتا ہو شکار پردے کی اوٹ  
ہو گیا دل تو اس کو دیکھ کے ٹوٹ

وہ لال مجھ کو دکھاتا ہو کیا سنگار بہست  
یہ رنگ دیکھ ہوا مجھ کو اعتبار بہست  
وہ زرد مٹی سے بنے ہو خستہ رنگین  
لگا تراب یہ کہ گرد اور غبار بہست  
پھر گئی آنکھ میں کس لال بنے کی صورت  
کس طرح کڑوں میں آج جو بن ٹھن آیا  
لٹ پٹی گہری کھلے بال بندہ جا ہی ہرا  
کیون وہ نوشہ کی طرے رخ کر کے عالم  
کیون نہ عاشق ہوئی کیا ہی بنی ہے ہار  
کیا سراپا وہ نہرا کس کے ہر سا پر لہجہ  
ایسے بنی شرم نہر جھانک لے گئے گھٹکے ذرا  
پناح میں دیکھ کے کوئی اس کی شانی رفتہ  
ہاتھ میں جھپٹ لے لیا بندہ صحر میں ہر صبر  
باقہ مانی کا فلم ہو جو گئے اس کی تشبیہ  
رنگ روپ و سقا قیامت ہے نہ کچھ پوچھ تراب  
کرتی ہے مجھ کو تو پامال ہے کی صورت  
وہ تو کرتا ہی چھپکے صید پہ چوٹ  
ناصحا کیوں اور دھڑ پھر دیکھوں  
کھیلتا ہو شکار پردے کی اوٹ  
ہو گیا دل تو اس کو دیکھ کے ٹوٹ

[illegible]

ترا اب ای گلی من دیکھو جھکو دیکھتا ہوں  
بہت تر جھل ہری طرف تے ہو کیا باعث

۲۔ بار و دنیا کیلئے اتنی مشقت ہری عیث  
چند گز ثوب کفن قبر میں لجا تا ہے

نیر کیواسے کافی ہے کئی ہاتھ زمین  
کس قدر کھاؤ گے خوشخو رہیں کیا پاؤ گے  
گنج فار وں کا نہ کام آیا گشت نری  
جو مقدر ہو ملیگا وہی بے سعی تلاش  
زندگی تھوڑی ہی ہو کیا جاگے بے موت  
جسکی صبت میں ہو کچھ اثر و کچھ حاصل

عاقبت کام نہ آئیگا کوئی حقے سوا  
خلق سے جھکو ترا اب اتنی محبت ہو

۱۔ ردیف چیم

نفا ہے بطرح وہ تند خو آج  
وہ بیشیما ہے غضب تویری چڑھالے  
عیث غنچہ دہن کہنے ہیں اوسکو  
بہار آئی کہ یار آیا چمن میں  
تصباست کر پریشان زلف کربال

نجا ہے کوئی اوسکے روبرو آج  
خدا عاشق کی رکھے آبرو آج  
سنی ہو مینے اوسکی گفتگو آج  
گلون کا ہو کچھ اور ہی رنگ بوا آج  
پھنسا ہو دل مرا بیان سو ہو آج

ترا اب ای گلی من دیکھو جھکو دیکھتا ہوں  
بہت تر جھل ہری طرف تے ہو کیا باعث  
طلب ہم زور و خواہش دولت ہو  
توشے خانی میں یہ پوشاک کی کثرت عیث  
یہ زمینداری و تعمیر عیث  
نان و حلوی کی طبع بہر جلاوت عیث  
مال اسباب بہت حشمت شوکت عیث  
روز و شب و خند و فکر عیث  
اس قدر طول عمل موت غفلت عیث  
دور رہنا بھلا اوس سے کہ صحبت ہو

ردیف شلشہ جمیم  
کون کی لکھتے وہ ہر بہت کام کماں  
نویں دان کی غارت بہت زشت کماں  
تسے عاشق کی طلب کرتا ہو کیا ہر دکان  
ادب دیوان نہیں غلام کوئی لینا خرچ  
ایک گالی اوسے دی سنی وہاں میں  
سے ہو وہ کا فر مسلانوں کوں دینا  
اک نہری رنگ بین ہو کا ہون چمن  
اور دنیا میں نہیں کچھ سمجھتی چمن  
ہاتھ جو جس طفل کو نالان ہیں ہو  
دار و دیاری ہر جہہ دیکھا جان  
کون کی لکھتے وہ ہر بہت کام کماں  
نویں دان کی غارت بہت زشت کماں  
تسے عاشق کی طلب کرتا ہو کیا ہر دکان  
ادب دیوان نہیں غلام کوئی لینا خرچ  
ایک گالی اوسے دی سنی وہاں میں  
سے ہو وہ کا فر مسلانوں کوں دینا  
اک نہری رنگ بین ہو کا ہون چمن  
اور دنیا میں نہیں کچھ سمجھتی چمن  
ہاتھ جو جس طفل کو نالان ہیں ہو

۱۔ ردیف چیم  
نفا ہے بطرح وہ تند خو آج  
وہ بیشیما ہے غضب تویری چڑھالے  
عیث غنچہ دہن کہنے ہیں اوسکو  
بہار آئی کہ یار آیا چمن میں  
تصباست کر پریشان زلف کربال



[illegible]

کرنا ہی محمدؐ ارعزوا سے وہ شیخ  
کل اک اور غیب نبی بار سے ادا  
کیا باریا و سکی یار و نہ بھونا کو اوست  
وہر سنگر او سکو کے کسطح کوئی  
اسطح خوش نوگا کوئی ملکے یار سے  
کیونکر قسم نکھائے اس کے نصیب کی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

ممشوق ہو چہ بسین کیلے کین تراب

بس میں ترے ہوا ہے کرامات سے وہ شوخ

اوس بت کی گھوٹھی پہ کیا خوب گلین  
 اگلو نہیں مری عاقل شہ ہے ترے لب کی  
 خود ہونٹھ تری سسج میں جین لعل بخش  
 تھم جانہ بہت اونہ ڈبادا من حرا  
 موتی سے نہیں کم ہر سفید آنسو کی قطرہ  
 غور شیداوسو دیکھتے جیبتا ہے شفق میں

لہذا تم آج بھلا سخت دل و گویا  
 آشوبِ احوال مری آنکھوں میں سرخ  
 کرتا ہو تو کیوں پانی غسلِ شکرین سرخ  
 لے دیدہ و خواباؤں کو روئے زمین سرخ  
 یا قوتِ سی بہترین نکلے این جہن سرخ  
 جب سہی ہے جزا وہ مہرہ نشین سرخ

جانتا ہے تراپ ابی ترے شعلہ غم سے

گرمی سے ٹکڑے ٹکڑے کوائے زیرِ جبینِ سرخ

پھر ادھر آج نہیں ابرو خستہ در کاخ  
تا صفا منہ اودھرتے ہیں کہیں عجب رنگا

چو گر گیا با سے کہ مصریہ کی تلواری کا رخ  
رخ مرا ہو گا ادھیحان چو مصریہ کا رخ

کسی کو نہیں سمجھا سکی کی درد  
سبا و از آنست سے بازو دے  
قتیلوں کہست اوئی قاتل کی درد  
دہ دیبر کے دل میں خدا درود  
نہیں جسکو کچھ ہے بیکریں کی درد  
یتیم لایا جس دہ دیبر سے زاد  
کے کون اب شمع محفل کی درد  
نو چہ مری درد مندی کا حال  
پوچھنا ہوسٹے رستے کی مسکند  
سے آئے وہ کسی بین  
س کی درد

اوجھارست کی پیش کا نشان  
 کو حال بیجا نچا سو بوشان  
 اساتقین البی دعا از ارب  
 اس کیوں بیجا بل کی





میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے اس میں کوئی جھوٹ نہیں ملا ہے۔  
 میری عمر اب ۷۰ سال ہے اور میں نے دنیا میں جو کچھ دیکھا ہے وہ سب لکھ دیا ہے۔  
 میری کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے اس میں کوئی جھوٹ نہیں ملا ہے۔

ہر کو بیدل کھوئے کرنا یار	اوس کو ہوتی جو بیدلی کی درد
شوخ بیدار جس کو کہتے ہیں	خوش لگے ہے مجھے ادسی کی درد
گھر آیا دیکھ کے رقیب کو وہ	مجھ سے کل سے بیکلی کی درد
دست اپنا میں کہا دستہ جانوں	وہ رکھتا سنہ می کی درد
دسے بار دس کے اٹھ گئی بالکل	آشنائی اور دوستی کی درد

کون ہر درد ہو تراب ایسا  
 کہے اوس سے جو اپنے جی کی درد

دیر میں جو کہے خدا کو یاد	رام پورا اوس کو ہو الہ آباد
دوسرا کوئی منظر نہیں پڑتا	کچھ کس سے یار کی سر یاد
وہ مری داد چاہے دے باندے	میں تو دیتا ہوں اوس کے عشق کی دوا
آپی معشوق آپی عاشق ہے	کون شیریں ہے کون سحر فاد
بھست کیا قیس لگے بڑسکی چلے	کہان شاگرد اور کہان استاد
باغبان بند کر لے دروازہ	جانے پاسے نہ باغ میں جتباد
لائی پھر مژدہ ہمارا صبا	بلبلوں سے کوسبار کباد
اوس کی تصویر دیکھ اڑ گئے ہوش	گئے حیرت میں مانی و ہیرا

جو تصویر میں اوس کے خوش ہو تراب  
 وہ ہمیشہ سے کاشا ان شاد

یار تو ہے مری نظر سے بید  
 اس سے ملے بھلا کر دن ابید

میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے اس میں کوئی جھوٹ نہیں ملا ہے۔  
 میری عمر اب ۷۰ سال ہے اور میں نے دنیا میں جو کچھ دیکھا ہے وہ سب لکھ دیا ہے۔  
 میری کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے اس میں کوئی جھوٹ نہیں ملا ہے۔

میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے اس میں کوئی جھوٹ نہیں ملا ہے۔  
 میری عمر اب ۷۰ سال ہے اور میں نے دنیا میں جو کچھ دیکھا ہے وہ سب لکھ دیا ہے۔  
 میری کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور میں نے اس میں کوئی جھوٹ نہیں ملا ہے۔



دور پیکل سے کھینچ کر اپنے پاس لے آئے  
پسندیدہ دوا کا نام ہے کہ اس کا نام ہے  
دور پیکل سے کھینچ کر اپنے پاس لے آئے  
پسندیدہ دوا کا نام ہے کہ اس کا نام ہے

مفت دیتا ہوں تجھے سپہ رس ہوتا ہے | لوگ بچانے میں دیکھ سٹھائی تو دینے

بخش مجھکو بھی ترا بس ایک فراغت کامل

نقش باسط کا مجھے لکھ دے دو پائی تو دینے

پڑھ کے خطا بار کا کل مینے بنایا تو دینے  
گرم جوش سے کیدن غلام مجھے وہ  
شائد اس بیت کا دل سنگ کین بائی ہو  
اک عمل بھی نچلا ادسہ مرا کیا کہنے  
تلخے کو کہنی سے جو تیرا شیرین سنے  
چشم بد دور نظر سیری تو ہے ادسہ لگی  
ہاتھ سے دلتویہ کہنے زبردستوں کے  
بیگمان مجھے زیادہ وہ ہوا کچھ بنا  
لیگیا تو رے باز دوسرے جیٹ پٹا دسکو  
نچلا میرا کما ادس سے میں کتابی ہا

اس سے بہتر کوئی اس کا کیا تو دینے  
آگ میں جسکے لیے منے جلا یا تو دینے  
اس لیے بحر میں لکھ لکھ کے بھایا تو دینے  
گرچہ سوط محبت کا لکھایا تو دینے  
اوسکی تربت پہ بھی موم کے لگایا تو دینے  
تار پیش سو کیون تو لگندھایا تو دینے  
بند دست پنچ کا تو زو کا یا تو دینے  
پاس میرے کین اسکو نظر آیا تو دینے  
بھر دکھایا نہ مجھے ایسا چرا یا تو دینے  
جان سیری کوئی لینا ہی پر یا تو دینے

یار میرا کبھی مجھے نفا ہو دوسرا تراپ

مجھکو بتلا دے کوئی ایسی دیا یا تو دینے

دہ ظالم گرتے اسے چہر کا غند

مرا خط پڑھ کے اپنی کیون دیا پتو

میں اوسکے ہاتھ دون بیدل کا رقعہ

کھو دیکھے میری تصویر کا غند

لگیا جل جہنم بلا تقصیر کا غند

جو مانگے دہ بیت دلگیر کا غند

دل چھٹ کر زلف باری کا نوید  
مرا دینے یہ صبر دانی کا نوید  
ہو دس کوئی دے جب سوا نہائی کا نوید  
نامی مجھے کون کیا عشق کا نوید  
بے دیکھی کی صورت کی جیت کا نوید  
بے دیکھی کی صورت کی جیت کا نوید  
بے دیکھی کی صورت کی جیت کا نوید  
بے دیکھی کی صورت کی جیت کا نوید







۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



دیکھیں وہاں جہاں بہار کی تصویر ہے  
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی تصویر ہے  
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی تصویر ہے  
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی تصویر ہے

اگرچہ آغاز نوجوانی ہے	اور یہ ایشک ہو لڑکپن کی بہار
جو رو غلمان ہو گیا دل سیر	دیکھو اگ ماضی بہ بہن کی بہار
کیسے خوش؟ سنے بھگدوس گلشن	خوگس لالہ دشمن کی بہار

روح کی سیڑھ کی ہے تراب	دیکھتا ہے وہ کب بدن کی بہار
------------------------	-----------------------------

درو دل کی تو دو کا دل ہے صبر	درو اگر دل ہی تو لا حاصل ہے صبر
صبر کرنا عشق میں دشوار ہے	صبر کس سے ہو سکے مشکل ہو صبر
سیر کیا چکا کر گیارہ خیم عشق	عشق کے ہاتھ تو سو فوڈیل ہو صبر
بے پروا سون کی لہجے کا جال	خاطر سوہا کا کھان سہل ہے صبر
کیرا کر دن کچھ صبر میں چاتا نہیں	بطرح دل سے مرے رامل ہے صبر
زور ہے صبری ہو بار و عشق میں	صبر کی طاقت گنی کاہل ہے صبر
یار کا منہ دیکھتے ہی کیا کہوں	ہوش سیر اور گئی زائل ہے صبر
ہے قدم رکھنا کٹھن اس راہ میں	تھک گیا جی کیا کر ہی منزل ہو صبر

صبر کر جو ہو سکے بچہ سے تراب	باعث آرام جہان و دل ہے صبر
------------------------------	----------------------------

نکاش لکھ لیل گلزار کی تصویر	نصو پر مری گھنچ مع یار کی تصویر
دل لیکلی مراد نہ دکھایا کہیں جسے	خوش لگتی ہو چھو ادسی لہار کی تصویر
ہرگز نہ کرے لیلی دشمن کی حکایت	دیکھو جہر یار طرہ دار کی تصویر

دیکھیں وہاں جہاں بہار کی تصویر ہے  
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی تصویر ہے  
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی تصویر ہے  
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی تصویر ہے

دیکھیں وہاں جہاں بہار کی تصویر ہے  
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی تصویر ہے  
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی تصویر ہے  
 دیکھیں وہاں جہاں بہار کی تصویر ہے

بیاہتی طرف از آمدن کر  
 بیاہتی طرف از آمدن کر  
 بیاہتی طرف از آمدن کر  
 بیاہتی طرف از آمدن کر

صید کر کے نہ کہہ خدا جانے ہوتا ہے نہیں کسی سے منعم چاہ خوبون کی کچھ گناہ حسین ایک چوٹوں نے اوسکی کام کیا چہرے سے اپنی گروہ پھر آئے شمع سے جو گرم صحبت ہے تو نے رسوا کیا مجھے ایسا گرد ہے جسکے آگے دولت سب	یہ دل بتلا ہے یا تجھ سے بہت غنچ لب سے یا نصیب سے عشق کہتے ہیں اوسکو یا تقصیر سے سحر کہتے پھر اوسکو یا تائید سے اوسکو تعبیر کہتے یا تفسیر سے ہے وہ زلف سیاہ یا گہر سے ہے یہ انعام عشق یا پذیر سے یار کی خاک پا ہے یا کسی سے
--	---

دل میں پھر درد عشق اور غم خاص ہے  
 نے غم جلد سے تراب کو پھر

دعا عشق پر بہت جو رستم کر بہت سزا ہو باری میں تیری تو اپنے پید لون پر لے سہا نہ اوسکو دیکھ کے محبوب ہو جا ہری شاخ اوسنے گل کی کاٹ دی پھرا اب تک نہ گھر سے بار ہے ترے صد فی میں لے اخبار دے کہاں بک پھر میں غمگین سے دل	اگلے اپنی جاتی سے کرم کر تو خاطر اوسکی مت غیرو سے کرم کر دعا ہے قسم باؤن ہندرم کر نہ اپنی عاشقی میں قسم کر تو بیل تمہاری کے قلم کر گیا تھا مجھ سے کیا قول قسم کر یہ غفلت اوسکی چو میں قسم کر اتنی دے میرے دور قسم کر
---	---

کی بہت عاشقوں سے جانانی  
 کی بہت عاشقوں سے جانانی  
 کی بہت عاشقوں سے جانانی  
 کی بہت عاشقوں سے جانانی

دل میں پھر درد عشق اور غم خاص ہے  
 نے غم جلد سے تراب کو پھر







کہ جس نے اس کو دیکھا تو دل کو بے بس و مستحق  
 کے لئے دیاں ہوا کہ جس نے اس کو دیکھا تو  
 وہ یہ سوچنے لگا کہ ہرگز نہ ہو کہ اس کو  
 مری صورت سے وہ ہزاروں میں پیدا  
 ہوئے ہیں زبیر سے کہ اس کو اپنی پیرا  
 دے سے ایسے نہیں دیکھا کہ اس کا بیچارہ  
 خدا جاسے کہ اس کو اپنی پیرا  
 تراب سے کہ اس کا بیچارہ  
 کہ اس کو خود بخود میرا

5-9  
THE FOLLOWING

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

۹۱  
او دهر آستانه کی بر ترمیم  
و در هر دو امانت و خوار  
کیست که این است از کار  
و در هر دو امانت و خوار  
کیست که این است از کار

اناست  
 کہنے سے وہ مجھ کو  
 دین میں کر دے گا اور میں  
 میں نے اپنے  
 میں نے اپنے  
 میں نے اپنے

کتب باقی ماند  
 زین کجی ملاقات  
 صحبت من مشاعری  
 مولی تو ز نزدیک  
 حق بات من در گنج  
 کس طبع تو را  
 غافل جو بر این زمین  
 قائل نهی

دہر اوست کہتا ہوں جو تیرا وہ دل  
کے لئے تیرا دل ہے زخمی و زکری

<p>             بدیہ مجھ کو نہ کرتا وہ اگر نیک سمجھتا              میں غلبہ احوال سے ہوں صورت منصور              ناحق نہیں منصور سولی کا ہوا حکم              بالطبع مجھے بھاتی ہر اک شکل کر دیا              مجھ کو نہ کہ لیلیٰ سے بدنام ہوا کیون         </p>	<p>             منکر کیا بھلا ہو کہ جہاں سے ہو لاچار              مایوس تو اظہارِ حقیقت سے لاچار              مہنتی تو بیان امر شریعت ہو لاچار              ہر نفس بشرانی طبیعت ہو لاچار              رسوائی مقدر مہنتی وہ قسمت ہو لاچار         </p>
---	---

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰

<p> سینے اوٹھا یا نہ پائسل کا بار  لطاقت سے جو کل پہ سنبل کا بار  بدن پر ہو جسکے تجمل کا بار  نہ ڈال اوسکی گردن پہ کاکل کا بار  اوٹھے اوس سے کب نشہ نعل کا بار  دیا جمونک بھٹی میں فرعل کا بار  پڑا اوسپہ در تسلسل کا بار  سہا دل نے اوسکے تغافل کا بار </p>	<p> اوٹھاتے بدن سب غمخہ و گل کا بار  سیر لطف سے کر دیا منہ کو لال  بناوٹ کر سے کیا وہ نازک بدن  نہ مشاطہ کھول اوسکے چوٹی کی بال  وہ نرگس تو خود شرم سے چور سے  ہوے فارغ البال بے پی کے ہم  جسکے کیون نہ سوچ و خم کھا کر لطف  نہ کی یاد میری نہ گھبرا اوٹھا </p>
--	---

وہی ہے مراب اپنا قسم لو کیل  
دھرا جس نے ہم پر توکل کا بار

لگا آنکھ میں جسے رو نیکا تار

کتاب فی الحقیقہ  
عاشق تو کی منہ زاری  
کشت بہر او سدا کی یاد کی تصویر  
مادان بزدل دیکھ کر کوئی کلمہ  
جو ساحل دیدار پر کر کوئی کلمہ  
مادان بزدل دیکھ کر کوئی کلمہ  
کتاب فی الحقیقہ



جست آنکہ اوس سر لگی پھر نہ کیو کیا  
دھونڈتے پھرتے ہیں گلبرغاں سر کیستے

فارغ البال ہوتے سے الگ بیٹھ تراب  
اوس کے آنے کا نہ ذکر نہ جانے کی فکر

میر سے قاصد کو خدا کے لیے غنا کر  
ابلیس سے نہیں ہوتا ہے کوئی آزدہ  
ہونے عشاق قیامت میں ہر مینا  
گرد ہو کسے میں لپٹا ہوں تیرے دم میں  
جی تو عاشق کے چلے جانے میں ہوا رہا  
پرگنی ہوگی کہیں بند کے گھر خزر

استقرار پسند می جان کہاں تراب  
منہ لگا بہت نہ اوس شوخ کو بیاک نہ کر

کیا ہر کس کو نشانہ تمنے خدنگ چو کو ستراکر  
نجاں مایہ جو مجھ سے زائد کرد و نکھوچوں کی ماند  
جو کہ وہ آنی بیان کجا تمام شکل جبا بنا  
نہیں ملے لب ہون سیم ز کھار ہونتا ہر نظر کا  
تو کب تک رہے نہ ہون سو داغ اس کے دل پر  
پھر چوخی وہ رخ لب کی کہ ہر سحر کی چوخی

چڑھائی کسے کہاں کہاں ہو چوچیں بیاک  
لگائی تو فوجی نگاہ شاید کسی پر سیر کہیں کر  
چھپا کر سے چھپا کر لے لے دل نہ چھپا کر  
میں خاص بندہ ہون و در کا کہی تاج ہر کر  
کہ چوچو تھوڑی سی ہر اگر وہ دستہ گل چھپا کر  
چکی چکی ہو چھپا کر کی کہ تھوڑی مسکرا کر

جست آنکہ اوس سر لگی پھر نہ کیو کیا  
دھونڈتے پھرتے ہیں گلبرغاں سر کیستے  
فارغ البال ہوتے سے الگ بیٹھ تراب  
اوس کے آنے کا نہ ذکر نہ جانے کی فکر  
میر سے قاصد کو خدا کے لیے غنا کر  
ابلیس سے نہیں ہوتا ہے کوئی آزدہ  
ہونے عشاق قیامت میں ہر مینا  
گرد ہو کسے میں لپٹا ہوں تیرے دم میں  
جی تو عاشق کے چلے جانے میں ہوا رہا  
پرگنی ہوگی کہیں بند کے گھر خزر  
استقرار پسند می جان کہاں تراب  
منہ لگا بہت نہ اوس شوخ کو بیاک نہ کر  
کیا ہر کس کو نشانہ تمنے خدنگ چو کو ستراکر  
نجاں مایہ جو مجھ سے زائد کرد و نکھوچوں کی ماند  
جو کہ وہ آنی بیان کجا تمام شکل جبا بنا  
نہیں ملے لب ہون سیم ز کھار ہونتا ہر نظر کا  
تو کب تک رہے نہ ہون سو داغ اس کے دل پر  
پھر چوخی وہ رخ لب کی کہ ہر سحر کی چوخی  
چڑھائی کسے کہاں کہاں ہو چوچیں بیاک  
لگائی تو فوجی نگاہ شاید کسی پر سیر کہیں کر  
چھپا کر سے چھپا کر لے لے دل نہ چھپا کر  
میں خاص بندہ ہون و در کا کہی تاج ہر کر  
کہ چوچو تھوڑی سی ہر اگر وہ دستہ گل چھپا کر  
چکی چکی ہو چھپا کر کی کہ تھوڑی مسکرا کر

<p>شیشہ دلوں کو مری لے سنگدل ظالم کو توڑ تازہ جانی میں نہیں جھپٹتا نظر باز تو چور اگر تیرا شمار ہے ہزار مار الفت کی دوا</p>	<p>توڑ کے پھر چوڑا دشتوار سر میں نہیں دیکھا رہن جان کو پہنے ترا پکا اٹھا ہاتھ توڑ دی رشتہ محبت کا مری لے ہرین</p>	<p>کلیں اس کی بے شادی بے شادی بے شادی گناہوں نے بے شادی بے شادی بے شادی کہہ دے وہاں بے شادی بے شادی بے شادی علی گڑھ سے شہر کا کھڑا دعا دے سکی منت سب کوں دینا</p>
<p>دل تو عاشق ہی تراب میں چھینا پر سطح چاند کی صورت پہ صدقہ کو کہیں سی جھیکور</p>	<p>چھینت بلیں کو امی تیار دینا گام بہار کیون فرسے میں بلیں و گل کے خٹلے ہو دیکھتو کیا ہی ادھیڑے فرمزدہ باز خزان گل کھلین میں کیون ہو مرغ چمن کو بیکلی انہیں میں بازی کر آج روز بسنت لڑا لہجہ سے تا جوانی یوں اچھا کھال</p>	<p>مست کر افتادہ محرم میں سفر نار داسے عشرہ یقین سفر چیتھ ہو جانے سے اس کے شاعر دیوان شاعر تراب</p>
<p>صبر کر پند سے گذر جا دمی ایام بہار دور کر غلام چمن سے دام دام بہار بانجہ میں لائی اصبا جس سے پیغام بہار پھول جاتی تھی خوشی سے نکلے جو نام بہار لے کوڑی زر و زر گس کی بنا جام بہار جس طرح گل ہو دم آغاز و انجام بہار</p>	<p>کس طرح وہ رنگے ہو پر گل کے مائل ہو تراب جو کبھی صبح خوان دیکھے کبھی شام بہار</p>	<p>چو کیون کو خوب چھین چھین گل کے نکلے سے بے شادی چو کیون کو خوب چھین چھین گل کے نکلے سے بے شادی</p>
<p>حسن عارض کو ہی زوال خسر کیون نشیرین سے دل ٹری چھیکا حسنے چالانہ دوستی کا نباہ جسکو دعوے تھا بے نیازی کا باز آباد عاشقی سے تراب</p>	<p>خطے کے آئے ہوا جمال خسر عشق کا ہو گیا کمال خسر چاہا او سپر معنی و بال خسر دہی کرنے لگا سوال خسر ہو گیا غم سر بائال خسر</p>	<p>چو کیون کو خوب چھین چھین گل کے نکلے سے بے شادی چو کیون کو خوب چھین چھین گل کے نکلے سے بے شادی</p>
<p>چو کیون کو خوب چھین چھین گل کے نکلے سے بے شادی</p>	<p>چو کیون کو خوب چھین چھین گل کے نکلے سے بے شادی</p>	<p>چو کیون کو خوب چھین چھین گل کے نکلے سے بے شادی</p>

وہ بے شک ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے

رقیبوں پر مہم مجھ پرستم ہے وہ بلا کر عداقت کے دلکو دو شاہ لے کو کم از کم ملی وہ جاسنے تفاوت کچھ نہیں ذات الشجرین تزلزل اس سے کیا کم ہے نفرا وہی اول وہی آخر ہے ہو ہو موافق و کوہی قیس و سنی تراب اپنا دہان بستر لگے گا	لگا دے سب پر اک ٹکس برابر ذرا چوٹی تو ابھی کس برابر جسے ہوسوت اور اطلس برابر دھرت کہنہ دنور سس برابر کوئی پتھر نہیں پارس برابر نہ کو کے کسطح سار س برابر تھا اون دن میں گوانگھر س برابر جہان ہوگی زمین چور س برابر
---	---

دلہا کے منقو طہ

کرے عشق محو پر کب وہ ناز وہ کتا ہو میں تو ہوں تو ہو میں کرم سے جو مولی کے ہو سر خرو عیو بیت انسان کا ہے کمال ہے وہ مرد و دیوانہ یا بے شعور تو اس نا خدا کو نہ کہ با خدا	کہ اپنی تہہ جانتا ہے ایاز کہے کس سے بند یہ مولی کارا وہ عالم میں کیونکر ہو سہ فراد کہ حق بندگی کا ہو عجز و نیاز نونیک دید کا جسے ہت نیاز گنا ہو نئے جسکا لدا ہو جبار
--	---

ترے کام سب بن چڑھنے کے تراب

کہ در ویش کا ہے خدا کار ساز لے نیازی تو کر سے کما ان عزیزا	ترے کام سب بن چڑھنے کے تراب کہ در ویش کا ہے خدا کار ساز
---	--

وہ بے شک ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے

وہ بے شک ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے  
 اور جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے



کسی کو ملامت نہ کرو کہ اس نے یہ شعر لکھا ہے کہ  
 ہر ایک کو ملامت نہ کرو کہ اس نے یہ شعر لکھا ہے کہ  
 ہر ایک کو ملامت نہ کرو کہ اس نے یہ شعر لکھا ہے کہ  
 ہر ایک کو ملامت نہ کرو کہ اس نے یہ شعر لکھا ہے کہ

ہوئے خط کیلئے جان بھی کیوں بے دخل  
 دیکھو مجھ کو جہاں گل نامش غم شیدہ بے گل

دین دنیا سے غرض کچھ نہیں عاشق کو تراب  
 ایک مشفق وہ رکھتا ہے دو عالم سے عزیز

امیر و مکر ہے گر مہر سی پہ ناز  
 جو زلف سید میں ہوا ہے اسیر

فقیر و ن کو بھی ہے فقیری پہ ناز  
 وہ کرنا ہی اپنی اسبیری پہ ناز

حکومت پہ ناز ان تھے جو اس قدر  
 گویا اور سب اور کا تفسیری پہ ناز

خدا نے جسے پیر و مرشد کیا  
 نہیں اور سکو کچھ اپنی پیری پہ ناز

مجھے دست بیع اپنا کرے تراب  
 کروں میں تری دستگیری پہ ناز

سحق کرے کھڑے ای بار جانی چند روز  
 منہ دکھاتا ہی نہیں اندر ہی چراغ و نور

بندہ مسکین کر لوں ترائی چند روز  
 ہے یہ گل خساری غنچہ دہانی چند روز

لاو گل بے رہی بلبل وانی چند روز  
 کرے مجھ سے بدظنی و بدگمانی چند روز

مبتلا ہم ہو گئی ترے قید بالا کو دیکھ  
 داغ دیے دل پہ میرے جسد پر منظور ہو

بہ گئے ہم پر بلائی ناگمانی چند روز  
 کچھ تو میرے پاس ہو تیری نشانی چند روز

یار تجھ سا قادر و ان ہمو کوئی پائین  
 کہی نے کی میری قدر وانی چند روز

ہر ایک کو ملامت نہ کرو کہ اس نے یہ شعر لکھا ہے کہ  
 ہر ایک کو ملامت نہ کرو کہ اس نے یہ شعر لکھا ہے کہ  
 ہر ایک کو ملامت نہ کرو کہ اس نے یہ شعر لکھا ہے کہ  
 ہر ایک کو ملامت نہ کرو کہ اس نے یہ شعر لکھا ہے کہ

دلو ان شاہ تراب  
 رو بہ منتظر  
 اس کے چہرے پر غم نہ ہو  
 اس کے چہرے پر غم نہ ہو  
 اس کے چہرے پر غم نہ ہو  
 اس کے چہرے پر غم نہ ہو

ہر ایک کو ملامت نہ کرو کہ اس نے یہ شعر لکھا ہے کہ  
 ہر ایک کو ملامت نہ کرو کہ اس نے یہ شعر لکھا ہے کہ  
 ہر ایک کو ملامت نہ کرو کہ اس نے یہ شعر لکھا ہے کہ  
 ہر ایک کو ملامت نہ کرو کہ اس نے یہ شعر لکھا ہے کہ



کیا نام خدہ اور دھری اور کی صدہ  
 کوئی فکر کرے جو جسے تو کیا کہتی ساریں  
 کوئی بند کو آتی میں کوئی جاتا ہر فارس  
 کیا نام خدہ اور دھری اور کی صدہ  
 کوئی فکر کرے جو جسے تو کیا کہتی ساریں  
 کوئی بند کو آتی میں کوئی جاتا ہر فارس

کیا نام خدہ اور دھری اور کی صدہ  
 کوئی فکر کرے جو جسے تو کیا کہتی ساریں  
 کوئی بند کو آتی میں کوئی جاتا ہر فارس

کیا نام خدہ اور دھری اور کی صدہ  
 کوئی فکر کرے جو جسے تو کیا کہتی ساریں  
 کوئی بند کو آتی میں کوئی جاتا ہر فارس

کیا نام خدہ اور دھری اور کی صدہ  
 کوئی فکر کرے جو جسے تو کیا کہتی ساریں  
 کوئی بند کو آتی میں کوئی جاتا ہر فارس

کیا نام خدہ اور دھری اور کی صدہ  
 کوئی فکر کرے جو جسے تو کیا کہتی ساریں  
 کوئی بند کو آتی میں کوئی جاتا ہر فارس

کیا نام خدہ اور دھری اور کی صدہ  
 کوئی فکر کرے جو جسے تو کیا کہتی ساریں  
 کوئی بند کو آتی میں کوئی جاتا ہر فارس

کیا نام خدہ اور دھری اور کی صدہ  
 کوئی فکر کرے جو جسے تو کیا کہتی ساریں  
 کوئی بند کو آتی میں کوئی جاتا ہر فارس

کیا نام خدہ اور دھری اور کی صدہ  
 کوئی فکر کرے جو جسے تو کیا کہتی ساریں  
 کوئی بند کو آتی میں کوئی جاتا ہر فارس

میں نے اس کے لئے ایک نیا کتب خانہ بنوایا ہے جس میں ہر قسم کی کتب جمع ہیں۔ یہ کتب خانہ میری خدمت میں ہے اور میں اس سے استفادہ کرتا ہوں۔

رحم کر با کر کے ہلبلیق نہ سب باغ کو چھو  
 بولم کا پر جی جی تدم تدم حسین  
 جو بیان تھو پگھلے کانی نہ با با شین  
 شرق تا غرب او شہو ہوا فایم شاہ

اسقہ فقیر از امی می بہا ہر تراب  
 جسکی ہستی سے نہو نام و نشان سوکوس

غم سے ہم کرتے رہو ناکہ دزار فوس  
 او سزا کیا بھی وعدہ کیا مجھ سے ونا  
 مرگو عاشق جو بگلا کاٹ کے لے  
 کھیو قاصد گرا حوال مراد پوچھے بار  
 دیکھ کر شکل تری لوٹ گئی خور و پری  
 بار کا تو سن چالاک تھا یا بجلی غصی  
 اشیان بیل بیتان جڑ جاس نہ کیوں  
 باغبان دیکھ تو کیوں غنچہ گل مرجھا  
 نہیں کر نیکا کی طرح وہ اب مجھ سے ناؤ  
 دیکھیں کس طرح لگی پار خد اخیر کرسد  
 جو کسی کو نہ کبھی انکھ دکھا ہر تھرا تراب

روایت سین منقوطہ

جسکی ہستی سے نہو نام و نشان سوکوس  
 اسقہ فقیر از امی می بہا ہر تراب  
 رحم کر با کر کے ہلبلیق نہ سب باغ کو چھو  
 بولم کا پر جی جی تدم تدم حسین  
 جو بیان تھو پگھلے کانی نہ با با شین  
 شرق تا غرب او شہو ہوا فایم شاہ

اور اس سے زیادہ کتب کی کتب خانہ میں ہے۔ یہ کتب خانہ میری خدمت میں ہے اور میں اس سے استفادہ کرتا ہوں۔









[illegible]

اور بہن کے کوتراب اپنا بناؤں شاہ  
عشق کا مہر تو شاہ و مہر ہی فقط

کارخانہ اس چراغاں کے سیلاب غلط  
ایک غلطی ہو کر کہے جزو ہوسا غلط  
آج مسیحی ہے بڑی ہے پانوں ساقی کا غلط  
کیون اس سارے جمہور کو کاؤ فر گاؤ خور  
اس طرف حسکا خیال آبا بیدار عقیل ہے  
غیر سمجھتا ہوا اور سو کھال اینا داعمی

قول گو نایان تو بجا ہو اور سزا پہل  
 غلط غلط منہ غلط غلط غلط غلط  
 جو و غلط غلط غلط غلط غلط غلط  
 قول و فعل او نکاح غلط لکھ غلط غلط  
 قاصد و سکی آمد آمد کی جنب لایا غلط  
 یار کے نزدیک ہو میرا تو سب کہنا غلط

واقعی جز حق نہیں کوئی اور مدار و معر تراب  
 ما و تو باطل ہے سب تیرا غلط میرا غلط

جو عاشق سے کرتا نہواختلاط  
ریقہوں سے ہے یار کی دل لگی  
مین پھرتا ہوں اسکے لیے در بدر  
جودا و مشرحت سے باہر نہو

مین کسطح اوس سے رکھون اربابا  
مرے دلکو ہو کسطح انبساط  
وہ گھر ہے کرتا ہے عیش و نشاط  
اوسے کچھ نہیں خطرہ بل صراط

وہاں حور و عسلماں طینکے تراب  
یہاں خوبرو لون سے کرجستماط

میں نے اوس دلدار کو مل لی یاری کئی خط  
راہ و رسم مہربانی دے دی ورنے ہو کمان

اوسو دل لیکر ہمارا کیوں آزادی کی شہ  
بیداروں کیساتھ ہوا دنگو خا کا سی کی

[illegible]

دہلی کے محکمہ کو منع کر دیا  
من نوچار و تلامذہ اور دھرم  
نہیں

<p>۱۰۳</p> <p>دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی</p>	<p>دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی</p>	<p>دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی</p>
<p>جائے آپ سبے کھسرو و عطا عشق نہ تھکے تھکے کیا غلط تو بھی دیکھو اوستے اگر غلط نہو ایک سب بھی اثر و اعلا وہ تو ہے بہترین سپہ و اعلا نہ پڑا وہ تری نظر روا عطا ہے وہ خوبون دین نامور اعلا</p>	<p>نہیں جیوڑون کا یار کا گھر میں لوگ سبے عقل کی تدبیر ہوش اور جاے کم ہو عقل تری تو نے مجھ پر بہت پرستے فسون دین و ایمان جسے میں دی بیٹھا میت تیری بھی لکھ لک جاتی تو نے مشہور راج کو نہیں دیکھا</p>	<p>دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی</p>
<p>بہت پیرو جوان تراب ایسے غش بین اوستے جمال پر و اعلا</p>	<p>بہت پیرو جوان تراب ایسے غش بین اوستے جمال پر و اعلا</p>	<p>بہت پیرو جوان تراب ایسے غش بین اوستے جمال پر و اعلا</p>
<p>عشق میں کون ہوا رنج و بلا کون جاندار سجا تیر قضا سے محفوظ رکھے عاشق کو خدا با نکی او سے محفوظ اپنے بیمار کو رکھ تلخ دوا سے محفوظ رہے کب بال تنگ کون ہو اس محفوظ تکے دنیا میں رہا کون دفعت محفوظ</p>	<p>رہون کو نکر میں ترے جو دغا محفوظ کیا عجیب لہو ہوا تو کہ غم سے زخمی نہیں بچتا ہے کی طرح ادا کا مارا حال عاشق پر نظر کر کے سخن شیر کہہ شمع چھیتی نہ اگر پردہ فانیں میں خشنے موجد دین یار کو غم لازم</p>	<p>دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی</p>
<p>کس طرح کہنے دعا میں نہیں اثر تراب ابا تلک ہم تو رہے تیری دعا سے محفوظ</p>	<p>کس طرح کہنے دعا میں نہیں اثر تراب ابا تلک ہم تو رہے تیری دعا سے محفوظ</p>	<p>کس طرح کہنے دعا میں نہیں اثر تراب ابا تلک ہم تو رہے تیری دعا سے محفوظ</p>
<p>لالہ و گل سے ہو وہ کب محفوظ جاد سے دیکھ کے ہوا محفوظ</p>	<p>لالہ و گل سے ہو وہ کب محفوظ جاد سے دیکھ کے ہوا محفوظ</p>	<p>لالہ و گل سے ہو وہ کب محفوظ جاد سے دیکھ کے ہوا محفوظ</p>
<p>دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی</p>	<p>دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی</p>	<p>دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی دوست بیل کو دیا غلطی</p>

تین گاہیل سوا کیونکہ ایاز تم یہاں دیکھو  
جوان و باطل مجبور ہیں کیا میں نہیں کہہ دوں  
بظاہر اس قدر کم و بدل ایسی کریم شمع  
ہر ابروی میں جلیج چھوٹی بڑی شمع

تراپ آفت ہر جوت میں تو جھپکے پتھریلیت میں  
ہوا سے خائف و لرزان ہمیشہ ہکھری ہر شمع

عشق تیرے گداؤ کو نہیں رکھی طمع  
پاکباز و نکو نہیں کچھ ہوس ہوس کنار  
سے غرض شک ہی ہوا دسکوئے عین طمع  
باغبان ادسکوئے سر و صنوبر کی طمع  
کیون کرین طلس و کنجاں شجر کی طمع  
نے ادھر کی ہر طمع اذکوئے ادھر کی طمع

میں تو فرزند ہوں اس ساقی کوثر کا تراپ  
جس سے ہر شخص کہہ رہا ہے کوثر کی طمع

دہر و گھر میں کینکا جیسا ہے مانع  
بے حجاب و سب بغلیہ ہو کیونکر عاشق  
مجھ کیانہ کیے اوسنے ستم کیا کہتے  
گو خفا مجھ سے وہ رہتا ہی ہمیشہ دہشت

باز آہر خدا خلق کے لئے سے تراپ  
کام سے اوسکے اگر خلق خدا ہے مانع

تو جھپکے پتھریلیت میں  
ہوا سے خائف و لرزان  
عشق تیرے گداؤ کو نہیں رکھی  
پاکباز و نکو نہیں کچھ ہوس  
سے غرض شک ہی ہوا دسکوئے  
باغبان ادسکوئے سر و صنوبر  
کیون کرین طلس و کنجاں شجر  
نے ادھر کی ہر طمع اذکوئے  
میں تو فرزند ہوں اس ساقی  
جس سے ہر شخص کہہ رہا ہے  
دہر و گھر میں کینکا جیسا ہے  
بے حجاب و سب بغلیہ ہو کیونکر  
مجھ کیانہ کیے اوسنے ستم  
گو خفا مجھ سے وہ رہتا ہی  
باز آہر خدا خلق کے لئے  
کام سے اوسکے اگر خلق خدا

فنون کا شوق نہیں ہے اس پر قسم دروغ  
بہر خدا انکس ہے اس پر قسم دروغ  
فنون کا شوق نہیں ہے اس پر قسم دروغ  
بہر خدا انکس ہے اس پر قسم دروغ













بہر حال نفس و شہوان

یہ تینوں ہیں طریقت میں ہلاک  
سلوک و جذب دونوں راہ حق ہیں  
تراپ اس کا شہر ہو جذب سالک

مجھے تو باہر تیری کر گیا مجھے تیرا کتبک  
بھلا یہ جو کوئی منہ سے ہوئی تو تیرے کون  
رہو غیر تو کہیں نہ تیرا شک یا دلو کو کوئی نہ کر  
میری جہیز تو نہ کر کے یا تیری ہر شے تیرا ہی  
انک سے پر تیری فی تو کرے شے کن ترانی  
وہ سورہ ہوئی پر تیرے لگا کر تیرے  
جہان تو فانی جا بسا ہو کی کو گزرتی ہے  
ولا ملہ یا مہر ہو جانک کے خلعت سے تو ہو جا

دیکھا کھڑا اوٹھا در اٹھ گیا منہ پر کتبک  
جو باز آتا نہیں ستم نہ ظلم و جو دغا کتبک  
کبھی آتا نہیں سے گھر ہو نہیں غم نہ کتبک  
بھلا تیری کردن تیری جہان تیرا کتبک  
یہاں جہی نہیں جانی پر گیا شہر کتبک  
میرا جی تو ہے ہو گیا غفلت جہان کتبک  
وجود دریا کو دیکھو کیا ہو موج جہاں کتبک  
خدا کی نشانی میں جو ہو جا پر گیا مست کتبک

مجھے تو آئی ہو دل پریت کہ عشق باری ہو و سلی خلقت  
وہ دام صورت میں فی بصیرت بھلا تراپ کتبک

حار یا بس چاہ سے عاشق ہو ازاد  
چشم نم کتبک کوئی گزیر غم سے  
ہے پسینہ عارض گل رنگ کا پر گلاب  
حرکت شاطر ہو تیرا دراد و سلی سب  
اوٹھ جلا کیون تم سے تیرا دامن کے

اتسو اسکے گرم تر ہیں او سلی خشک  
آستین سے اپنے کردی لے سکو اس پر خشک  
شبنم برقع سے کیوں کر تیرا ہو خشک  
اپنے کیا چلتی او پر پھرتی ہو جو پر خشک  
لگ گئی کیا تیری دہن میں کیسی گر خشک

یہ تینوں ہیں طریقت میں ہلاک  
سلوک و جذب دونوں راہ حق ہیں  
تراپ اس کا شہر ہو جذب سالک  
مجھے تو باہر تیری کر گیا مجھے تیرا کتبک  
بھلا یہ جو کوئی منہ سے ہوئی تو تیرے کون  
رہو غیر تو کہیں نہ تیرا شک یا دلو کو کوئی نہ کر  
میری جہیز تو نہ کر کے یا تیری ہر شے تیرا ہی  
انک سے پر تیری فی تو کرے شے کن ترانی  
وہ سورہ ہوئی پر تیرے لگا کر تیرے  
جہان تو فانی جا بسا ہو کی کو گزرتی ہے  
ولا ملہ یا مہر ہو جانک کے خلعت سے تو ہو جا  
دیکھا کھڑا اوٹھا در اٹھ گیا منہ پر کتبک  
جو باز آتا نہیں ستم نہ ظلم و جو دغا کتبک  
کبھی آتا نہیں سے گھر ہو نہیں غم نہ کتبک  
بھلا تیری کردن تیری جہان تیرا کتبک  
یہاں جہی نہیں جانی پر گیا شہر کتبک  
میرا جی تو ہے ہو گیا غفلت جہان کتبک  
وجود دریا کو دیکھو کیا ہو موج جہاں کتبک  
خدا کی نشانی میں جو ہو جا پر گیا مست کتبک  
مجھے تو آئی ہو دل پریت کہ عشق باری ہو و سلی خلقت  
وہ دام صورت میں فی بصیرت بھلا تراپ کتبک  
حار یا بس چاہ سے عاشق ہو ازاد  
چشم نم کتبک کوئی گزیر غم سے  
ہے پسینہ عارض گل رنگ کا پر گلاب  
حرکت شاطر ہو تیرا دراد و سلی سب  
اوٹھ جلا کیون تم سے تیرا دامن کے  
اتسو اسکے گرم تر ہیں او سلی خشک  
آستین سے اپنے کردی لے سکو اس پر خشک  
شبنم برقع سے کیوں کر تیرا ہو خشک  
اپنے کیا چلتی او پر پھرتی ہو جو پر خشک  
لگ گئی کیا تیری دہن میں کیسی گر خشک



Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory note, written in a cursive script.

Vertical handwritten text on the left margin, continuing the narrative or providing commentary.

تر اسب ار ستم تو و صریا رنگه خن سے ماتھ  
منا میر میرین سے لکھ لکھ لکھ لکھ

ہوٹل نمائیں میرا کس طرح اس سے الگ  
استیون رکھتا تھا اس میرا عمر لگ  
وہ تو رہا کتنی اک دم مرقوم الگ  
عشق نے مجھ کو کیا شہ محم الگ  
رکھو نہیں کیونکہ گل عینا کو شہنم الگ  
باری س دمن کو کیرا و لا و آدم الگ

حق فرمایا میں تو سب کین ہوں سب کے پاس  
کس طرح دیکھیں تراب اسکو دو عالم الگ

اوست شوق کو ہی عاشق لاچار لاگ  
دیکھو اوست نہ کتنا کہید طبع ان تر  
تورڈا لی بن قفس اسنے کی پر شہیت  
یتری کوچی میں مسلح ہونہ آؤن کیونکر  
یہ تو مانگی ہو چرمانہ وہ دی ہو گالی  
ماتھ میں اس کے جو دار و تری سبار کی

چین آرام گئی دل سے تراب اسنے تمام  
نمے بطرح گئی اسکو کسی بار سے لاگ

Handwritten text at the bottom of the page, likely a conclusion or additional notes.





وہ کیا داغوں سے بیاں کی ہیں بلے بلبل  
 ادا طس کرتی ہے کیوں اس کی دیکھ گلاب  
 دیکھو ایرکین گلچیں تو نہیں آ پونچا  
 نہ مرنے دیکھ نہ زخمی کہ نظر آتی ہے  
 بھر گل کی قدمبوسی کی تیر ہے یہ  
 شان برنگ کے تو کیا بھول کی بی بی  
 خواب میں مجھ کو وہ کلفنا م پر دیکھ اگر  
 اگل لالے کی مکتی ہی جن میں بی بی  
 باغبان سے تو تو راہی نہیں تھے سے گل  
 بلبلین لاتی ہیں آسین نین ڈر گل کا  
 گرتے ہیں خاک پر جو جھڑکے چمن کے لہڑے  
 جس طرح چاہے گلستا انکو فلم بند کرے

آیہ بھولون کو نوجھاتی سے لگا بلبل  
 پھر شبنم سے ہیں بھولون کی بلبل  
 کرتی ہر شور و شغب شیون سے بلبل  
 ہیں ترے چو چلی دنیا سے نرا بلبل  
 تو کہتے کہ دوسرے بھولون کو جھٹکا بلبل  
 اوسکی ہیں تجھے بیسپا ہننے والی بلبل  
 پھر تو گلشن کدیرن انکھنڈا بلبل  
 اوڑکے آج اپنی پرو بال سجائے بلبل  
 کیوں تو صیاد کی کرتا ہو جالے بلبل  
 کیا لڑائی کے لیو بارنے پائے بلبل  
 بکھر ہی گل کی تو آنکھوں سے بھٹکا بلبل  
 خط گلزار سے لکھتی ہے قبائے بلبل

کیا ہو اکل جو جوے طرہ دستار تراب

خانے حوے ترے پانوں کے چھائے بلبل

گیا دل ہاتھ سے میرے گیا دل  
 نہو دے یوں کسید کا بہت ملا دل  
 اگر ہے تو ادسیکا دیدہ یا دل  
 تو موتا کیلے مجھ سے جڑا دل

عزیز و عشق میں بدبھیٹ پیا دل  
 اکیس جون مراد مل بہت ملا ہے  
 کوئی دشمن نہیں عاشق کا ہرگز  
 وہ دلبر گر جدا مجھ سے نہوتا

جہاں کو نشانہ جانے غلط ہے  
 جہاں کو نشانہ کیا آتش ناواں  
 جہاں کو نشانہ کیا آتش ناواں  
 جہاں کو نشانہ کیا آتش ناواں

وہ بڑی ترے  
 وہ بڑی ترے  
 وہ بڑی ترے  
 وہ بڑی ترے

رویف لام  
 رویف لام  
 رویف لام  
 رویف لام

عاشق کی بڑی ترے  
 عیش کی بڑی ترے  
 عیش کی بڑی ترے  
 عیش کی بڑی ترے

کون چھوڑ دے دیوار کس کی ہوتی ہے  
 کون چھوڑ دے دیوار کس کی ہوتی ہے  
 کون چھوڑ دے دیوار کس کی ہوتی ہے  
 کون چھوڑ دے دیوار کس کی ہوتی ہے

سو دانی ہون کردن اوں کا خیال لاتا ہوں وہ ناز بھری حال کا خیال رہتا ہوں ہر قدم پر جس نال کا خیال کب عشق میں ہوا اور مہول کا خیال تا چند رکھوں لبت کو ارسال کا خیال	تپتی ہو میری آنکھ کی عارض کا سکہ تل ہوتا ہو قطرہ قطرہ روان چشم و شکر گیا خوشخام نامت میں زون یار کا اپنا تو ماہ و سال رخ و زلف یار ہے عمر دراز جا ہے فکر دراز کو
---	--

آئی ہو خوب دل میں خجالت ہی تراب  
 کرتا ہوں اپنے جب برے اعمال کا خیال

یار درمرا گیا نہیں کرتا ہوئی سچ پیش کیون نہ ہو عاشق پر غم چرا کا بد زار دور ہو گھٹو تو جینا کھن جو ایک پل آنکھ کے پر بس آنسو سے جھٹ آرزو کل چار چشم اس کے کھڑا رہ کر کھجکا عمل زخم تیغ و تیر منہ پر کر اور سیدالشر کل دیکھنا پیچھے نہ رہا امی مسافر اگلی چل و لگو اپنی سیر و سوس گھری کی بدل	نہر کھا کی مر گیا اک درو مند سحر کل مر کر کوئی جیتا نہیں ت میں میر میں برین لبر ہو اند نشہ نہیں کچھ موت کا منہ دکھا کر جھک جو میں گیا چلین میں ایدل آشفقہ گر مشتاق ہو دیدار کا نوک ڈر گانہ زار بر و خم سر منہ پھیر کار و زان کچ کر تا ہی تو کتا چرس دوستی میں فی گڑھی ہے بدلی ہو گیا
---	---

جب تصور اس گل خندا لگا کرتا ہوں تراب  
 دل مرا کھلتا ہوا ایسا جیسے بھولے کو ل

جو ہواں گناہم او سکا دیوانہ کا بھول  
 وہ جہاں دار الجزائر ہی یہ جہاں العمل

کی جلتی ہو تانہیں دین مقابل  
 کیون دے ہو ان شہید میں مقابل  
 اک نال بیل کے تو سو خندہ گل مقابل  
 بیل کا بیل ہو گلشن در مقابل  
 دسواں سے دامن کو جھلکا وہ مقابل

دیوان شاہ تراب  
 ریف لا

کون چھوڑ دے دیوار کس کی ہوتی ہے  
 کون چھوڑ دے دیوار کس کی ہوتی ہے  
 کون چھوڑ دے دیوار کس کی ہوتی ہے  
 کون چھوڑ دے دیوار کس کی ہوتی ہے

۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲



[illegible]

وصف میں اوسکے زبان ہوتی لال  
ہا ہیے سر سبز سر و نوناں  
دو ہونٹوں سے سببِ بچ و ملاں  
چاند کے ہالے کو دیر بے گوشاں  
کچھ اوس پر تصدق جانِ مال  
ابر و قسماں میں رشکِ ہلال  
اک قدم پاوے اگر باہر نکال  
برق کا اک جانتھ نہ تھا محال  
یہ جیسا پاوے کمانِ چشمِ غزال  
عالم بالا کا کچھ پوچھو نہ حال  
اوس کا بالا پن ہے مجوزی پال  
حسنِ بالائی پر سببِ احتمال  
اب ہی بڑھ جائے خوشی سر و نوناں  
اوس سے اگے بڑھ چلے کسی جاں  
مجھ کو خوش لگتی ہو اوسکی ڈیر ہی جاں  
اوس سے نکلے کس طرح شوخی کی تاں  
جس طرح ہو آمد و رفتِ خیال  
جس طرح سے سیف کی دمئی ہو ڈال

ایک گلت  
 ہو گئے جو گئی گناہیں  
 بھولی صورت پر لہا اور سکے  
 وہ تو اپنے ذہن میں ہے صاحبِ خیال  
 جو بیان اپنی چھپا ہائے غافل  
 خود بردار ہے تو ہون کے خال  
 من پر ہے نہیں خود ارجاں  
 سچو احسانِ تمہیں خود ارجاں  
 مولیٰ لام  
 دیوانِ شاہِ چراغ

یاد داری بابتین اوسکی جناب بی بیو  
 محول جانا تو نہیں پتا تیں اوسکی مقال  
 حرفت کم گوئی پر منت اوسکی کرد  
 ہے محراب سخن دہن شیرین مقال  
 کند وادس سے لول و بالا ہو تو  
 منت سے آواز بلند اکون نکال  
 دل آلودہ تو جوان بوسے بزور  
 کیا کرے صاحب بدل چوہر سال  
 ایسے میں اوسکی صورت ویکھو  
 کچھ بنی نہیں اوسکی مثال  
 یہ تو ب

دور کی اس میں میرا حال  
منصفانہ اور سچی بین دینا ہوں یاد  
بر نظر آیا جسے یوسف کا بالی  
کہ گئی باون من جواب ہم کو ال  
مت کرنا غصے کوئی اس میں جلال  
یار داد سلو میں نہ تھا تاب تو ب  
میں نے کچھ کہی نہیں اسکی مثال  
ایسے میں اوس کے چہرہ سال









میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

پہچنے میں تم کو پہچان کر رہا ہوں۔ یہ کوئی دیکھے تری پوشاک کی یہ نچھ اندر نے دل لہا بنا یا چمن کر لال رنگارنگ سا پورے تراپ ایسا نہ بھولا جان مجھ کو	مجھے سے گلبدن کہنا مسلم ابراج سن کا۔ ہے اور سیالم بے شاد میں تری شامان ہم نئی چھپائی دیکھلا ہلو ہر دم میں تیرے روپ سے ہوں مجرم
--	--

بہرنگے کو خواہی جسم میں پوش کہ من آہ جب ملوہ قد سے شناسم	۱۱۳
---	-----

برہنہ میں رہتے دین کی پکار کو ہم زلف نال اپنا نہ کھلا مرغ دل کو مت چھنسا اے جہیز توئی او جارا فیل گھر جسطح باندھ کو دل کو درویشی کا حل میں نگہ مختص ہر قدم اپنا سمجھ کر گھڑی جس پرستی بھی ہے خالی از حکمت میں وہ تو ناگن کھلے دوستی سے اور کھاتی ہی بل ہم سے چھپ کر جو بیان آئے تھو وہی گوئی	اپنی میں کھانی کو راہی گالیان کو ہم کیا نہیں سچا ہن دامن اور دانی کو ہم عش میں آباد کر رہی میں دے کو ہم کھجے کیونکہ مقبلا سے دیوانے کو ہم سر پہ توڑی تری شیشے اور دانی کو ہم ایک دن مسجد بنا دیوینگے تجھے کو ہم زلف چان پر لگا دین سطحی تو ہم ہنگے یان سے بھیجے دے مر جائی کو ہم
---	---

سو نہ پروانے پر دیکھا سمع کو روئی تراب شمع پر پروانیا ایک پروانے کو ہم	۱۱۴
---	-----

جان پہ پر بھی میں عاشق ناگرم سر مری مری موت کی بازگرم
--

روسیہ  
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

دولہ  
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

دولہ  
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
میں نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے











کون تو پھر تاسے ساغھ ساغھ  
سائے میرا ساغھ ساغھ  
نہا تو باغیان میں جہاں تون  
نہا تو باغیان میں جہاں تون

دو عالم سے نری خسار کا حلقے نری لہو نری  
کسے جرات ہو تو کسے لڑائی یا سے میرے  
چندین باغبان صیار کو آؤندی ہرگز

پہر جیسے سلمان ایک دہندہ گھیر میں  
اولیٰ بتا چو صف کی صف دکھو کہ جو کسے میرے  
خلل نہجا بڑکا پھر عند لیو کی بسیر میں

تراپا دس لاقیتیں سو لڑا ہر ضائقہ جسکو  
وہ کب غفلت سے نر تار ہے تعین کے بلکے میرے

اودھرو می ظالم دگر ہی تو لڑی تھی میں  
کہ میرے پیرے قتل پر باندھی سو ہم اندھ  
ہوئی آخر کو و می روانہ تھی لیکے کچھ سودا  
کرین کس کس سے جگا لکھیں کس کا شکوہ ہم  
تقیب کی و اور ہم ہوں اتنی دور کیا کیجیے  
کہ صبر ہو وہ متوجہ کہ ہر اکھیں ملا دی وہ  
سناجے ہر بلبل بیان آ نکا کل وہ گل

تراپا اس سے کہدیا سمجھ کے بان قدم رکھے  
ہمان کتنے برہمن توڑ کے زقار بیٹھے، میں

کیا ستاون کسان میں جاتا ہوں  
غیر سے یہ کسانیں جاتا  
لوگ دیوانہ جان کے مجھ کو  
باغ چھو لاچمن میں آئی بھار

تو جان ہو وہاں میں جاتا ہوں  
یار کے پاس ان میں جاتا ہوں  
چھپڑنے ہن جان میں جاتا ہوں  
پھر سو بوستان میں جاتا ہوں

دو عالم سے نری خسار کا حلقے نری لہو نری  
کسے جرات ہو تو کسے لڑائی یا سے میرے  
چندین باغبان صیار کو آؤندی ہرگز  
پہر جیسے سلمان ایک دہندہ گھیر میں  
اولیٰ بتا چو صف کی صف دکھو کہ جو کسے میرے  
خلل نہجا بڑکا پھر عند لیو کی بسیر میں  
تراپا دس لاقیتیں سو لڑا ہر ضائقہ جسکو  
وہ کب غفلت سے نر تار ہے تعین کے بلکے میرے  
اودھرو می ظالم دگر ہی تو لڑی تھی میں  
کہ میرے پیرے قتل پر باندھی سو ہم اندھ  
ہوئی آخر کو و می روانہ تھی لیکے کچھ سودا  
کرین کس کس سے جگا لکھیں کس کا شکوہ ہم  
تقیب کی و اور ہم ہوں اتنی دور کیا کیجیے  
کہ صبر ہو وہ متوجہ کہ ہر اکھیں ملا دی وہ  
سناجے ہر بلبل بیان آ نکا کل وہ گل  
تراپا اس سے کہدیا سمجھ کے بان قدم رکھے  
ہمان کتنے برہمن توڑ کے زقار بیٹھے، میں  
کیا ستاون کسان میں جاتا ہوں  
غیر سے یہ کسانیں جاتا  
لوگ دیوانہ جان کے مجھ کو  
باغ چھو لاچمن میں آئی بھار  
تو جان ہو وہاں میں جاتا ہوں  
یار کے پاس ان میں جاتا ہوں  
چھپڑنے ہن جان میں جاتا ہوں  
پھر سو بوستان میں جاتا ہوں



14

۱۷۰  
 ہونہ جہاں قتل و کشتار ہو رہا ہے  
 میں جس سے لگتا ہوں وہ بڑا دردناک ہے  
 جو یہی کہتا ہے کہ میں نے  
 ایک ذات انسان کی ہر چیز دوزخ میں  
 بھرا

کہے کون اس شکر سنگ بہر نکل گئی | وگرنہ سحر میں پیر ہزار دن جا جائی ہیں

یہی کہتے ہیں اوس سے اب اتنا ہو پوچھو اب  
ہم اوس کے پاس جسدِ جنگشہری میں ان جاہلین

پس میں کسی غامضی زودی میں آج ہو گیا  
بھلا کیونکر نجات کی اور تھیں اس کی مراد  
چمن میں یا رکھ لیا لگا ہی ہندو مت پر  
مزمدمی ہو کر اور جھوٹے آؤں کی میں بیج

ترا ب اب کیون نہ جل عین کے سپر دانہ تری عینے  
ہزاروں شمع محکمہ ہر تری اگر کھڑی جلیان

گلی میں اس کے لڑیاں تھوکی ہیں نہیں تھیاں  
 سچو کا فروستی اور کچھ بھاتی نہیں دنگو  
 دکانی بار فی جب تیج ابرو اپنی اکھو نکو  
 مسکے جان ہیں ہار جو ناز کی کد گھر خان ہرم

ہوئی ہیں فریش ہاؤسکی ساہو شکر کی لڑیاں  
 بتو کی صورتیں یارب اوسے جگ نظر پڑیاں  
 پلک رحو نشوخی سے تنک محمودی نہیں تھیاں  
 نہیں سقید خوبان مہن نراکت کی گلی پڑیاں

ترا اب کھنوں پر دل کی بیوی بزمِ آبیٹھا  
تہن معلوم کر کہ حشر خوشنواؤں سے جا لیا مان

صید ہو بندہ جائیگا اکدن کسی قدر کہین  
لیا ملا جو شیشہ صید میں ان صید کا ہے  
اوس منہ کو کوئی اندر کہے کیا جائے

ہونے کا فقدان ہو گیا ہے۔

یان قس دیان نواز غیر س قریان  
 کو خیرین بجا س قریات گهرین تر س  
 ہوا خدا داد س دم کی دوش س قریان  
 ادھا ایں قریات کو ذہور و کھلا د  
 حجاب اتنا د کہ محبت نری فقور قریان  
 تو خال بنو قدم کی دوش کو عجب کند رکا

۱۔ **پاکستان** کے لئے  
 ۲۔ **پاکستان** کے لئے  
 ۳۔ **پاکستان** کے لئے  
 ۴۔ **پاکستان** کے لئے  
 ۵۔ **پاکستان** کے لئے  
 ۶۔ **پاکستان** کے لئے  
 ۷۔ **پاکستان** کے لئے  
 ۸۔ **پاکستان** کے لئے  
 ۹۔ **پاکستان** کے لئے  
 ۱۰۔ **پاکستان** کے لئے

[illegible]

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰











گور کی گھڑیہ اوٹھا زلف کو پیار نہ کہین جی سے ست چاہو کسی شخص کو گھائل کرنا کون کتنا ہے تجھے شخص مرین بد نام کیا یار شاطر نہ بہت خوب توں ہو ڈرتا ہوں یار و دیوانہ بناؤ نہ مرے دل کو ستم ڈوب جانے کا سد اخوت و خطر تیار ہی اسیچ یار سے ملنے نہیں تیار ہوں آؤ سے سلنے یار کے اس واسطے رہتا ہوں گھڑا	دل زخمی کو مری چاندنی مارے نہ کہین چوٹ گجائی میان دل پہ تھارے نہ کہین ڈر سی ترے گئے عاشق تو پیارے نہ کہین عشقا زین تو دل ایک بار نہ کہین پیریاں بانوین کوئی دالو ہمارے نہ کہین گھر بنا دے کوئی دریائے کنارے نہ کہین مدعی میری بی بی بات بگاڑے نہ کہین غیر کا نام نہ سے مری پکاری نہ کہین
---	---

گھر تو لایا ہوں تراب اس کو یہ دھکا می تجھے پھر خفا ہو کے گھر اپنے وہ سدھاری نہ کہین	۳۷
--	----

یار و گورے کہ پہ اوکے زلف اب گھیری نہیں یار کے لگے پلک میری نہیں گئی کہی و کہ دیا اکھن تو مجھ کو دیکھ کے اس کا حال کیا سمجھ کر انا صا دل او سطر سے پھر لون ایک کو نادائیں دیکھے ہے ہم تو ایک ہی کیون کتنا ہے مگر مگر میرے جلوہ سر خدا ایسی باتو نہیں وہ سدا دل لے گا تراب دھان سے جو میان بر سفر نکلا اکھن	چاندنی نکلی ہو دیکھو ات اندھیری نہیں دیدہ مشتاق کو دیدار سے سیری نہیں لے دل شیدا بہان نصیب کبھی تیری نہیں یار نے سیری طرقت اکھ کچھ پھر ہی نہیں وہ تو ڈھیر ہی ہمارے اکھ کچھ پھر ہی نہیں میں نہیں تو نگا کیجیے اب سیری نہیں دلریا ایسا کوئی سان نقیری نہیں کوئی دین کو چھوڑے سب کو کوئی نہیں
---	---

جس وقت کہتے ہیں کہ چاندنی مارے نہ کہین  
چوٹ گجائی میان دل پہ تھارے نہ کہین  
ڈر سی ترے گئے عاشق تو پیارے نہ کہین  
عشقا زین تو دل ایک بار نہ کہین  
پیریاں بانوین کوئی دالو ہمارے نہ کہین  
گھر بنا دے کوئی دریائے کنارے نہ کہین  
مدعی میری بی بی بات بگاڑے نہ کہین  
غیر کا نام نہ سے مری پکاری نہ کہین

جس وقت کہتے ہیں کہ چاندنی مارے نہ کہین  
چوٹ گجائی میان دل پہ تھارے نہ کہین  
ڈر سی ترے گئے عاشق تو پیارے نہ کہین  
عشقا زین تو دل ایک بار نہ کہین  
پیریاں بانوین کوئی دالو ہمارے نہ کہین  
گھر بنا دے کوئی دریائے کنارے نہ کہین  
مدعی میری بی بی بات بگاڑے نہ کہین  
غیر کا نام نہ سے مری پکاری نہ کہین

جس وقت کہتے ہیں کہ چاندنی مارے نہ کہین  
چوٹ گجائی میان دل پہ تھارے نہ کہین  
ڈر سی ترے گئے عاشق تو پیارے نہ کہین  
عشقا زین تو دل ایک بار نہ کہین  
پیریاں بانوین کوئی دالو ہمارے نہ کہین  
گھر بنا دے کوئی دریائے کنارے نہ کہین  
مدعی میری بی بی بات بگاڑے نہ کہین  
غیر کا نام نہ سے مری پکاری نہ کہین

144

اس سے حال ازل  
 کی ہے زیادہ نہیں کوئی تار  
 جو تار اب اس سے اب ہے ہوتی نئی پہچان  
 کون سے تو ترا کہ ان سے کون  
 مجھ سے کہنا ہے جان بوجھ کر  
 اس سے کمال ہو کچھ ایک  
 اس سے کون سے کو سوچنا بارو  
 دلین بون چہ کی زبان  
 ۱۳۶

دکنو ایسی دلیق ہے کہ چین کے زمین  
 ایک بھی سیدھی نگاہ اوسکی نہیں پڑتی اور  
 یار سے میری برآمد کیوں تو کہنا قریب  
 خود بخود دیا رہے اوسکی ہکو نیز اسی کوئی  
 مجھ و وصل اب نو برابر ہو گیا یا سچ ہو  
 ہمیشہ کوئی جانی نہ جانی نہ مانی ہکو کاش

یادہ اس سے تم رکھائی مت کرو اس سے تراب  
جی کرو جانے کو یہی اس کے بہت ہی کم نہیں

آماجنا جب میں خود کو بانی مکتبہ نہیں ہوں  
یوفاکونی او بیوگا میں دفعا جسے ہوں  
دلبری کرتا ہوں سب کی گو دل آزار نہیں ہوں  
میکید میں عشق کی دیاں یک ہشمار نہیں ہوں  
میں تو بد عمو زلف کا نکا سیکار نہیں ہوں  
چھٹن گیا بیٹھ یوں میں نہ تو بانی مکتبہ نہیں ہوں

مگر وہ عاشقانِ شہرِ دربارِ دہلی میں  
 لونِ اوس سے کہ سکے یہ تو غلط کہتے ہیں  
 مجھ پر حق کچھتے ہیں ناشقِ ستمگار کی نام  
 یکے جامِ عشقِ خود ہو گئے فراتِ دوس  
 شیخ پائی تو نے یہ قیدِ شریعتِ صلاح  
 لہنِ ابھجناں سے مجھ کا لہجہ خفا

ماں اپنے حسن و خوبی پر نہیں جھکے تیرا باب

میں تو ایسے نازنین کے ناز برداروں میں ہوں

رو کے لیے خدا کی امان  
ہوں خم و چم پر تیرے مین و شرابان

ہانسکے جیادٹھم جلاوہ راحت جان  
اے کمان ابرو اسطاف پیمرو کیم

[illegible]

دیوان شاہ تراب  
ردیف نون

خوشنود و دیوان آفریننده  
 سبب طرفدارانیکه چنان  
 بین اوسکے سب طرفدارانیکه  
 کوئی دوا دیکھ کو نہا جو  
 خوشنود و دیوان آفریننده  
 سبب طرفدارانیکه چنان  
 بین اوسکے سب طرفدارانیکه  
 کوئی دوا دیکھ کو نہا جو

[illegible]



کلیکھا اور سپنا جب کبھی میری آنکھیں بند ہوں تو مجھے یہی خواب آتا ہے کہ میں ایک عورت کی طرح ہوں جس کی ہر بات پر دل کا دل ہوتا ہے اور جس کی ہر بات پر دل کا دل ہوتا ہے۔

ہجر میں فاصدم می جا ہے تنہا اوسکویاں لے اندم رہنے کرے عشق نے ہلو کیا سحر انور بقیہ ارمی میں کئی ہے رات دن اب تو بھائی لذت سیر و سفر جو فحاشت کر کے بیٹھا اپنے گھر	بات کہنے کی بہی قدرت کہاں مجھ کو جانے کی وہاں طاقت کہاں دیکھیں لجاتی ہے یہ وحشت کہاں چین کسکو کہتے راحت ہے کہاں گوشہ عزلت کہاں علوت کہاں اوسکو پروا ہے درو زلت کہاں
--	--

کیون نہ درویشی میں غم ہے تراب اسقدر آرام و بہشت کہاں
---

گویش کا سکود می صورت بڑنی کھلا ہیں کہتے ہیں میں تنگ سب وہاں نکیر نکیر حشر میں غمناک کہے بکار کجے کیون نہ غم و کرم کا ترے اوسکو سرا یاد بڑنی ہر گنگار و نکو جنت تری نہر کی تنگی و تاریکی سے اوند کو ڈر کہاں	روح جیسے ہوتی ہو دیو فرستے آؤ ہیں جو خدا واسے ہیں نام خدا تھلاؤ ہیں کیا ہوا اگر عاصیوں میں آپ کو بیان ہیں وہی فہم میں ہے محبوب کی کھلاؤ ہیں وہی سب خطری عذاب کو کہے سنا ہیں جو بہان جبر میں بیٹھے ہیں نہیں بھلاؤ ہیں
---	---

بندگی مولیٰ کی ہے کچھ نہیں ہوتی تراب دعویٰ اوسکی بندگی کا کہا کرین شرماؤ ہیں
---

مرے دل پرہ رات و سو درو ہیں کرے وہ آرزو سے ساعیر عشق	جو تھکے اپنے زین گدے سے لیے ہیں پیالے زہر کے جسے پیے ہیں
---	---

وہی خواب آتا ہے کہ میں ایک عورت کی طرح ہوں جس کی ہر بات پر دل کا دل ہوتا ہے اور جس کی ہر بات پر دل کا دل ہوتا ہے۔

وہی خواب آتا ہے کہ میں ایک عورت کی طرح ہوں جس کی ہر بات پر دل کا دل ہوتا ہے اور جس کی ہر بات پر دل کا دل ہوتا ہے۔



گر مداح چرمہ سہوا دست دین  
 نوشاہ کبھی بیٹہ کوئی جیسے مایہ نین  
 بنو دو کوئی نظر نہ پڑا خافتہ من  
 فاسق نو جسے ملتی ہر لذت گناہین  
 کبت کاس پھنسا میر گناہین کی چاہین  
 تاثر مونی کچھ بھی اگر اوسکی آہ میں  
 ہفت اسان بہت ہیں اوسکی نگاہین

کس طرح کہے او سکھو جلا سائے خدا  
 دنیا کی سلطنت کو سمجھتے ہیں لو فقیر  
 چٹا سیکہ نہیں پایا سیکو آہ  
 تقویٰ برائے شیخ نمکے سطح خودوق  
 اک روز جلدے درم خرابات کی تو بیٹھ  
 عاشق کا حال مایگی دن تو پوچھتا  
 ہفتان حق سے جسکی ہوئی نظر بلند

بیان کیوں نہ ذکر یاد ہمیشہ رہے تراب  
 کرتا ہوں نفی غیہ میں ہر لا آلمین

کیا سمجھو ڈالیں تیس پانچ نہیں بھیرین  
 کلاو مار دیان آلو نیادی مچھریں کھد  
 میں سے کیا کہوں بار نہیں کہہ نہ پاتا ہوں  
 زبانی اس کے کیا کہتے سرائے لکھیا کیمیر  
 چمن میں آئے جہ گلابین بند قبا کھو  
 نہل میں لہریں سیر کمانی کا مرقع ہے  
 تو بڑا تھ سے عاشق یہ گرا گرا دارا ہے  
 اجل آئی ہو کسی کوں سوچو چار شرم اس سے  
 مری خواب پریشان کے کل کہنے لگا کھو

وہ مجھ کو ہر ماہ چن لین لیلیٰ نے بھیرین  
 زیادہ اس نے کیا ہنگی سے عاشق کی نفیرین  
 وہ کشتا جو مجھے تیر جی میں جاتی ہیں تیریں  
 کچھ جاتی ہیں تقریریں کچھ ہنسی ہیں تحریریں  
 روانی کیوں نہوں میل گریبان کیوں نہوں  
 بھری ہیں اس میں نگارنگ کیا لوگو کو تھیریں  
 جنازہ میری بر جلی سکے جا کہ گد جا کہ گھیریں  
 وہ کہہ کر چشم کھنٹے ہو مجھ کو منگی شہیریں  
 کوئی کسار کہ کبت شرفا ہو منگی بھیریں

بازار کو چھوڑ کر  
بازار کو چھوڑ کر  
بازار کو چھوڑ کر

بازار کو چھوڑ کر  
بازار کو چھوڑ کر  
بازار کو چھوڑ کر

گنج منہنی کا ہے نامو حسیان  
بار دار فی کو حسیان چا  
ہر جگہ مجھ کو سو مجھ بڑا نا ہے  
حال میرا کوئی خسر کے لیے  
ہے وہ مانی داغ و نازک طبع  
سن کے دم کھائیگانہ بولے گا

دیکھتا ہوں میں اوسکا نور عیان  
سے تجھ سی کوہ طو عیان  
وہ پرچہ رہ رشک حور عیان  
ست کرے یار کے حضور عیان  
بلکہ سزا قدم خسر و عیان  
ہو گا پیر ایک دن فر عیان

یار تجھے تراب کیون نہ کرے  
مشتن ہے خود ترا قصور عیان

۵۳

وام میں بلبل کو گلشن کی خبر ملتی نہیں  
جسکی قسمت میں پڑا عشق از در ذلیل  
افتا و سلی سسطح لہو اٹھ کر کیا کیجیے  
آؤ کھاؤں تجھ کو زیاں آنسو کو بے بہا  
بلی و شیریں کیا اوسکو کوئی نہیں ہے  
لے غم حیران تو کیوں اوسین عاشق کے نہان  
اوس لب لہے کہا کل مجھے نافع ترش ہو  
اہ دنیا کو نوکیو نہ تلاش سبب زور  
اس زمانہ میں تو ہر ہر کو سے دو فیصلیہ  
یار و غیرہ کی طرف کسوت ہو اوسکائیاں

گل کی خوشبو کی طرف باو سحر ملتی نہیں  
راحتا و سکواں جہانیں ہر جہتی نہیں  
سُض کی کوئی دوا کا گزرتی نہیں  
ہو ہری ایسی کہیں ملک گہر ملتی نہیں  
جن پرچہ سے کوئی شغل بشر ملتی نہیں  
کیا تجھے کوئی ادب جواب مختصر ملتی نہیں  
کیا میری لب چھٹ تجھے کان شکر ملتی نہیں  
اوسکو آسا لیش ملان در بزم در ملتی نہیں  
کون کہتا ہے کہ روزی کی ہر ملتی نہیں  
یار سے فرصت جیسی نہیں ملتی نہیں

بازار کو چھوڑ کر  
بازار کو چھوڑ کر  
بازار کو چھوڑ کر

بازار کو چھوڑ کر  
بازار کو چھوڑ کر  
بازار کو چھوڑ کر

بازار کو چھوڑ کر  
بازار کو چھوڑ کر  
بازار کو چھوڑ کر

<p>۱۳۰</p> <p>کشتار دیگھون اسی اداسی</p> <p>قاصد از ہر ضد ابھرتے ہیں</p> <p>حال میرا دوس سے کہی نہیں</p> <p>دل کی باتیں ہوا ابھی نہیں</p> <p>عشق میں ہوا ابھی نہیں</p> <p>کسی سے دعا کی دم نہیں</p>		<p>یوں سے عیال میں لیا ہوا ہے</p> <p>موجوں پہ ہوا طوفان سزاوار</p> <p>گھٹاں کا تو دم تو کس طرح</p> <p>سزاوار نہیں تو کس طرح</p> <p>کھائی ہو تو کس طرح</p> <p>دور احسب کس طرح</p> <p>رکھتا ہے کس طرح</p> <p>خیر کی گون پہ چلا جھوٹی شبانی</p>	
<p>کیا بہادر ہیں یہ سالار ہیں شیر جنگ</p> <p>جنگ و قت جنگ تلوار و سپر تین</p>		<p>نفس کی اصطلاح سے کہی نہیں</p> <p>بے شکست نفس آثارہ ظہر ملتے نہیں</p>	
<p>جس کی زبان پر چون خیزات نام شیرین</p> <p>فرخ و دہشتوں پر کہوں جا کے سیکھتا</p> <p>میں کسی کہی تو ہونی ہشت کی دھار و تلی</p> <p>انعام خوب دیا منہ اس کا جوم لیتا</p> <p>کب نہ ہر کا پیا لافسرا دوش کرتا</p> <p>اوسے مزہ نیا با شیرین کی چاہ میں کچھ</p>		<p>ایک کتب سن سے غیر از کلام شیرین</p> <p>ہوتا گذر جو اس کا واسطہ ام شیرین</p> <p>اک دن نہ کو کہن کو پوچھا سلام شیرین</p> <p>قاصد گروہ منتنا کچھ بھی پیام شیرین</p> <p>خسر اگر نہ پتا ہنس ہنس کے جام شیرین</p> <p>رکھا خدا فی اوس کو نت تشہ کام شیرین</p>	
<p>شیرین کی بندگی میں کہیے تراب کیا حرون</p> <p>خسر و بھی ہو گیا غصا دل سے غلام شیرین</p>		<p>غیر و زرات بار شاطر ہیں</p> <p>جسطح چاہو اس طرح جی تو</p> <p>جس کو دیکھا سو ہو گیا مغنون</p> <p>گو چھپانے میں عشق اپنا ہسم</p>	
<p>بہر رکعتی ہیں اصل دین سے تراب</p> <p>بار کی زلف سخت کا فسر ہیں</p>		<p>بہر رکعتی ہیں اصل دین سے تراب</p> <p>بار کی زلف سخت کا فسر ہیں</p>	
<p>بہر رکعتی ہیں اصل دین سے تراب</p> <p>بار کی زلف سخت کا فسر ہیں</p>		<p>بہر رکعتی ہیں اصل دین سے تراب</p> <p>بار کی زلف سخت کا فسر ہیں</p>	
<p>بہر رکعتی ہیں اصل دین سے تراب</p> <p>بار کی زلف سخت کا فسر ہیں</p>		<p>بہر رکعتی ہیں اصل دین سے تراب</p> <p>بار کی زلف سخت کا فسر ہیں</p>	



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰

کس سے ملنے کا کروں اور کس کا ہوں چاہتا ہوں ہر کوئی بس میں کرے خوشی مثل بلبل سے دانگیر میں عاشق ہزار حسن کا ہے تو بار تو رہو کافق میں غم سے میری مرگ ہو میں کیوں دوستوں سے میرے لیے خانہ غراب	میں مری طالب دیدار کس کا ہوں جاگ میں میں سے تو کتنے بار کس کا ہوں صوفت گل میں گلے کا بار کس کا ہوں عشق سے میں سہرہ بازار کس کا ہوں کسکی غمخواری کروں غمخوار کس کا ہوں میں جو اپنا چھو دوں گھیرا کس کا ہوں
---	--

۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰

کیوں سنا ناچھے برابر کس کا ہوں چھو دی باطل کو پہلی میر تو اصل حق کبتک سودا چسکا جاگ انکھیں کھول کر میں تو میرا ہو گیا تو کیوں نہیں جو ہمارا جسے تو میرا ہوا ہے اک جہان تیرا ہوا چلے کیا کتنا پر بار میرا میرا کسے فاق	پہلے کسکو چھو دن آخر کا کس کا ہوں ہو کر مولا کی نگہ سے یا کس کا ہوں سوچ کر کس کا طالع بیدار کس کا ہوں پھر کتنا پیغمبر نہ ہا کس کا ہوں کس سے کتنا ہے تو امی عیار کس کا ہوں راز دار و محرم اسرار کس کا ہوں
--	---

۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰

دل لیا جس کا تراب دے اسی کا ہر وہ جان ناحق اب کتنا ہے وہ دلدار کس کا ہوں	ہو جسے دلبروں کی بر میں ہیں جسکو ہر جگہ ملے اک بار
---	---

۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰

۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰





۱۳۴۳  
 کون سی دل سے نہیں دلتا وہی دل سے نہیں  
 کون سی دل سے نہیں دلتا وہی دل سے نہیں  
 کون سی دل سے نہیں دلتا وہی دل سے نہیں  
 کون سی دل سے نہیں دلتا وہی دل سے نہیں

مجھ کو تیری جفا کی تاب نہیں تو رداوار ظلم ہے مجھ کو ہا تو انی کا زور ہے اتنا غم سے جلتا ہوں کچھ نہیں شوق میں دل کا حال پوچھ نہ کچھ ایسی وحشت ہے عشق میں اوسکو کیا ملائم ہے یار کا کف دست ہے وہ نازک و ماغ کیون نہ کہے چشم بہار کا ہے اوسکی یرنگ بجلی ہے یا نگاہ جہنم ہے دل مرا محو یار ہے ابا عشق نے دی ہے بسکہ ستغنا	گباردن اس ملاکی تاب نہیں ستم نادر و اکی تاب نہیں تیری بانگی ادا کی تاب نہیں اس سے آگے زندا کی تاب نہیں وعدہ بیوہ کی تاب نہیں صبر سنا شناس کی تاب نہیں رنگ شوخ ہنس کی تاب نہیں مجھ کو بوسے صبا کی تاب نہیں سرمد خوشنما کی تاب نہیں شوخ پن سے حیا کی تاب نہیں خطرہ ماسوا کی تاب نہیں عرفا کہ درس کی تاب نہیں
--	---

کیون نہ بیتاب ہو تراب کا دل فرقت دل را کی تاب نہیں	۴۴ پس کے سونے کی چوڑی ہاتھ پین کاؤ کو پوجے تو چھوڑے باغدھر کر وہ تو پورا شگ ہے اوسکی باقی کیا یا آئی وہ اک آباد ہو
---	--

کون سی دل سے نہیں دلتا وہی دل سے نہیں  
 کون سی دل سے نہیں دلتا وہی دل سے نہیں  
 کون سی دل سے نہیں دلتا وہی دل سے نہیں  
 کون سی دل سے نہیں دلتا وہی دل سے نہیں

خدا کو اس سے جلا دے  
 بون پر صفت سے ہو بارگدن  
 عذاب سے کی بارگدن  
 بون پر صفت سے ہو بارگدن  
 عذاب سے کی بارگدن  
 بون پر صفت سے ہو بارگدن  
 عذاب سے کی بارگدن















تراب ادسکا ہون مرصادل بن  
 دل پر تپک بارگشت مغل بن  
 بھی باقی ہے جان بس بن  
 یہ اداس ہے وہ تو بھر کے انکھ  
 سنگ خارا کو بوم تالی بن  
 ہے پتا تارک عشق کا دل بن  
 کیا کہی ہے تراب عشق کی کاہ  
 دیوان شاہ تراب  
 رومن نون  
 گئے گئے پہلی منزل بن

جہان میں نہ کیوں اگر حق کا جلوہ مرا عشق میں کھل گیا خوب چرہ عبت ہو مرا کوئی مشتاق صحبت پردہ بال ہوتے تو کرتا میں پرداز جو پا مال کرنا ہوا نسو کو میرے نہیں جسکو فرصت فیہو نے اکدم جو خود مست ہے مری رہزنی پر	تو بالفسر ضل نظر ہوں تو کیا ہوں فقیر لباسی اگر ہوں تو کیا ہوں جو ناز و بے اثر ہوں تو کیا ہوں نہیں مرغ بے بال و پر ہوں تو کیا ہوں میں اس کے لیے چشم تر ہوں تو کیا ہوں میں اس کے کبھی ہم سفر ہوں تو کیا ہوں بھلا ادسکا میں راہبر ہوں تو کیا ہوں
--	---

تراب ادسکی الفت فی کموی سخت جو یار برہمن پس ہوں تو کیا ہوں	۹۱
---	----

نہ مجھ کو جنون ہے نہ سبب جن بھاتا ہے وہ سر و قامت مجھے دم سرد بھر کے وہ جل تجھ گیا نگر زباہ افکر دود شہار پنو چھو وہ جسا نان کے آنکھا حال غصہ ہے نہ اسے ابر حجت برس	میں جبال ہوں اک پر تر دین جب آتا ہے پوشاک دھانی پن لگی دل میں جسکے برہ کی ان ادھر آ مری ہجر کے روز گن برس بعد آیار مہا آٹھ دن یہ بارش میں ہے ادسکا آنا کٹھن
--	--

تراب ادسکے قول و قسم پر بخا میں ادس بیو نہ سے نہیں مٹھن	۹۲
--	----

ادھر لگا ادھر مہنا پڑا ہوں کیا دلچسپ مجھے اکھوں ڈالا شکبار سے خرابی میں	
--	--

تراب ادسکا ہون مرصادل بن  
 دل پر تپک بارگشت مغل بن  
 بھی باقی ہے جان بس بن  
 یہ اداس ہے وہ تو بھر کے انکھ  
 سنگ خارا کو بوم تالی بن  
 ہے پتا تارک عشق کا دل بن  
 کیا کہی ہے تراب عشق کی کاہ  
 دیوان شاہ تراب  
 رومن نون  
 گئے گئے پہلی منزل بن





وہ تو گھر جا کے عیش کر۔۔۔ نے لگا  
وہ ہی خوت بہن بواپنے یار کے ساتھ  
کس طرح ادس کو اپنے بس میں کر لیا  
ابہم بیان غوسے جان کو دتے ہیں  
راستہ دون لجا گئے ادس۔۔۔ تے ہیں  
اکمین معشوق بس میں ہوتے ہیں

سے یہ مشکل قراب پیر سے کہ  
وہ سے تو مشکل کلاش کے ہوتے ہیں

کوئی مارسیہ کے مارے ہیں  
 ہمشناہی زمین کے بکا وہ  
 زلبر و کوخدا کے کچے جیتا  
 دل کو جب پاہن صید کر ڈالین  
 جلوہ گر ہو چمن میں اسے بہت  
 اوسکو کیا کہتے خسانہ آبادان  
 حکمت العین سے نہنیں نیالی  
 کیوں نہ عاشق اوصاف و صفیر کھین

۱۵۳

وہ تو گھر جا کے عیش کرنے لگا  
وہ ہی خوت بہن ہوا اپنے پار کے گھر  
لے طرح اوسکو اپنے بس میں کرنا

۱۵۴

سے یہ مشکل تر اب بے سے کہہ  
دے تو شکستہ کشتا کے ہوتے ہیں

۱۵۵

کوئی مار سید کے مارے ہیں  
آشنا ہی نہیں کب کا وہ  
زیر و کو خد اسے کچھ جیتا  
دل کو جب پاہن صید کر ڈالیں  
جلوہ گر ہو چمن میں اسے بہت  
اوسکو کیا کہتے خانہ آبادان  
نکلتے العین سے ننسین نالی  
یوں نہ عاشق اوسرا و دھیر کھن

۱۵۶

ہم تو ہر شے میں دیکھتے ہیں تراب  
جس کو گرد و ہی لال پیارے ہیں

۱۵۷

ہو ادس گلفام کے ہر ہر میں  
کمان ہے یہ چمک و عرسد میں  
جیسا ہے جب سے وہ مجھی میں

۱۵۸

ہو گی ایسی بوسے خوش چمن میں  
جس کے رنگ و روپ ادس سیم تن کا  
پشاموں میں جو ابھی سبے آبیہ



وہ میسج آدم اگر ہجرت کو جائے باروا  
را تدرن رہتا ہی ہو کوسل کا اوہو جیاں  
کیا سمجھ کے سر جھکا کر طاق مسجد میں  
بہر نسکین بست اپنے کچھو آ رہے ہے

شیخ کا فوری جلاؤن میں تو مسجد میں آپ  
دہ بیت اک شب بھیج شیخ مجلس اجاب ہو

نشان ادسکا کسی سے کب بیان ہو  
منزہ وہ تو ہے کون دمکاسے  
کوئی جاگ نہیں پرادر سے خالی  
سوا اسکے نہیں کوئی جہان میں  
محدکاتا ادسکا میں کیونکر بتاؤن  
غنیمت طافات آج اوسکی

تراپ استاد سے معلوم کرو  
طریق معرفت گرت دروان ہو

دیہ دل سے بنی ادسکے جانے دو  
دلسو آرام گیا سے گئی عقل تمام  
کبھی سیدان میں رہتا ہوں کبھی جنگل میں  
رم ہوا رستے سے رام ہوا دلیر کا

خوباک شمع سے روشن ہے کاکھاؤ  
عشق نے آنے ہی لٹا ہوتا دو  
اے جنون تو نوکھاؤ مجھے دیراؤ دو  
اکی مچلی مجھ سے برائی دل خیداؤ دو

موت کا پھر تو جہان سو نام ہی باب ہو  
اگوس صورت ہو کچھ کون فاساب ہو  
جسکے آئے ابرو خدار کی محراب ہو  
جب ترمی عاشق کو دنا شربت غلاب ہو

دہ بیت اک شب بھیج شیخ مجلس اجاب ہو

نشان ادسکا کسی سے کب بیان ہو  
منزہ وہ تو ہے کون دمکاسے  
کوئی جاگ نہیں پرادر سے خالی  
سوا اسکے نہیں کوئی جہان میں  
محدکاتا ادسکا میں کیونکر بتاؤن  
غنیمت طافات آج اوسکی

تراپ استاد سے معلوم کرو  
طریق معرفت گرت دروان ہو

دیہ دل سے بنی ادسکے جانے دو  
دلسو آرام گیا سے گئی عقل تمام  
کبھی سیدان میں رہتا ہوں کبھی جنگل میں  
رم ہوا رستے سے رام ہوا دلیر کا

خوباک شمع سے روشن ہے کاکھاؤ  
عشق نے آنے ہی لٹا ہوتا دو  
اے جنون تو نوکھاؤ مجھے دیراؤ دو  
اکی مچلی مجھ سے برائی دل خیداؤ دو























[illegible]

<p>اب کہا تک نامہ و پخیاں ہو          شاید اس کلمے سے کافر رام ہو          لامتحدین میرے نہ جیتک دام ہو          میں رہوں نا کام و سب کا کام ہو</p>	<p>لکھتے لکھتے کہتے کہتے تھک گیا          قاصد اس سے کھو میرا رام رام          کسطح لاؤن میں او سکودام میں          عشق کیا انصاف ہے تیرا یہی</p>
---	---

چو مے مجنون قدم تیرے تراب  
کون ایسا عشق میں بد نام ہو

<p>جو غمخوار سی کرد و میری دل سے میرے غم لیلو          لگا لو اپنی جہانی سے مجھے اکر درختم چلے          عیادت کے لیکر عاشق بیدم کے آئے ہو          دکھاتا ہوا تھو کنو بنض لکھواتھہ میں لیسکر          گھار دور و شب میں چمن میں باغبانوں سے          ادنیٰ کی خوشامد کرنے ہواتنی عبت بار د</p>	<p>تو بندہ ہوں تمھارا مسکتا دام و درم لیلو          کسی سے میں نہیں کہنے کا جاہلو قسم لے لو          تو ٹھہروں ہر میں اسکی ایک باجم کے دم لیلو          مسیحا بی کر و نذر اسکی ارادہ کر م لے لو          جو شبنم یان نہ پرٹی ہوئی ہو تو سو لے لو          فقیر و نسیلو کچھ فقر کا جاہ و حشم لے لو</p>
--	---

جو گھر میں یا رکے جاتا ہوں جس کے غیر کہتے ہیں  
ترا ب اس وقت تجا نے میں جاتا ہوں کہ لو

<p> جو چاہے کہ قحط و بادل دور ہو  و با آفتی ہے شامت عشق سے  جہان میں ہوا خواہ صحت ہیں سب  نزول پلا ہے بہت اندرون </p>	<p> پڑھے یا دلی الولاد دور ہو  کرد تو بہ مانگو دعا دور ہو  الہی و با کی ہوا دور ہو  کرم سے ترے ہر بلا دور ہو </p>
---	---

کہدوش بروصم نازنین کی باغ  
 غزل گو زلف داران کی سب کو  
 وہ انکو خوش نہیں جس میں ہم کی  
 غم کو زخم کھرا کی کیا  
 قلم زور ہو لادم و دل پرانا  
 یمن میں ان کی دھواں کی  
 زمین دہ کیلے یہاں کی  
 دہ بستی اور زمینی جہان کی









میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

وہ میرا وہ ہے جو کہیں نہ پہچانتا  
کون کون سے گھر میں رہتا ہے  
نہ ہر گھر میں نہ ہر گھر میں  
نہ ہر گھر میں نہ ہر گھر میں

یار وہی ہمیشہ دعا سے تراب ہے  
رسوا کسی کے عشق میں کوئی گدا ہے

کیا ہوا ہے کہ جدا ہے تو  
تجھ کو مجھ سے محبت ہو گیا  
خوب دکھ دے کے مجھ کو اسی بیدار  
ہے حکمتِ داد و دہش تیری  
بیداروں پر تجھے کب لے رحم  
تجھے ہرگز نہیں بھروسا اب  
لے ہنر پرستم خدا سے ڈر  
اوس سے کہتا ہوں تجھے اقصیٰ  
وہ اپنے قتل سے اپنی  
مجھ سے کہتا ہے جان بچھو کر یار  
کون کہتا ہے تجھ کو تراب

دلین ہے ہوز  
یار و کرتا ہے علاج اور سب آزاری کو

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے  
تو نے میری طرف سے کہا کہ میں نے تجھے پہچان لیا ہے











یہ صبر ہے کہ تراب مجھ کو روزگار دے گا  
 میں عافیت کی خواہش کرتا ہوں  
 دل کا درد دور کر دے گا  
 یہ صبر ہے کہ تراب مجھ کو روزگار دے گا  
 میں عافیت کی خواہش کرتا ہوں  
 دل کا درد دور کر دے گا

سکھ سو کوئی کدو لڑکی شہر کے ہزاروں کے جن ایک گل چھوٹا نازان مسافر کیوں بھوکھ لگا کر کھینچا کرتا ہے	کھینچا کرتا ہے وہ لڑکی کا ہزاروں بچوں کے گرد اس کے منہ شائق نظر آتا ہے بے غرت میں غصہ اور سلوا کر رہا ہے
--	--

نکما جان کے مجھ کو کہا کہ شوخ برفن سے  
**تراب** ایسا بھی ہوتا ہے کوئی دیر نہ لگا کر

جز آکھ چھ نہیں چارہ کر کے کیا تیرا چارہ نر و تار و نہشتا کی کچھ کسا نہشتا ہے تیرے حبیب ہوئی غالب نہیں جیسا کہ وہ اس کی قدر کر اجاڑی خدا کا شوق تاروں ہوا تیرے روبرو میری زام کو خیر کیا ہے اور خدا کو آگے سے میری تو صاحب ہیں تیری وہ دلیر میری دھڑکے کا ٹھکانہ ہے کر کے	ہر نہ چارہ چھ نہیں چارہ شراب شوق میں ہی ہر اندیشہ ہے افغان و آزاد ہے تیرے ساثر کا اندازہ پڑا ہوا ہے من لڑکی کدو لڑکی وہ طفل شیرہ اور ہوا سے پر ہوا کر کے تجھ کو تروا میں تیرا دکاندار ہوا تیرے شوق کی گرمی سے تیرا دل تارنگار
--	---

**تراب** اس شخص کو ہم نیک و خوش اوقات کہتے ہیں  
 خدا کی یاد میں جس کی کئی اوقات ہوا رہے

میں شاہنویں اس کو پہلے شائق کہتے ہیں پورے بالی کی کیا ادا ہو کر دل ماکر ہوا ہے کر کے غیر و نہ لڑا کر کے ہے تیرے شوق میں اس کی بیدار کا ہونے کا ہوتا ہے	اوس کی دنیا اور خط و کتابت سے کچھ کہہ دے جو لڑکی پہلے تیرے کہتی آویگا اوس کی گھر وہ مجھے تیرا ہی ساف کر دے کہ تیرے نہیں وہ فراق اوس کا نہیں گوارہ کہ تیرے آپس میں لڑا کر
---	---

یہ صبر ہے کہ تراب مجھ کو روزگار دے گا  
 میں عافیت کی خواہش کرتا ہوں  
 دل کا درد دور کر دے گا  
 یہ صبر ہے کہ تراب مجھ کو روزگار دے گا  
 میں عافیت کی خواہش کرتا ہوں  
 دل کا درد دور کر دے گا

دوران شہر تراب

یہ صبر ہے کہ تراب مجھ کو روزگار دے گا  
 میں عافیت کی خواہش کرتا ہوں  
 دل کا درد دور کر دے گا  
 یہ صبر ہے کہ تراب مجھ کو روزگار دے گا  
 میں عافیت کی خواہش کرتا ہوں  
 دل کا درد دور کر دے گا

یہ صبر ہے کہ تراب مجھ کو روزگار دے گا  
 میں عافیت کی خواہش کرتا ہوں  
 دل کا درد دور کر دے گا  
 یہ صبر ہے کہ تراب مجھ کو روزگار دے گا  
 میں عافیت کی خواہش کرتا ہوں  
 دل کا درد دور کر دے گا

میں ہوں جان دھرت کو چھوٹا نہیں  
 حاضر اس کی کرو جسکا مجھے سبب ہو  
 ہکو بھلا نے میں زہن کو دیکھا سچ بنا

جی میں کچھ لاؤ نہ میری حالت ابتر کو دیکھ  
 غش ہوا ہوں نہ درسی میں اکبر ہی کچھ کو دیکھ  
 تو بھی کچھ حق سولہ محراب اور منبر کو دیکھ

جس طرح صورت میں پیغمبر کی حق دیکھتے قراب  
 ۲۵ او سطح مرشد کی صورت میں تو پیغمبر کو دیکھ

جیسے بیل کو زل سے دوستی ہو گل کشت  
 غصے پر ایسا طرح نشان داغوں میں دیا  
 زلف ڈاگر ترسیناں جس کی یاد ہو سکی قدر  
 صحت نہ ہو رہی کا گلو گیل اس قدر

دل ہو دکنے کباب ادس چشم میگوں پر قراب  
 ۲۶ کچھ گزک لو چاہیے میں متوں کو جام مل کے ساتھ

در دل کے مسکرایا وہ  
 منقبض تھا جی پر سے یہ دل  
 غم سے جن جھگیا من ہو لی من  
 کل تو شوخی سے مجھ کو قتل کیا  
 اس کے دلین نہیں جگہ میری  
 سر و قد کے قدم تلے ہو دل  
 بمولنے کا نہیں قراب اٹنے

پیر پر ترس کچھ نہ لایا وہ  
 جان کے غنچہ کھکھلا یا وہ  
 وصول اڈنے کو بھی نہ آیا وہ  
 آج کیا دیکھ کے بچا یا وہ  
 ۳ دلین میرے بھلا سا یا وہ  
 ۴ چاہتا ہے یہ زیر سا یا وہ  
 اس کو دیتا ہے کیا بھلا یا وہ

میں ہوں جان دھرت کو چھوٹا نہیں  
 حاضر اس کی کرو جسکا مجھے سبب ہو  
 ہکو بھلا نے میں زہن کو دیکھا سچ بنا  
 جی میں کچھ لاؤ نہ میری حالت ابتر کو دیکھ  
 غش ہوا ہوں نہ درسی میں اکبر ہی کچھ کو دیکھ  
 تو بھی کچھ حق سولہ محراب اور منبر کو دیکھ  
 جس طرح صورت میں پیغمبر کی حق دیکھتے قراب  
 ۲۵ او سطح مرشد کی صورت میں تو پیغمبر کو دیکھ  
 جیسے بیل کو زل سے دوستی ہو گل کشت  
 غصے پر ایسا طرح نشان داغوں میں دیا  
 زلف ڈاگر ترسیناں جس کی یاد ہو سکی قدر  
 صحت نہ ہو رہی کا گلو گیل اس قدر  
 دل ہو دکنے کباب ادس چشم میگوں پر قراب  
 ۲۶ کچھ گزک لو چاہیے میں متوں کو جام مل کے ساتھ  
 پیر پر ترس کچھ نہ لایا وہ  
 جان کے غنچہ کھکھلا یا وہ  
 وصول اڈنے کو بھی نہ آیا وہ  
 آج کیا دیکھ کے بچا یا وہ  
 ۳ دلین میرے بھلا سا یا وہ  
 ۴ چاہتا ہے یہ زیر سا یا وہ  
 اس کو دیتا ہے کیا بھلا یا وہ













شنگ حاسد سی ہلو کیا غم سے  
 عقل جاتی ہے عشق کے آگے  
 حسین انسانیت نہرِ جھبھی  
 چشمِ عبرت سے جھننے دیکھا خوب  
 اک طرف شور و غل ہی عیشِ خوشی  
 پھول بننا ہے اور کلی ہے چب

تو ہے اور یہ دین جنگِ دم ہے  
 اتفاقِ انہیں تو بت کم ہے  
 وہ تو حیوانِ شکل آدم ہے  
 اس جہان کا عجیب عالم ہے  
 اک طرف آہ و درد و ماتم ہے  
 منہ پر دونوں کی روتی شبنم ہے

کس سے کہتے تھے کہ اب اس کا مجاہد

اس حقیقت سے کون محسوس ہے

چھپا نہیں جو کہوں بر طایب حق ہے  
وہی وجود ہی ساری تمام عالم میں  
وہ پہلوں کے سوا اور کچھ میں کیسے کہوں  
جواب حق تو عیبت قبل و قال آویز

تراپ کیونہو نور خدا سے روشن ہو

کہ ہر مکان کو صاحب مکان سے رونق ہے

شیخ حرم او پیرزبات ایک ہے  
ہندو ہی بوجھو جاو مسلمانے بوجھو تو  
وحدت کی آنکھ سے جو نظر بھر کر دیکھے  
گیرندہ و دہندہ وہی ایک ہی وہی

کچھ اصل میں خلائق نہیں بات ایک ہی  
دونوں ہی کہیں گے کہ حق بات ایک ہے  
عالم زار میں تابعداوات ایک ہے  
اجول کو دیکھ بڑ تو ہیں مانتے ایک ہے

۱۸۱

شک حاسد سی ہلو کیا تم سے  
عقل جانی ہے شوق رکھے آئے  
جسین انسانیت نہر کھج بھی  
پشتم عجرت سے جھٹنے دیکھا خوب  
اک طرف شور و غل ہر عیش خوشی  
پھول بننا ہے اور کلی ہے چب

توسے اور ہم ہیں جن ملک دم ہے  
انفاق انہیں تو بہت کم ہے  
وہ تو حیوان شکل آدم ہے  
اس جہان کا عجیب عالم ہے  
اک طرف آہ و درد و ماتم ہے  
منہ پر دونوں کی روتی شبنم ہے

کس سے کہتے تراب ادسکا بھید  
اس حقیقت سے کون محرم ہے

چھپا نہیں جو کہوں بر طایب حق ہے  
وہی وجود ہی ساری تمام عالم میں  
وہ پھلون کے سوا اور کچھ میں کیسے کہوں  
جو بات حق ہے عجب قبل و قال آویز

ادسی جو دس سارا جہان حق ہے  
چگونگی سی جو کوئی او سکی بوجھو حق ہے  
موجود ہی خلاف عالمو نگونا حق ہے

تراب کیون نہ نوز دا سے روشن دل  
کہ ہر مکان کو صاحب مکان سے رونق ہے

شیخ حرم او پیر خرابات ایک ہے  
ہندو سی بوجھو چاہو مسلمان سے بوجھو تو  
حدث کی آگے سے جو نظر بھر کر لکھے  
گیرندہ و دہندہ وہی ایک ہی وہی

اگرچہ اصل میں خلاف نہیں بات ایک ہی  
دونوں ہی کہیں گے کہ خرابات ایک ہے  
عالم زارض تا بسادات ایک ہے  
احول کو دیکھ بڑی توہین مانع ایک ہے

تراپ اور کھنڈ کی گونا گونا گونا  
 سب سے بہتر ہے جو ہر قسم کے بیماروں کے لیے  
 بہت زیادہ مفید ہے اور اس کا استعمال  
 بہت آسان ہے اور اس کا ذائقہ بھی  
 بہت اچھا ہے اور اس کا استعمال  
 بہت زیادہ مفید ہے اور اس کا استعمال  
 بہت آسان ہے اور اس کا ذائقہ بھی  
 بہت اچھا ہے اور اس کا استعمال  
 بہت زیادہ مفید ہے اور اس کا استعمال

مریقان صراحی گزینوں سے یہاں آبا نہیں کتنے دنوں سے نہیں خالی یہ سستہ رہنویں سے ملے ہم کیسے ان نازک تنوں سے	تجھے اسی محتجب باحق غلش ہے کہا لیلیٰ نے سنسکے حال مجنون سلوک راہ حق سے پر کیا ہو قباے شبہی سے ہوں انہما
--	--

تراپ اوس بت کا دل تجھ سے مل گیا  
 رکھے ہن لاگ کا فہرہ مومنوں سے

تو نہ وہی جس مکان میں دان ہی بھر پور ہے ذکر ہے جسکا وہی اگر وہی مذکور ہے سو جتنا جسکو نہ وہ کیا کر و معدود ہے جو ہے سود مصیبت یہ تو مثل مسہور ہے جان بھی دس دیکھ کیسے حسین دور ہے بندہ بیچارہ سراپا عاجز و مقہور ہے	بندگ تجھے نشان یار کو سوئے رہی یہ تصویر در کیتویا رو وقت ذکر ہو حق تو پر پردہ عیان ہو انکھ کھول دیکھو غلبہ احوال سے منصرف انا الحق کہہ اٹھا کہتے ہیں عالم میں سادیل خدو انوکھا فاعل مختار ہے اللہ چاہی ہو کرے
--	--

عشق کو جذبہ سے پھرتا ہی تراپ ایدھرا دور  
 کچھ نہیں ملتا ہے اوسکا کیا کرے بھیرے

وہ کہتے تھے میں بھلا سے ہے ہمارے سوا اوسکے اب کچھ نہیں دیکھ پڑتا میری مجلس میں ہو نہیں سکتی میری مجلس میں نہ رہ سکتے ہمارے	وہ کہتے تھے میں بھلا سے ہے ہمارے سوا اوسکے اب کچھ نہیں دیکھ پڑتا میری مجلس میں ہو نہیں سکتی میری مجلس میں نہ رہ سکتے ہمارے
---	---

تراپ اور کھنڈ کی گونا گونا  
 سب سے بہتر ہے جو ہر قسم کے بیماروں کے لیے  
 بہت زیادہ مفید ہے اور اس کا استعمال  
 بہت آسان ہے اور اس کا ذائقہ بھی  
 بہت اچھا ہے اور اس کا استعمال  
 بہت زیادہ مفید ہے اور اس کا استعمال  
 بہت آسان ہے اور اس کا ذائقہ بھی  
 بہت اچھا ہے اور اس کا استعمال  
 بہت زیادہ مفید ہے اور اس کا استعمال



وَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ فِتْنَةٌ كَمَا يَكُونُ لِقَوْمٍ إِذَا ظَهَرَ لَهُمُ امْتِحَانٌ فَقَدِ ابْتَدَأُوا فَتْنًا بَيْنَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْ أَخِيهِمْ إِذْ هُمْ يُسَبِّحُونَ لِلَّهِ الذِّكْرَ وَاتَّبَعُوا أَمْرَهُمْ وَكَانُوا ضَالُّينَ



ایک خان کو دیکھا کہ وہ اپنے ایک دوست کو کہتا ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا ہے جس کی ہر چیز میری سی ہے۔

جو بیوقوف نس کی مارے اور شیطان کو کرکے خارج نہ دینا ہے کیسا نفس جل محسن کو فقیر و فقیر و سرور بھلاست باد و عادی وین بڑی ہی زلت اسکو مچھائی ہو نامیر کے خدا و ریش کی جلعت والی اہل منیا پر	وہی شرب میں دیشو لکھ غازی اور سبھی وہ کیا جان خوش کی کیا مرغ ناپی ہے سند اسکی بہن ارشاد حضرت قبلہ گاہی گلے میں جسکے گفنی سر یہ جسکے تپا ہے حقرا و سکی نظر میں پتوہ نہوا ہی ہی
---	---

تراب آگے وہی جانے کو کس طرح و قاف  
ابھی تک تو ہماری جھبی صبا نے بنا ہی ہے

خوب عاشق کی عیادت کر چلے پھر وہ گل مجھ سے ملا بار و سجوش رات ادھی کٹ گئی آیانہ یار آگے طاقت انتظاری کی نہیں قاصد اس سے کیوہم صدق تر سے غنن اقرب کیلے از ہر سہ خدا اک مرے دل کی کلی کھلا گئی سایہ طوطی بہن پڑتا ہے دیکھ	ہو گئے بیار سب چنگے بھلے دوست میرے خوش ہو کر دشمن چلے کہہ گیا تھا آؤ لگاؤ پھر ڈھلے وصل کے وعدے بہت برسوں کچھ تو کر مشتاق سے آری یہ اتو لگ جا ایک دن میرے گلے اور غنچہ گل کے سب بھولی تھلے یار کی دیوار کے سارے تلے
---	---

ہم ملا دین او سکھو مولیٰ سر تراب  
جو خدا کے واسطے ہم سے

ہے سب اللہ آگے کیا کہنے  
قصہ کو تاہ آگے کیا کہنے

وہ تو مجھے چاہے اس کے کیا ہے  
فواہ ناخواہ آگے کے کیا ہے  
دلکے دلکھنے کے کیا ہے  
آہ صد آہ آگے کے کیا ہے  
یاد مراد سکا آگے کے کیا ہے  
رویت یا نہ تھا  
فواہ اس قدم فقیر سبب  
اون کے مقام آگے کے کیا ہے  
نہ بھولے آگے کے کیا ہے  
ہے وہ گمراہ آگے کے کیا ہے

موت سے یار دہی ہے  
انہی میں ایک سے جو مر رہا ہے  
پہلے ہی صاحب دل دہی ہے  
لہذا کاغذ دل میں بھرا ہے  
وہ سزاوار جہنم میں  
عق و عصیان و فوج و ہمار  
فانٹونے جسکو محبت ہو ہمار  
اور ان کی دس دس ہزار  
تو دیکھو یہی ہمارے  
لیکن وہ خود آدم آؤ لگاؤ



ارادتی من ارادتی نام غدا  
 حال کو تیرے کمان ایک دوری کی ہر  
 ایک پیچھے دل پار کا رخ اپنا  
 حال بوجھ تھا تفاق دل دو بھری ہی  
 دل کا عشق کوئی بھجری گئی  
 صیغہ ہجرت میں سے الگ کر دے  
 کس طرح یہ اس کو ان کا ملا دے  
 ریت کا تختہ بن گیا  
 کوئی شکر گان سے نہ کر دے  
 با صفا و تہاد و خدا ویدہ نہ کر دے  
 بہترین بن نہ کر دے  
 سرخ و زرد نہ کر دے  
 مہین و مہین نہ کر دے  
 یوں خدا از نظر دوست و دشمن  
 اس کو یہی بند بگو حاجت پیش کر دے  
 یہی بات نہیں کہتی کر دے  
 یہی بات نہیں کہتی کر دے



[illegible]

کے کون اوسے اتنی بات ہے  
خدا کا در نہیں کچھ ناخدا کو  
لیے ہے ہاتھ میں اوس کے لیے کون

ترا اب ایضا او دهر دلگو نه جهنکا  
کهان کاقیس، دیک، یار سید

چار ہی رو مند ہی جبریلؑ کی ملا جائے  
 کیسے کا نسخہ نہیں لیا کہ ظالم کو کون بیٹھے  
 چہرے پھر کبھی باہر نہ بڑتا کہ قدم ترا  
 کہے مت نیانک سو کوئی کہ نہ جی کہ کوئی

وہ اکہ بیدار و جاناں کیسی کیسی در کیا جائے  
 جو مجھ پر کی جو رجوع کو نار و احاطے  
 تو رنگ و بو و گل کی کیفیت کیا صبا  
 بھلا کہیے اور سو آپ کو سب برا جائے

ترا ب اک مرد ہے ملا تہ قلم ہے  
وہ جگہ سے بدتر ہے اسے کوئی سمجھا جائے

بھارا اہل دنیا کیا فقیر دینی صلاح جائے  
دوا ہو جو کوئی انسان کو حق سے جدا جائے  
وہ حق سے قیام اپنا بنو نیا دین سے جدا جائے  
مزاج اور سکا پھر ہی جسے اب کیسا اندھا جائے

اگر اسے نفس کو اپنی کیا ہے پیشوا حسنہ

اگر کسی جان میری گئی جہان میری

وہاں شاہ ترانہ کے  
یوں ان نو و نغمی  
کشی جی نہیں  
کے چار اہل  
و چوہی بن  
نہی نو بج  
ن کو سب گری

وکیلین کرالی کی سرکری  
 چار گتے بین بارچ  
 وکیلین کرالی کی سرکری  
 چار گتے بین بارچ

ہم تو مسجد سے عرس کے اوپر کیون نہو عید عاشقوں کو یہاں	تسکے قد قامت الصلوٰۃ طے گھر سے دے کر کے شب برات چلے
--	--

۵۳۔ اوس سے بازی تیراب بیٹھے کہا  
ماشقون کو جو کر کے مات چلے

بلبلوں پر کڑی ایسی صیاد احسان چھوڑ  
 اک طرف چھوڑی ہیں لاکھ بھین گل خصلے  
 شانہ اتنی چیرہ دستی نلف جانان لکھ  
 بیل غلوت میں کمر تھمی سنسکے مجھوں سے ہی  
 شست دیوئی ہر نگاہ کیا بست کرنا ہر شیخ  
 زندگی سے تنگ ہو۔ نے کی حاجت ہے  
 اوسکو زابہ کہیے جو نہ تھی کچھ نفس نو  
 بھر کے دامن دوزیجنا نا دیو چن چن چھو

موتی ہے اور سبز لہجہ کہیے یوسف سی تراب  
جو سبز مصر ہو یہ چاہہا کنگان جھوڑے

<p>             کہنات بندھو رہنے کی قدر زمان چھوڑ              ایسے جاہل کی عبادت کچھ نہیں بھر              پہلی قسم انسان ستاد کو بس کیا              یون شیب بندہ ہونا ہے ہم عاشق کو دیکھ         </p>	<p>             ہوں کہ قربان رعبہ قربان چھوڑ              صوم داؤ دی رکھے اور صوم چھوڑ              کیون نہ اوس لڑکے سے لڑنا چھوڑ              جسے رہنمیں کوئی شیرستان چھوڑ         </p>
--	--

5









اسمیں کچھ شک نہیں ہے وہاں

خبر رسیده است که

تو عیبت اسے تراپ ایران ہے

او کی کیا آید که رسیدن آه که با حسنه  
 و ده که نظام تنگتر به خوار شدن ترا کی کام  
 هست امیدت پر بهشت و نزع کی مشیت  
 کی کو انج رجمت کی کو عیش و سرور  
 اسیر و نه عبت کوئی بلخی بواز در دنیا  
 کی اسیر ده و ان حسنه خدا که امری سرور

فقروں کی دعلے پر غصے، الامان اور

تراک اس بات سے باز نہ ہوئے۔ آٹھ گزہا

سوا او سکے یار و مجلس اور کوئی  
مرا یار سر تا قدم مرہبان ہے  
سوا نیستی کے نہو کچھ بھی ثابت  
رہو گے الگ کب تلک سے ساقی

نثر اب اوسکا بندہ اوس پتو نہیں

خدا سے ملا دے جو ہے المصور کوئی

کوئی معشوق میری کوئی عاشق مجاہدی

۱۹۲

سید زکریا شکر بنو جیو دا اللہ

نیز دند اسے نصحت دی کہ

نوعیت اسے تراب جہان ہے

جو پیر دینی بخت فوج بسم اللہ کرتا ہے

او صحن آکر تاجہاں دفر وادہ کرتا ہے

کوئی گھر عبادت خالص اللہ کرتا ہے

شہین خالی از حکمت جو کلمہ اللہ کرتا ہے

خدا قادر ہے کہ مہین گدا کو شاہ کرتا ہے

بنی آدم کو دنیا میں مہی گراہ کرتا ہے

فقر و ن کی دعلے بر غضب الامان اور ہے

تراب اس بات سے بار و تھیں آگاہ کرتا ہے

سوا او کے یار و مخلص اور کوئی

مرا یار سر تا قدم مرہاں ہے

سوائستی کے نہو کچھ بھی ثابت

رہو گے الگ کب تلک سے ساتی

تراب اس کا بندہ اوسیت ہون

خدا سے ملا دے جو ہے الفور کوئی

کوئی مشورہ ہرئی کوئی ناشکرا ہے

وہ اپنی من پر وہاں گرم شفا دے

راہ کی گمراہی کا علاج ہے جو کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اس سے بچے۔  
 قریب ہر گھرانے کا ہر فرد کو چاہیے کہ اس سے بچے۔  
 قریب ہر گھرانے کا ہر فرد کو چاہیے کہ اس سے بچے۔

۵۵ **تراب اکدن وہ دلجو جو سجدہ ایک پاس ہے**  
 جو ہم پر جنس دل لیکر مسر باز اور بھین کے

جو بندہ سیم و زر کا ہو امیر و کا قدم کرے  
 جو شاہد باز و صورت پرستی رکھے شرب  
 جسے کچھ سیکھنا منظور علم و منہ منہ  
 جو کوئی چاہے کسی صورت نقش او سکاں نہ  
 جسے ارواح سے پروتھی حاجت ہو دگاری  
 جو کوئی چاہے کہ صحبت میں کسی کو مقبول  
 جسے شاہد سے ملنا ہو ورنہ قدم کرے  
 بتاں دہر و دلپذیر و دن قدم کرے  
 سوتا دہنر مند و دیر و دن قدم کرے  
 تو اپنے مرغی حرن گردن کے قدم کرے  
 تو شہزادہ داد و داد پیر و دن قدم کرے  
 تو لیل باطن روشن ضمیر و دن قدم کرے

۵۶ **تراب ایسے مجاشاسی فقیر و دن کے قدم کرے**  
 جسے توحید و فقر و نبی کا ہونہ چھٹا

اوسد نسیم کھجری نہ ہاری بلک لگی  
 یارب وہ کیا بشر تھا کہ جسکی شان میں  
 زار بار نہ دے لوی بھی قبیح واسے نور  
 پھر تار گرداد کے میر طرح رات دن  
 انکھن میں جیسے یار کی پیادہ جھلک لگی  
 شکل پر سی صورت جو ر و ملک لگی  
 زار اگر نو دیکھے وہ صورت ملک لگی  
 تیری بھی آنکھ بارے کہا انکھ لگی

۵۷ **جب جائے تراب تو کتنا ہے عشق میں**  
 اوس بت سے اور ہے دم آخر تلک لگی

قبس و لیلی کا مجھے قصہ پڑانا یاد ہے  
 لڑکپن سے تا جوانی جو جلے گرا یاد ہے  
 مجھ کو اپنا اور تر تازہ فسانا یاد ہے  
 مجھ کو شوخی کا ترسے اگلا زما ہو گیا

۵۸ **تراب**

۵۹ **تراب**

۶۰ **تراب**

۶۱ **تراب**

۶۲ **تراب**

۶۳ **تراب**

دوستو فکری رہتی جو ذرا تاج  
 قریب ہر گھرانے کا ہر فرد کو چاہیے کہ اس سے بچے۔  
 قریب ہر گھرانے کا ہر فرد کو چاہیے کہ اس سے بچے۔





ایک دن ایک شخص نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ رہا تھا۔  
 وہ شخص نے کہا: "میں نے تجھے دیکھا ہے۔" وہ شخص نے کہا: "میں نے تجھے دیکھا ہے۔"

میں نے تجھے دیکھا ہے۔	تو نے کہا: "میں نے تجھے دیکھا ہے۔"
تو نے کہا: "میں نے تجھے دیکھا ہے۔"	میں نے تجھے دیکھا ہے۔

جان بوجھ اندک کیا ہے سے کہے ایسے شراب  
 صفحہ دل پر جو اس کے نقش ہو مکتوب ہے

جو ہر وجود میں ثابت اویسکی ہستی ہے	تو خود پرستی میں عین حق پرستی ہے
ہوا تھا عالم ارواح میں جو مست است	یہاں بھی دسکو دہی جو دہی دہی ہے
کہے ہے تفرقہ خود اصل دفع میں وہ شخص	ذرا بھی جسکو تمیز بلند و بستی ہے
کہے ہے قیس کا دل کہ نظر ہفت جی	جو لیلی دیکھے تو لے لے کر جس سستی ہے

وہ شہر کیا ہے نہ جس میں شہر بار شراب  
 جہاں فقیر نو دے وہ اجڑی بستی ہے

میں نے تجھے دیکھا ہے۔	تو نے کہا: "میں نے تجھے دیکھا ہے۔"
تو نے کہا: "میں نے تجھے دیکھا ہے۔"	میں نے تجھے دیکھا ہے۔

میں نے تجھے دیکھا ہے۔  
 تو نے کہا: "میں نے تجھے دیکھا ہے۔"

میں نے تجھے دیکھا ہے۔  
 تو نے کہا: "میں نے تجھے دیکھا ہے۔"





کچھ ہیں اوسکے اندر نہ پڑے گا  
 نام عاشقہ شکم خوار کا پیدا آفت خوار  
 ہجر میں دیکھ لکھ کو بھروسہ بولا  
 یوں تجلی سحر میں جل گیا ہوں  
 تیرگی خراسانی سرد زہر ہن ہن آگے  
 شمع تیرے آگے لیسے ہوئی جل کر ہوا  
 بے کشش شیریں دہن دسل انا تھا  
 ہے انا نسبت میں دل نہ تیرا تھا

دیکھا جی خود بندھی فرتی بندہ  
 کیوت اس کما فی اس میں ہو کر  
 یار کا دیدار ہو دار و اسی ہاں ہو کر  
 جس طرح سرسہ ہوئی تھی ناک کو دہل کر  
 دم کردن کچھ پر تر دایات سدرہ نور کی  
 کیا بلار کھتی تھی کچھ حاسیت کا زور کیا  
 اگرچہ کوشش کو کہن فی این زمانہ قدر کی  
 ورنہ قائم ہوئی ہو حالت ابھی منصوب کی

اب تو چھپتا ہے تلوار دہ ظالم تراب  
 کہ نہیں معلوم کسی قتل ہے منظور کی

رات ہم ہنس کر قدم نہرہ ہنہ ہنہ لگے  
 ہاں صحرای خیر گل تو ہنہ کرنے قتلے منے  
 نامہ رسچ کھیں کیوں جو تو چھوٹا چلان  
 یہ تو ہم کو نہ کر کہیں کچھ بھی تھا ایما یار  
 عشق میں کیا تھا کیوں ہو یہ بول  
 جب میں کتاب ہوں کر کچھ چلتی تکتا ہوں

ہنسکے بولا جو نہ کرنا تھا سو تم کو نہ لگے  
 آج اوسکی عاشقی کا تم بھی م بھر تو لگے  
 کس طرح تجھے مخط لیکے دے پڑے ہو لگے  
 جسے ناحق اوسکے اگر مدعی پڑے ہو لگے  
 جس سے کچھ خطرہ تھا اوس بھنی درو لگے  
 تم تو اب کچھ لکھ لگا نہ سے بہت بھر لگے

جائے حیرت ہو جان یہ بوجھ تو دل میں تراب  
 کس طرح آئے یہاں کس طرح مرنے لگے

وہ کچھ ہیں اوسکے اندر نہ پڑے گا  
 نام عاشقہ شکم خوار کا پیدا آفت خوار  
 ہجر میں دیکھ لکھ کو بھروسہ بولا  
 یوں تجلی سحر میں جل گیا ہوں  
 تیرگی خراسانی سرد زہر ہن ہن آگے  
 شمع تیرے آگے لیسے ہوئی جل کر ہوا  
 بے کشش شیریں دہن دسل انا تھا  
 ہے انا نسبت میں دل نہ تیرا تھا

دیکھا جی خود بندھی فرتی بندہ  
 کیوت اس کما فی اس میں ہو کر  
 یار کا دیدار ہو دار و اسی ہاں ہو کر  
 جس طرح سرسہ ہوئی تھی ناک کو دہل کر  
 دم کردن کچھ پر تر دایات سدرہ نور کی  
 کیا بلار کھتی تھی کچھ حاسیت کا زور کیا  
 اگرچہ کوشش کو کہن فی این زمانہ قدر کی  
 ورنہ قائم ہوئی ہو حالت ابھی منصوب کی

اب تو چھپتا ہے تلوار دہ ظالم تراب  
 کہ نہیں معلوم کسی قتل ہے منظور کی

رات ہم ہنس کر قدم نہرہ ہنہ ہنہ لگے  
 ہاں صحرای خیر گل تو ہنہ کرنے قتلے منے  
 نامہ رسچ کھیں کیوں جو تو چھوٹا چلان  
 یہ تو ہم کو نہ کر کہیں کچھ بھی تھا ایما یار  
 عشق میں کیا تھا کیوں ہو یہ بول  
 جب میں کتاب ہوں کر کچھ چلتی تکتا ہوں

ہنسکے بولا جو نہ کرنا تھا سو تم کو نہ لگے  
 آج اوسکی عاشقی کا تم بھی م بھر تو لگے  
 کس طرح تجھے مخط لیکے دے پڑے ہو لگے  
 جسے ناحق اوسکے اگر مدعی پڑے ہو لگے  
 جس سے کچھ خطرہ تھا اوس بھنی درو لگے  
 تم تو اب کچھ لکھ لگا نہ سے بہت بھر لگے

جائے حیرت ہو جان یہ بوجھ تو دل میں تراب  
 کس طرح آئے یہاں کس طرح مرنے لگے

وہ کچھ ہیں اوسکے اندر نہ پڑے گا  
 نام عاشقہ شکم خوار کا پیدا آفت خوار  
 ہجر میں دیکھ لکھ کو بھروسہ بولا  
 یوں تجلی سحر میں جل گیا ہوں  
 تیرگی خراسانی سرد زہر ہن ہن آگے  
 شمع تیرے آگے لیسے ہوئی جل کر ہوا  
 بے کشش شیریں دہن دسل انا تھا  
 ہے انا نسبت میں دل نہ تیرا تھا

دیکھا جی خود بندھی فرتی بندہ  
 کیوت اس کما فی اس میں ہو کر  
 یار کا دیدار ہو دار و اسی ہاں ہو کر  
 جس طرح سرسہ ہوئی تھی ناک کو دہل کر  
 دم کردن کچھ پر تر دایات سدرہ نور کی  
 کیا بلار کھتی تھی کچھ حاسیت کا زور کیا  
 اگرچہ کوشش کو کہن فی این زمانہ قدر کی  
 ورنہ قائم ہوئی ہو حالت ابھی منصوب کی

اب تو چھپتا ہے تلوار دہ ظالم تراب  
 کہ نہیں معلوم کسی قتل ہے منظور کی

رات ہم ہنس کر قدم نہرہ ہنہ ہنہ لگے  
 ہاں صحرای خیر گل تو ہنہ کرنے قتلے منے  
 نامہ رسچ کھیں کیوں جو تو چھوٹا چلان  
 یہ تو ہم کو نہ کر کہیں کچھ بھی تھا ایما یار  
 عشق میں کیا تھا کیوں ہو یہ بول  
 جب میں کتاب ہوں کر کچھ چلتی تکتا ہوں

ہنسکے بولا جو نہ کرنا تھا سو تم کو نہ لگے  
 آج اوسکی عاشقی کا تم بھی م بھر تو لگے  
 کس طرح تجھے مخط لیکے دے پڑے ہو لگے  
 جسے ناحق اوسکے اگر مدعی پڑے ہو لگے  
 جس سے کچھ خطرہ تھا اوس بھنی درو لگے  
 تم تو اب کچھ لکھ لگا نہ سے بہت بھر لگے

جائے حیرت ہو جان یہ بوجھ تو دل میں تراب  
 کس طرح آئے یہاں کس طرح مرنے لگے







بہار دہین ایسی کوئی تیر سیرتا و  
ارمان رہیگی یہ ہون تا دم آخر  
زاہد نہ تجھے حور کی خواہش رہے دلشہ  
آوارہ ہو صحر کو چلے تو میان سے  
قاصد یہ سخن گوش گوش اوس کو کنا ق  
کھڑا اسکے سجاوید ہی میر گھڑا و  
بھول سے بھی نہا کہ دوشوہ دھڑا و  
گر سا سے تیری وہ پری جلوہ گرا و  
چاہی سوتری کوچی میں اب بھڑا و  
وہ سرخ فباوش جو تھکوا نظر آ و

بسطح تری ہجرین بیکل ہی تراب آج  
کچھ اوسکی خبر لے تری جی میں اگر ا دے  
عیش میں در پڑا ایسا قیاس خبر ہے  
میں اس سرک تراب ہون کہ نہ ہون  
خدا شاہد مجھے یہی ہے وہ فنا مبارک ہو  
میں اوسکے سامنے بار و نہ زون سطح ہے

تراب اس چشم گریبان کی نہونی گرد و مجھ سے  
جلا دیتے مجھے اکرم میں یہ داغ جاگر میرے  
نہ میں جاتا ہوں گھر آ و وہ بالاکھ  
کسین آ و لگا دہ پردہ نشین مجھے بھی نظر ہے  
دم مرگ آ و دھیری نفس بالین گریہ  
ہنسی دیکھا وہ سنگدل چشم تری ہے

جین کے پا چاں سکتا نہیں دشمن کے رو سے  
چن نہار خلائق میں بول ہی گل بجای ہے  
میں سوئی جا گئی اوسکو نہ بولا کہ ہم بھی  
صا سوا غنیمت جو گل نہیں بھوڑ سانی تھے  
تراب میں چیکر کو فصل پرچون جرات کر  
نظر برٹا ہون نہ اوسکا مجھے دل کی جھڑک سے  
تشابہ جسکو سو صورتیں بنو فرک کو کو سے  
کبھی نے لیا ہو گا نہ میرا نام دھوک سے  
گئی مل خاک میں آخروہ اکھڑ کر جھوک سے  
وہ مالک ہے جو چا سو کر کیا ہو گا ٹوک سے

بہار دہین ایسی کوئی تیر سیرتا و  
ارمان رہیگی یہ ہون تا دم آخر  
زاہد نہ تجھے حور کی خواہش رہے دلشہ  
آوارہ ہو صحر کو چلے تو میان سے  
قاصد یہ سخن گوش گوش اوس کو کنا ق  
کھڑا اسکے سجاوید ہی میر گھڑا و  
بھول سے بھی نہا کہ دوشوہ دھڑا و  
گر سا سے تیری وہ پری جلوہ گرا و  
چاہی سوتری کوچی میں اب بھڑا و  
وہ سرخ فباوش جو تھکوا نظر آ و  
بہار دہین ایسی کوئی تیر سیرتا و  
ارمان رہیگی یہ ہون تا دم آخر  
زاہد نہ تجھے حور کی خواہش رہے دلشہ  
آوارہ ہو صحر کو چلے تو میان سے  
قاصد یہ سخن گوش گوش اوس کو کنا ق  
کھڑا اسکے سجاوید ہی میر گھڑا و  
بھول سے بھی نہا کہ دوشوہ دھڑا و  
گر سا سے تیری وہ پری جلوہ گرا و  
چاہی سوتری کوچی میں اب بھڑا و  
وہ سرخ فباوش جو تھکوا نظر آ و  
بہار دہین ایسی کوئی تیر سیرتا و  
ارمان رہیگی یہ ہون تا دم آخر  
زاہد نہ تجھے حور کی خواہش رہے دلشہ  
آوارہ ہو صحر کو چلے تو میان سے  
قاصد یہ سخن گوش گوش اوس کو کنا ق  
کھڑا اسکے سجاوید ہی میر گھڑا و  
بھول سے بھی نہا کہ دوشوہ دھڑا و  
گر سا سے تیری وہ پری جلوہ گرا و  
چاہی سوتری کوچی میں اب بھڑا و  
وہ سرخ فباوش جو تھکوا نظر آ و

مومن کی راہ یارو ہی سارک ہے  
نئی راہ یارو ہی سارک ہے  
مومن کی راہ یارو ہی سارک ہے  
نئی راہ یارو ہی سارک ہے





برحق ہے گردہ دعوے شیخی کر شراب  
ہو دے جو آل پاک محمد خیف سے

154

کیا کرین کچھ بن نہیں پڑتا، تو قہر ہے  
گھر گیا چاروں طرف سے چاند پر کیا ابر ہے  
صحبتِ ناجنس دنیا میں عذابِ قبر ہے  
الامان یہ نفسِ خود مر گیا ہو کافر ہے

چاہے کوئی جبری بنے اور چاہے کوئی قدرتی شراب  
غضب اپنا تو میاں اہل قدر و جبر ہے

154

مدعی کیوں نہ تجھ کو دیکھ حسد سی جل جا  
 دیو ہو تو مرے پیر و نکی مدد سی جل جا  
 ہمتو ٹھنڈی بین عبث گرم برے کوئی  
 کیا عجب بیعی خود قہر حسد سی جل جا  
 تاب یار دان کیسے ہو موسیٰ کو جہان  
 طور سا کوہ تجلی احد سے جل جا  
 رنج بیٹھی کا کہیں باپ سی جانا ہر سا  
 کیوں نہ والد کا جگر داغ دل دسی جل جا

نور کو رکھ سکے اور اپنی نظر تک تراب  
 بنو کوئی دیکھے تجھے دیدہ بدسی جلائے

15A

مراخو رشید جس دن لکھنؤ سے باہر اقدام کیا  
بوقت نزع چھاتی پر تو اس کے قدم کھدے  
بھری میدان پانی سے گیا خوشک ہو سبز  
مزا جم ہونے لگی مری اسوقت نزع

14

دیر و مہمان کی محبت کی دوا ہے  
بلبلِ بستان الفت کی نوا ہے  
۱۳۱۱  
۶۱  
اشکر



شیرین نامہ اعمال امانت لگا میر کی	پیارے تگ زلف کو ہیر کی دھالی پسے
پسے کر لاد مجھے بار کی تصویر کوئی	شمع کی گندہ پر کھوسے کبیر جگمگ کوئی
۱۳۶	کچھ بھی گر شعر و سخن کا اوستے ہوشی تراب کمند و کھلا دے ایسے کہ کہے یہ بخت پر کوئی
گر عشق سے جنون کی ڈیرانگی نہوتی	ہوتا گزرتیرا کر عشق کی گلی میں
کا ہیکو در بدر یوں پھر تاقیب دیر	دلی تیرا وہ بچھڑتا اسطر سے نہوتا
۱۳۷	دشمن دیکھنا بن سگے کچھ ایسے سے گز نہ کہتا ادسکو تراب تجھ سے بیگانگی نہوتی
غیر نفسی دیر سے نامہ باہلی ہے	تو اپنی منہ سے پیار سگائی نہوتی کیسکو
کیا بواہوس کا منہ ہر عاشق کی گزرتی	ہر چند روزہ جہان آیا ہر کوئی بیان
۱۳۸	تو حید کی سمجھ میں جو ہے تراب یکتا ادسکو نہیں کسی سے حسن گزرد و گام کی ہے
مرا دار اختلاف آسان کبریا ہے	ہمیں ہر حکم سلطانی ہمارا کوئی نہشتانی

دیکھ کر لاد مجھے بار کی تصویر کوئی  
شمع کی گندہ پر کھوسے کبیر جگمگ کوئی  
۱۳۶  
کچھ بھی گر شعر و سخن کا اوستے ہوشی تراب  
کمند و کھلا دے ایسے کہ کہے یہ بخت پر کوئی  
۱۳۷  
دشمن دیکھنا بن سگے کچھ ایسے سے گز نہ کہتا  
ادسکو تراب تجھ سے بیگانگی نہوتی  
۱۳۸  
تو حید کی سمجھ میں جو ہے تراب یکتا  
ادسکو نہیں کسی سے حسن گزرد و گام کی ہے  
مرا دار اختلاف آسان کبریا ہے  
ہمیں ہر حکم سلطانی ہمارا کوئی نہشتانی

شیرین نامہ اعمال امانت لگا میر کی  
پیارے تگ زلف کو ہیر کی دھالی پسے  
پسے کر لاد مجھے بار کی تصویر کوئی  
شمع کی گندہ پر کھوسے کبیر جگمگ کوئی  
۱۳۶  
کچھ بھی گر شعر و سخن کا اوستے ہوشی تراب  
کمند و کھلا دے ایسے کہ کہے یہ بخت پر کوئی  
۱۳۷  
دشمن دیکھنا بن سگے کچھ ایسے سے گز نہ کہتا  
ادسکو تراب تجھ سے بیگانگی نہوتی  
۱۳۸  
تو حید کی سمجھ میں جو ہے تراب یکتا  
ادسکو نہیں کسی سے حسن گزرد و گام کی ہے  
مرا دار اختلاف آسان کبریا ہے  
ہمیں ہر حکم سلطانی ہمارا کوئی نہشتانی

<p>۳۰۸</p>	<p>ماورائے نہر</p>	<p>۱۳۱</p>
<p>ماورائے نہر سے آ کر ہر درہم ہونے کے کھتا یہ تارہ آفسر میں ہم ہونے کے پھر ہم بیٹہ شوق تہہ ہونے کے اسے تو کوئی جہانیں کافر صدم ہونے کے احوال پر تھما ہے کوئی چشم ہم ہونے کے</p>	<p>تہا فل نہ گدہ نہ سیر یہ دنیا سے کم ہونے کے پیدا جو کوئی ہوا جو اکدن دس فنا ہے ابکی تو منہ دکھا دے ترا ہون میں چلا ہے کہتے ہیں سب سلمان ہست کو دیکھ کر بیان یا رو مصیبت اپنی غیر سے مت کہو تر</p>	<p>۱۳۲</p>
<p>۱۳۲</p>	<p>دنیا کے رنج و غم سے ناخوش تھم آیت ہے اندو داسے کوئی بے رنج و غم ہونے کے</p>	<p>۱۳۳</p>
<p>کمان یہ لوح محفوظ اور کمان لوح سارہ وہ مست چشم کیا ہو ساغر لبریز بادہ فرہ میں جسکے تیر نادک وابر و کیا دہ نہیں معلوم کیا منظور اب کیا ارادہ</p>	<p>صفائیں صوفی کو دلو کیا زیادہ ہے نہیں جگر گوش ساغر سو کم مشوق کی جوتن مقابل کوئی وہ ترک ظالم کو خدا حفظ وہ دہر بھر بھر جھانک تاکا بدھ لگا کر نی</p>	<p>۱۳۴</p>
<p>۱۳۴</p>	<p>کوئی کرتا ہو بہ اظہار کوئی رکھتا ہو محض انکار قرب ابیا برا بدکار کوئی دلش زار ہے</p>	<p>۱۳۵</p>
<p>بانکے بنے سپاہی یہ لڑکے بچان کے علقہ بگوش دل ہوئے سارے جہان کے قربان ہن ہتو یار کی تیر دکان کے ہیں شگون سند ہم بھی ادسی مہرین کے رہو اہو اہو عشق میں فوجان کے</p>	<p>دشمن ہوئی ہن جانی ہمارے توجان کے بائے دکھا دیار نے جیسے پکان کے مڑگان رست تیر ہوا بر دمی کچ کمان کرتا ہو مہربانی جو غیہ و نہنت نئی ناصر کمان گئی تری پیری عقل سب</p>	<p>۱۳۶</p>
<p>۱۳۷</p>	<p>۱۳۸</p>	<p>۱۳۹</p>

سید کو نہانے نہ کوئی شیخ کو جانے  
بد ذاتی سوا پسین نہیں ایک موافق  
جو علم نہ رکھی ہو تمیز اوسکو کمان سے  
کاغذ نہ کوئی پوچھے نہ کوئی پوچھی جھج جھج  
ارذال کی توقیر ہو اشراق کی خواری  
کسطح سے سرانجام ہوں دنیا کے اموات

جواہل سخاوت ہو تراب اوسکو نہ بد کہہ

نا پاک کہیں رہتی ہے بہتی ہے حوند سی

۱۳۶

یار وہ نوجوان جاتا ہے  
وہ جو شکر ہے قتل سے میرے  
شیخ جی اوسکے ہاتھ سے پھجو  
دیکھ کر مجھکو کل کہا اوس نے  
بول اوسٹھا اک مصفا اوسکاتب  
تو کہہ جانے کے واسطے جسکے

کیا تراب اوس سے تو کرے تقریر

جی کا مطلب جو جان جاتا ہے

۱۳۷

جو نہ مرتے نزار کے مارے  
وہ نو عالم سے ہاتھ دھو بیٹھے

مرگے انتظا کے مارے

آج ہسم ایک یار کے مارے



میں سے اس قدر محبت ہے کہ اس کو اپنے دل سے جدا کرنا نہیں چاہتا۔  
میں سے اس قدر محبت ہے کہ اس کو اپنے دل سے جدا کرنا نہیں چاہتا۔  
میں سے اس قدر محبت ہے کہ اس کو اپنے دل سے جدا کرنا نہیں چاہتا۔

نہ کی دیوانہ کی جگہ بھلے دار و کرین جو گل و ستار تھے اور باغ کے زرب و بار خارجہ اوسکو کہتے جو کھتا نہو کچھ آردو کس طرح وہ وہاں میں کیوں اور میں پاس مشرکہ کی بی بی سے قریب حق دشوار ہے	در منہ عشق کیا محتاج ہیں در زمان کے اپنی شائستگی وہی انجبار ہیں زمان کے جسکو دیکھا ہے گرفتار ہیں اگر امان کے آستانہ میں جو کوئی علاج و کفایتان کے شہ کی گھر کوئی جاسکی ہی کی جیوریان کے
--	---

دل بہارا تو گھر تمھارا ہے عشق میں سب جدا ہوئے مجھے منہ سے کوئی بات کہہ نہیں سکتا اوسط کون جاو کی کسی مجال بارو وہ فعل تم سمجھ کے کر دو بندگی میں خدا سے پاؤ گے پیروسی اوسکے پر کئے جانا شیخ جی کہتو از براے خدا	آپ کو پہچان کے جواد کو پہچان کر اب عارف اوسکو کہتے ہم طالب میں ہم اسرار کے کیون نہیں رخ ادر تمھارا ہے یوں نہ اتر تمھارا ہے اس قدر ہم کو ڈر تمھارا ہے جس طرح رہ گئے تمھارا ہے جس میں نفع و ضرر تمھارا ہے مذہب جسد و روح تمھارا ہے جو کوئی راہ ہر ہر تمھارا ہے اندون دل کدھر تمھارا ہے
--	---

ہے بہت خوب بیان قریب وہی جو کہ مشتاق تر تمھارا ہے	دلین جس کے خطر ہمارا ہے وہی مطمئن نظر ہمارا ہے
--	---

میں سے اس قدر محبت ہے کہ اس کو اپنے دل سے جدا کرنا نہیں چاہتا۔  
میں سے اس قدر محبت ہے کہ اس کو اپنے دل سے جدا کرنا نہیں چاہتا۔  
میں سے اس قدر محبت ہے کہ اس کو اپنے دل سے جدا کرنا نہیں چاہتا۔

جو کہ مشتاق تر تمھارا ہے  
دلین جس کے خطر ہمارا ہے  
وہی مطمئن نظر ہمارا ہے



مستحق محبت و محبت مستحق  
 محبت مستحق محبت و محبت مستحق  
 محبت مستحق محبت و محبت مستحق  
 محبت مستحق محبت و محبت مستحق

نہایت تری سکو نہیں کہ چاند ہے  
 نہیں رہتا کیسی گھبریں کوئی دہشت  
 قلندر ہو کہ دم مار نہیں اب کیونکر غمت کا

ترا اب کون آئی پاس کو ہے سبکی اس  
 فقیر سین سوای پروان کس کو ہے ناتا ہے

اہل دنیا کی لذت لیکے کس منہ سے  
 ہاتھ اسکی زلف پر تل کھدیا شوق تو  
 سیکر تو بخانی سیاہین سوقت میں  
 یار دہو شہر عدم کو آئی ہیں اس ملک میں  
 کہتے ہیں شل جبریں ہراک باواز بلند  
 مل گئے وہ خاکین سارا بدن سر گل گیا

جاسے اندیشہ ہی گھر خالی رہی جب تک ترا اب  
 دل میں جب حق لب گھاتاں ڈھکے سب سے

سننا وہ کیسی نہیں ہو سکو ڈراوس سے  
 جل بھج کے ہوئی خاک ہم شمع غم میں  
 کیا کہتے بیان اسکا کیا ہی نہیں جانا  
 ہر چند ٹھانی کی بہت چاٹ منہ سے  
 گر بھرین کہ ہو تو ملاقات سیکر ہو

کیا سنہ جو کھر حال و نامہ براد سے  
 جز باد صبا کون کہو خبراوس سے  
 افقت ہوئی ہو دلکومری اس قدر سے  
 پر ہیز کی سطح نہوگا مگر اوس سے  
 دل کیو نہو علی عشق میں باز دگر اوس سے

عذرا کہ میں کی محبت میں تو غافل  
 محبت میں کی محبت میں تو غافل  
 محبت میں کی محبت میں تو غافل  
 محبت میں کی محبت میں تو غافل

دروان غنا ترا اب  
 ساری ہر ایک عدد میں عدد و احادیث  
 ہر ایک عدد میں عدد و احادیث  
 ہر ایک عدد میں عدد و احادیث  
 ہر ایک عدد میں عدد و احادیث

دروان غنا ترا اب  
 ساری ہر ایک عدد میں عدد و احادیث  
 ہر ایک عدد میں عدد و احادیث  
 ہر ایک عدد میں عدد و احادیث  
 ہر ایک عدد میں عدد و احادیث

و نیا نین کرد و دست یلین عد و سپین  
 یلین کیون نہ یحیائی سے جاؤں ان اگر  
 پیاری یہ پھیر کھتیو کہ مجھ سے نہ مل  
 الفت تری خدا نہ کرے کہو سی کمی  
 یہ ناز نین یلین و نین جنگو ہوا کی تاب  
 نعمت یہاں کی اور نہ کچھ چاہیے یہیں

اگر شنایت ہے بہت آستانہ دے  
 رخصت ہائے آنی کی اوسکو حیا دے  
 الفت مرغی غنیمت ہو کہ یلین جی گنواں  
 ہو کہو خدا کے واسطے ایسی دعا زندہ  
 جنبش چمنین بھولو کہو تو ایصا بندہ  
 نعمت بڑی یہی ہے اگر کچھ بلانہ دے

ممكن نہیں قراب کسیکو وصال یار  
جب تک خیال غیر کا دل سے اوٹھانے

<p>پیر چاہے جسے وہ پیارا ہے          نہیں چھپتا ہے عشق مرشد کا          دل میں جسکے سما کیا ہے پیر          پیر کی نار سب سہی جاتے</p>	<p>ہم ادسی کے ہیں جو ہمارا ہے          پیر کی درداشکارا ہے          کب ہن اور کا گزارا ہے          فقط اک جہر ناگوارا ہے</p>
--	--

کب تراب او سکو بھولے جلتے جی  
جسک الفت نے او سکو مارا ہے

جیسے ہر دید کی خواہش کو بوجھ دیتی ہے،  
ہمیں تو لا تعین دیکھ کر ہر تعین میں  
تر شاہل اسکی پہنچنے کو چشم ظاہر سے  
جو سیر دل کو بیکل مدیدہ و دانستہ کو بیٹھا

۱۶۸۵  
دولت  
دیگھنا جسکا دور دشمنی ہے  
بہارچ او پس لک گیا دل ہے  
ادس



کسی تیرا چاہا کہ تیرا چاہ کرنا ہے  
 غم دور و فراق اپنا مری ہر راہ کرنا ہے  
 جہاں وہ سنگدل ظالم گزرا گاہ کرنا ہے  
 وہی ہوتا ہو لے یار و جو کچھ اٹھ کرنا ہے

بھلی ہر سب سے یاد اوسکی ہی تو ہو مراد اوسکی  
 تراب اس بات سے تجھ کو وہی الگاہ کرنا ہے

خواب کو کین کہو نہ کہوں سا جہاں ہے  
 یہ را کین ادسکا ہی جو کرنا ہے تقید  
 اسطرح تجاہل کرے کیونکر وہ چھپا ہے  
 رکھ دے میرے سینے پہ ذرا ماتھ تو اپنا  
 ارمان تکلم کی مجھے رہ گئی افسوس  
 کون ادسکی خبر لاو مری کوں بناوے  
 افسو تو دہو دے گا کسی روز ترا گھر  
 اسطرح یقین ادی مجھے اوسپہ عزیز د

پیش آئی تراب اپنے نصیب سے وہی بات  
 جس بات کی امید نہ تھی بلکہ جہاں سے

کتنا ہے نہ بخشو نگاہیں قصیر کسی  
 پھر ترک ملاقات لگا کرنے وہ مجھ سے  
 یہ میرے کراہنے کو ہی نصیر کسی  
 میں خوب سمجھتا ہوں یہ تیرے کسی

کسی تیرا چاہا کہ تیرا چاہ کرنا ہے  
 غم دور و فراق اپنا مری ہر راہ کرنا ہے  
 جہاں وہ سنگدل ظالم گزرا گاہ کرنا ہے  
 وہی ہوتا ہو لے یار و جو کچھ اٹھ کرنا ہے

بھلی ہر سب سے یاد اوسکی ہی تو ہو مراد اوسکی  
 تراب اس بات سے تجھ کو وہی الگاہ کرنا ہے

خواب کو کین کہو نہ کہوں سا جہاں ہے  
 یہ را کین ادسکا ہی جو کرنا ہے تقید  
 اسطرح تجاہل کرے کیونکر وہ چھپا ہے  
 رکھ دے میرے سینے پہ ذرا ماتھ تو اپنا  
 ارمان تکلم کی مجھے رہ گئی افسوس  
 کون ادسکی خبر لاو مری کوں بناوے  
 افسو تو دہو دے گا کسی روز ترا گھر  
 اسطرح یقین ادی مجھے اوسپہ عزیز د

پیش آئی تراب اپنے نصیب سے وہی بات  
 جس بات کی امید نہ تھی بلکہ جہاں سے

کتنا ہے نہ بخشو نگاہیں قصیر کسی  
 پھر ترک ملاقات لگا کرنے وہ مجھ سے  
 یہ میرے کراہنے کو ہی نصیر کسی  
 میں خوب سمجھتا ہوں یہ تیرے کسی

کسی تیرا چاہا کہ تیرا چاہ کرنا ہے  
 غم دور و فراق اپنا مری ہر راہ کرنا ہے  
 جہاں وہ سنگدل ظالم گزرا گاہ کرنا ہے  
 وہی ہوتا ہو لے یار و جو کچھ اٹھ کرنا ہے

بھلی ہر سب سے یاد اوسکی ہی تو ہو مراد اوسکی  
 تراب اس بات سے تجھ کو وہی الگاہ کرنا ہے

خواب کو کین کہو نہ کہوں سا جہاں ہے  
 یہ را کین ادسکا ہی جو کرنا ہے تقید  
 اسطرح تجاہل کرے کیونکر وہ چھپا ہے  
 رکھ دے میرے سینے پہ ذرا ماتھ تو اپنا  
 ارمان تکلم کی مجھے رہ گئی افسوس  
 کون ادسکی خبر لاو مری کوں بناوے  
 افسو تو دہو دے گا کسی روز ترا گھر  
 اسطرح یقین ادی مجھے اوسپہ عزیز د

پیش آئی تراب اپنے نصیب سے وہی بات  
 جس بات کی امید نہ تھی بلکہ جہاں سے

کتنا ہے نہ بخشو نگاہیں قصیر کسی  
 پھر ترک ملاقات لگا کرنے وہ مجھ سے  
 یہ میرے کراہنے کو ہی نصیر کسی  
 میں خوب سمجھتا ہوں یہ تیرے کسی





نہیں کیا ہے کہ اس کے لئے  
 ہر ایک کو اپنے لئے کیا ہے  
 اور کون سا ایک ہے جو  
 دوسروں کے لئے ہے

ترا اب آگے نہ بڑھتے اوس کا رخ دھم دھم اوس کے در پہ مری ہی گھات ہاتی ہے	ترا پناہ کا تیر نہیں رہا رہا ہے ہر انہیں بھی اوس کی جو نہ پائی ہے لکھنا دل شقا زین اگر جیتا رہا نو کیا وہ میری چشم تر کو دیکھ جلتی وقت کہ بیٹھا مرا احوال نامہ لکھ کر آنا کا تبین بولا
---	--

ہین اب موی کیا کئی ہمارا بار ساقی ہے ہمارے جی چھایا کیوت ہمارا ساقی ہے تمھاری ہوش لینو کے لیو تیار ساقی ہے صراحی مست ساغر مست ہر شارساقی ہے اوس تو میکہ ہو سب دہوار ساقی ہے مجھے عام سڑ گلگون نہیں در کار ساقی ہے	بھلا ہوں نصیب تو ملا غمخوار ساقی ہے وہ ہو جو جام بھر بھر دیکھو اور نہ ہو تنگوار خیر دار یہو مشارب تو نا محتسب بیدار تماشا دیکھو یہ بدستو کی مجلس کا شراب عشق معنی ہے جو ہر صورت ہو متوالا رگ دیشی میں میری خود کیا نہ چھایا
--	--

ترا اب البتہ تجھ کو ان ملین کو جام کو تو ہے کہ تیرا جہاں علی حیدر کر رہا ساقی ہے	نجانوں مرے دلو کیا ہو گیا ہے ہوئی ترک سب مری آشنا جو گردا پڑ پانوں نے تو نے اڑائی
---	---

عشق کی جگہ نہ رہا رہا عشق کی جگہ نہ رہا رہا	عشق کی جگہ نہ رہا رہا عشق کی جگہ نہ رہا رہا
--	--

نہیں کیا ہے کہ اس کے لئے  
 ہر ایک کو اپنے لئے کیا ہے  
 اور کون سا ایک ہے جو  
 دوسروں کے لئے ہے



کب عشق کی بات صفت ہے	افتمہ بد روز ہو گیا ہے
گھٹا ہے وہ آپ جو بیت	دل جسکا گداز ہو گیا ہے
انت بین نرمی یہ حال بندہ	اے بندہ نواز ہو گیا ہے
جس سے میں بھی بولتا تھا	وہ معمر راز ہو گیا ہے
کیا کہیہ تراب کی صفت	یہ ترسرق مجاز ہو گیا ہے

پر شکر کہ تاجہ اس کے باعث  
بار اور سنگا بہار ہو گیا ہے

۱۹۲

چاہو کوئی دیوانہ نہ بچھو کو دیکھے	دل کو مرے اور زان گرہ گیر کو دیکھے
پتھر کو کیا پانی اور لوہو کو کیا نرم	دانش کوئی عشق کی تاثیر کو دیکھے
کیا شکل ہو گیا سن کیا رنگ کیا روپ	کوئی خوب مر بار کی تصویر کو دیکھے
وان صید کو چھڑا کر نکلتے ہیں نشانہ	فی زخم کو کوئی دیکھے نہ کوئی تیر کو دیکھے
آواز پہ مارے جو خد کا مہ نہ دالے	وہ حرک اگر آنکھ سے بچھو کو دیکھے
گھائل کو دم نزع ہو کھلا سسم ابرو	قاتل وہ بچھے دیکھے کہ شمشیر کو دیکھے

کسطح دل سے وہ گری کیون نہ لاسا  
بیدل جو تراب اس سے لکیر کو دیکھے

۱۹۳

غیر کو کیا کہانہ سے بدگانی ہو گئی	یار کی لکیر جو میر سر بانی ہو گئی
اوسو میر گھیر میں کل شریک ازاد ہو گئی	دل میں شمع کیو چھو کیا گرانی ہو گئی
نا امید ہیں شائق فیہام وصل	جان بخت از میر نو زندگانی ہو گئی

Handwritten notes in Urdu script are present in the margins and between the main text blocks, including:

- Top left: عشق کی بات صفت ہے
- Top right: کب عشق کی بات صفت ہے
- Left margin: عشق کی بات صفت ہے
- Right margin: کب عشق کی بات صفت ہے
- Bottom left: عشق کی بات صفت ہے
- Bottom right: کب عشق کی بات صفت ہے









رو تا ہوں میں اویسکی سنا وصل میں مارا پڑا جو عشق میں طال اللسان ہوا کہتا تھا کہ غریب ہمد افاقے سے ہو	حالت یہ میری دیکھ ادا سے ہوئی گئی بلبل جو چپ رہی تو باسے قفس میں کیا جاتیے کہاں وہ بعد آبریں گئی
--	--

کبتک تراب	یار سے عاقل ہو گیا تو
۲۰۹	غفلت میں عمر تری تو باون برس گئی

نامو عشق میں ہو خلق میں بدنام ہو یار و تم جنکی زبان سے دھاکو خواران میرغل اور کے کہاں جا تری پھندے	درد سے کام پڑ اعلیش سے ناکام ہو لب خلو سے وہی طالع شام ہو خال جو نہ بنی سو سیہ دام ہو
رام رام او کو کو چاہو کر د او کو سلام عید کے چاند کا دھو گامہ رضا نہیں پڑا ہمیزم تر سے نکلتا ہو صو انجانہ وقت	وہ بیت شمع کیسے نہ کبھی رام ہو جلوہ گرو می جو سر شام لب بام ہو اے کرتے ہیں یہی عشق میں جو کام ہو

شام سے صبح ہوئی یار نہ آیا اب تک	۲۱۰
کون کتنا تھا تراب او گنگا بان شام ہو	

کیون اب سرت ہو بغض دل بہار چلے یون بھی نامی عبادت کو کیسے کو کوئی عشق کو نہیں پھینا تھا جو بیت درود	نیہجان چھو او سو یار دل ازرا چلے نہ دعا کی نہ دوا اوراد سے مار چلے غم جہان میں اوسے کو کے گرفتار چلے
غلبہ عشق و حیات کو ہمارا جو کھن کبھی ابھر سے گند لڑائی ہوا دھڑکھی	موت ہو تو نکلی آپس میں چھینا رہے کیا محبت عشق و مشوق سے تار چلے

کبتک تراب  
یار سے عاقل ہو گیا تو  
غفلت میں عمر تری تو باون برس گئی  
درد سے کام پڑ اعلیش سے ناکام ہو  
لب خلو سے وہی طالع شام ہو  
خال جو نہ بنی سو سیہ دام ہو  
وہ بیت شمع کیسے نہ کبھی رام ہو  
جلوہ گرو می جو سر شام لب بام ہو  
اے کرتے ہیں یہی عشق میں جو کام ہو  
شام سے صبح ہوئی یار نہ آیا اب تک  
کون کتنا تھا تراب او گنگا بان شام ہو  
کیون اب سرت ہو بغض دل بہار چلے  
یون بھی نامی عبادت کو کیسے کو کوئی  
عشق کو نہیں پھینا تھا جو بیت درود  
غلبہ عشق و حیات کو ہمارا جو کھن  
کبھی ابھر سے گند لڑائی ہوا دھڑکھی  
نیہجان چھو او سو یار دل ازرا چلے  
نہ دعا کی نہ دوا اوراد سے مار چلے  
غم جہان میں اوسے کو کے گرفتار چلے  
موت ہو تو نکلی آپس میں چھینا رہے  
کیا محبت عشق و مشوق سے تار چلے



ہم اوسکے تصدق بن جو ہر کمال  
بندہ بن اوس کا ہون عمر مولیٰ سیکھا دے

کیونکر تراب اوسکو کئے ہادی برق

جو اندھے کو دکھلا دی اور محبوں کو چٹا دے

ہم کو نہ شنائیے غیر و نہ دھال کے

معتوق گل خوب بھی وری طرح کرتے

کیا کام اوند کو دے لکے بنا دگاڑے

مکن نہیں کہ چہرہ کیسے اسیرون

عاشق بیچارہ کیوں نہیں راز نا دلوان

ست گرم چہ غصے سے ہون مثل آفتاب

یار و نسے بات کئے زبان کشمکش

بین بی طرح یہ شیخ طرصار حال کے

جو غرق ہوں بنا دین نفونک بال کے

جو مرغ اور گریں بھنسی تیرو جال کے

دیدار کے بن جھوکی پیاس وصال کے

قربان بن ہم تمھاری جلال و جال کے

سمجھے عبت تراب گدا کو کوئی حقیقہ

شاہوں کے چلے بن یہ فقیر و نکلے بال کے

کہو جو چاہو یہی وقت لن ترانی ہے

کبھی نہ تکرر قبو نسے بد گمان پایا

کیسے طر سے نہیں ظلم سو تم آدگے باز

مرا اور اسکا عجب قصہ محبت ہے

سنا ہو قصہ شیریں و دلیلی و مجنون

بنو چھو سے حقیقت اور معرفت کہ بات

تراب کیا کہر معشوق کے تانا کا نشان

یہاں تاب ہو پار ہوئی جوانی ہے

ہمیشہ آپ کو ہو ہی سو بہ گمانی ہے

وہی کرو گوجو کچھ اپنے جبین تمھانی ہے

عجیب سے ہم الفت نہانی ہے

کوئی لکھے تو ہمارے عجب کہانی ہے

کسی سے کیا کہوں یار و جو میں جانی ہے

کہر نشان کا نشان محض ہر نشانانی ہے

میں نے اپنے ہر لمحہ میں تجھے یاد کیا ہے  
تو نے میری ہر بات کو دل سے یاد کیا ہے  
میں نے تجھے اپنے دل سے پیار کیا ہے  
تو نے میری ہر بات کو دل سے یاد کیا ہے  
میں نے تجھے اپنے دل سے پیار کیا ہے  
تو نے میری ہر بات کو دل سے یاد کیا ہے

جو تراب اوسکی کرات نہیں جانو دے  
بندہ بن اوس کا ہون عمر مولیٰ سیکھا دے

ولہ کی  
جہی شمس شمس کی بن اوسکی سدا کی  
کے کسی دیکھو سے جسکی دارانگی

یہاں تاب ہو پار ہوئی جوانی ہے  
ہمیشہ آپ کو ہو ہی سو بہ گمانی ہے  
وہی کرو گوجو کچھ اپنے جبین تمھانی ہے  
عجیب سے ہم الفت نہانی ہے  
کوئی لکھے تو ہمارے عجب کہانی ہے  
کسی سے کیا کہوں یار و جو میں جانی ہے  
کہر نشان کا نشان محض ہر نشانانی ہے

جو دلی دامن میں تیرے نام سے  
میں نے تجھے اپنے دل سے پیار کیا ہے  
تو نے میری ہر بات کو دل سے یاد کیا ہے  
میں نے تجھے اپنے دل سے پیار کیا ہے  
تو نے میری ہر بات کو دل سے یاد کیا ہے  
میں نے تجھے اپنے دل سے پیار کیا ہے











سب اور کچھ بھی خواہیے  
میں نے سب کچھ دیا ہے

میں نے سب کچھ دیا ہے  
میں نے سب کچھ دیا ہے

ممنہ سے نہ کہہ اپنی کہ مر جاؤں تو دیکھیں  
اگر نا تھار قہر ہوتے وہ اکدن مری  
جھٹ دیکھ مجھے کہنے لگات بنا کر  
وان آویگا آگے جو کیا ہے عمل بد

ایمان شراب اپنا سلامت رہی کیا ڈر  
بائیں گے نہ اچھے مختار کے سیتھے  
مل اللہ واد  
صبر و سلم ۱۱

وہ گھر میرے آوے ہنسا دی مجھے  
یہی ہے مری اب خدا سے دعا  
میں اپنی ہی بس میں اوسے کر رکھوں  
نہیں اوجھٹی ہے دل سے یہ آرزو  
ترازو جب جانوں اسے یل اشک  
نہ دنیا لکھ سکے جو نہ کچھ کہ سکے  
مری یاد و قاصد دلانا ادا سے  
اوتھا منہ سے برق ذرا بیشک بول  
مرے دل کو ناحق کیا تو نے قتل  
تجھے کب کمون گا میں سچا نفس  
کل اک در در ہے فی جہنمے کما  
ہے دل میں میری یہی درد ہے

جو گھر اپنے جا دی رو لادے مجھے  
الٹی پھر اوس سے ملا دی مجھے  
عمل کوئی ایسا سکھا دے مجھے  
کوئی بر میں اس کے بٹھا دی مجھے  
کہ اک پل میں اودھربا دی مجھے  
وہ قصور اپنی کچھا دے مجھے  
مبادا وہ غافل بھلا دے مجھے  
تنک اپنا جلوہ دکھا دے مجھے  
خدا کے لیے خونبا دے مجھے  
کہ جی دار کے پھر جلا دے مجھے  
وہ بید رہی جو دوا دے مجھے  
تو اوی پیر ایسی دعا دے مجھے

میں نے سب کچھ دیا ہے  
میں نے سب کچھ دیا ہے

میں نے سب کچھ دیا ہے  
میں نے سب کچھ دیا ہے

میں نے سب کچھ دیا ہے  
میں نے سب کچھ دیا ہے

اس جہاں میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی  
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی  
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی  
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی

ار سطر ہنس او کھنڈا اسطر فراد شان تھادی خدا کی صورت جلا ہے یار کی مرگان نین یہ نشتر فولاد ہے جال دکھلا کر جو پھانے وہ بڑا صیاد ہے نفس پر کوئی فتح پادی تو مبارکباد ہے	غنچہ و گل نے کیا بلبل پر گلشن میں تم جل سے تھمت بلا کو سرگردست قتل کی چشمہ کنی دل میں مر مرگ رہے سیکل شتر بار چوٹی کھو لکھ عاشق کا دل کرتا ہجر شاہ صفا غم کرتی ہن ہزار دن تلخ فتح
---	---

جاگئے سوئے تراب و سکندر اکدم بھولنا  
 اور سب بھولے پر اتنی بات رکھنا یاد ہے

کر دے عید عاشق کو میر و صلح باناں بنالگیر اس سے ہونا عید میں ممکن آسان ہے سحر شام تک ہر فرم جلوہ گاہ خیراں ہے جدھر دیکھو او دھر عیش خوشی کا ساوداں ہے	مینو نین مبارک آست سواہ رمضان جو کرتا تھا سدا پہلوتی یار و کجی لٹنے سے ہر اک معشوق بن چھن کر دکھانا چال اپنا کہیں دن ہو کہیں سیر کیڑی کہیں ساقی
--	--

رہی بھوکا پیاسا جو بیان بہر خدا چندے  
 تراب او سکرو دیاں شد و شکر جو دغاں ہے

ہجرت کی رات میں بھاتی نین تار پیارے فقط اک ہمسے ہوئی دور ہمارے پیارے کیتو چھوڑ کر تم یانسی سدھار پیارے یہی عجب سیر ہو دیا کی کناری پیارے دل دھرتا ہے ہر ماخون کی ماری پیارے	انکھ میں چھپی ہیں بن چاند تار پیارے غیر سب سے ہیں برسات میں خوش بار کی تھک جھڑکی آنسو دھکی آہ کی بجلی چمکی کیا ہی دور کی ہوئی وہیدہ تر بھر دوان آیت رہد نہ پڑنا خین بادل گر جا
---	--

ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی  
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی  
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی  
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی

ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی  
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی  
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی  
 ہر دہائی میں ہر دہائی سے دو لاکھ دوا ہفتی ہفتی



۲۲۲

عشق کی آغوش میں وہ نہ رہا  
 غافل ہو کر اپنے دل میں نہ رہا  
 عجب کی بات ہے کہ وہ نہ رہا  
 عجب کی بات ہے کہ وہ نہ رہا

ایک مین ہوئے روتے روتے سولے	ایک نام کوئی نہ خواب کا سولے
جس طرح وہ آکر بھر کے دیکھے	بہر نہ ہون بن شراب پہ ایسے
کھڑے پہرے زلف چٹکی اس طرح	ہوں چار پہرے چون سحاب کا سولے
کیون باغ داؤد جڑی باغیان جب	بیل کی جگہ غنہ اب پہلے
نکل پھول کے جھڑ گئے ہزاروں	خشکی سے ہوئے شراب لاسے
دل غم سے ترے جلا بھنا ہے	لے ماتھ میں یہ کباب کھاسے

۲۵۰

دل دیکھے تجھے مزہ یہ پایا  
 جی دیکھے بھلا تراب کیا لے

یاد تک دل میں جدا کی گرائی رہ گئی	دوہل میں چھوٹا نہ داغ اوسکا نشان رہ گئی
دور سے وہ سنہ دکھا کر لگیا صبر و قرار	سامنے آوے تو جی و دوں حائفشان رہ گئی
دوستو کیا کیئے اوسکا ماجر اچھوٹو	مہوئی گھٹ گئی نامہ سرائی رہ گئی
خط لکھ آیا گئی اوڑ سادہ روئی کی ہمار	ہم سے اب تک دل میں اوسکے بدگمانی رہ گئی
وہ تجلی ہے کہان مشتاق ہو جسکا کوئی	ناحق اب یار و نسو اوسکوں ترانی رہ گئی
مٹ گئی لیلیٰ ہوا مجنون ہوا قصہ نام	عاشق و معشوق کی جگہ میں کیانی رہ گئی

۲۵۱

منتظر ساعت کا رہ غافل نہ ہوں سر تراب  
 آئے دن چلنے کے تھوڑی زندگی گانی رہ گئی

خدا ہ پناہ فقروں کی کہر پائی سے	اگر اد کو ننگ ہے دنیا کی باد پائی سے
خدا کی لوگوں نے ڈرتے رہو خدا کے لیے	اگر بنو دین ہر نسبت اوتھیں خدا پائی سے

۲۵۲

شراب اور سحاب کا سولے  
 عجب کی بات ہے کہ وہ نہ رہا  
 عجب کی بات ہے کہ وہ نہ رہا  
 عجب کی بات ہے کہ وہ نہ رہا

دوران شاہ تراب  
 عاشق و معشوق کی جگہ میں کیانی رہ گئی  
 عاشق و معشوق کی جگہ میں کیانی رہ گئی  
 عاشق و معشوق کی جگہ میں کیانی رہ گئی

عجب کی بات ہے کہ وہ نہ رہا  
 عجب کی بات ہے کہ وہ نہ رہا  
 عجب کی بات ہے کہ وہ نہ رہا  
 عجب کی بات ہے کہ وہ نہ رہا

۲۲۳  
 ۱۔ ہر دفعہ جب کہ کوئی شخص اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمائے گا۔  
 ۲۔ ہر دفعہ جب کہ کوئی شخص اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمائے گا۔  
 ۳۔ ہر دفعہ جب کہ کوئی شخص اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمائے گا۔  
 ۴۔ ہر دفعہ جب کہ کوئی شخص اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمائے گا۔  
 ۵۔ ہر دفعہ جب کہ کوئی شخص اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمائے گا۔  
 ۶۔ ہر دفعہ جب کہ کوئی شخص اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمائے گا۔  
 ۷۔ ہر دفعہ جب کہ کوئی شخص اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمائے گا۔  
 ۸۔ ہر دفعہ جب کہ کوئی شخص اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمائے گا۔  
 ۹۔ ہر دفعہ جب کہ کوئی شخص اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمائے گا۔  
 ۱۰۔ ہر دفعہ جب کہ کوئی شخص اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمائے گا۔

ہم سے مانس کی تہ حقوق کو پہنچانے  
و اعطایا فل نہ یک حکم سکھو ہر اتوجو اس  
وہ تہسہ و لین سے رکھے جلا ہی مسئلے

شہ کی گئی کیا حقیقت ہے کہ اکیو اسٹیل  
مین نورسواہون اوسی کا واد اکیو اسٹیل  
نیج جی باہر نجا گھر سے خدا کیواسٹیل

کم کو بی فقرات ملتا ہے خدا کی واسطے  
اہل دنیا کی غرض لگتی ہے جیسے دیش سے  
میں خدا اور وہی سے جسے میری انجاء  
معا حاصل ہوا تو پھر گئے کہنے لگے  
ایسے لوگوں کی رین در دیش ناخون خلاط  
شاہجہ راوسک نہ کہنا سہمہ حکم نہ کافہ

وضع اعدا کے لیے یا گیا کیواسطے  
 کہتے ہیں اپنے اصول دعا کیواسطے  
 حل کردہ مشکل مری شکل کشا کیواسطے  
 کیوں خوشامیہ سمجھے انکی دعا کیواسطے  
 سحبتاؤنکی زہر ہے اہل صفا کیواسطے  
 اغنا سے جو ہر نشوونما کے واسطے

سایه درگاه کاظمیه	۲۵۵
گنبد عیسیٰ	

یہ کہ ہے تراب  
بدر علی بہا کی اسے

نہلا نہیں جو کمون کو زو شیب برابر ہے  
خدا رقیب کو بارے خطاب سے تیرے  
قطر سرد کی کسٹھ کیے فک کو ترے  
گلی میں بتری رقیب و صیب یکساں ہے  
جھلا کے اوٹھن جاہ بڑا کے کوئی

اگر جلوہ گر بخ و زلف او سکا اید برابر ہے،  
تیرا خائب خدا کا غضب برابر ہے  
وہ تیرے قامت نماز کی گنج برابر ہے  
بجائے قدر ہوس اور طلب برابر ہے  
جو جس کے واسطے ہو اور کون تو سب برابر ہے

دل آلودہ بیاد دیکھ کر کھل کر رہا  
 جسے دل آلودہ بیاد دیکھ کر کھل کر رہا  
 ہرگز نہ ہو کہ آفتاب نہ نکلے  
 ہرگز نہ ہو کہ آفتاب نہ نکلے  
 کھڑے باقی بچاؤ دیکھ کر کھل کر رہا  
 کھڑے باقی بچاؤ دیکھ کر کھل کر رہا  
 گھر کی اور جیسی کی اور دیکھ کر کھل کر رہا  
 گھر کی اور جیسی کی اور دیکھ کر کھل کر رہا  
 سنا کتا دیکھ کر کھل کر رہا  
 سنا کتا دیکھ کر کھل کر رہا  
 دستانہ دیکھ کر کھل کر رہا  
 دستانہ دیکھ کر کھل کر رہا

کہ کر کے کیا حقیقت ہے کہ کیا ہوئے  
 بن تو رہا ہوں اسی کا واد کیا ہوئے  
 بیخ حبی باہر نجا گھر سے خدا کیا ہوئے  
 میں تہ کو تراب  
 بلا کے واسطے  
 مع اعدا کے لیے یا کیا کیا ہوئے  
 کہتے ہیں اپنے اصول دعا کیا ہوئے  
 کہ مشکل مری شکل کشا کیا ہوئے  
 یوں خوشامیہ کجی انکی دعا کیا ہوئے  
 حجت ادنیٰ رہے اہل صفا کیا ہوئے  
 غنیاسے جو ملے نشو و نما کے واسطے  
 کہ ہے تراب  
 رحل ہا کیا ہوئے  
 جلوہ گر رخ و زلفاں اسکا اب برابر ہے  
 براختاب خدا کا غضب برابر ہے  
 میرے قاصد نماز کو کب برابر ہے  
 کج قدر ہوس اور طلب برابر ہے  
 ویرے ولسے ہیں ادنکو تو سب برابر ہے

<p>۲۲</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>	<p>۲۲</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>	<p>۲۲</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>
<p>۲۳</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>	<p>۲۳</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>	<p>۲۳</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>
<p>۲۴</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>	<p>۲۴</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>	<p>۲۴</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>
<p>۲۵</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>	<p>۲۵</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>	<p>۲۵</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>
<p>۲۶</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>	<p>۲۶</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>	<p>۲۶</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p> <p>جس کو غیب سے پکارا گیا</p>

۲۵۵	تخلی	۲۵۵	۲۵۵
۲۵۶	خدا	۲۵۶	۲۵۶
۲۵۷	تجربہ	۲۵۷	۲۵۷
۲۵۸	گل	۲۵۸	۲۵۸
۲۵۹	جملہ	۲۵۹	۲۵۹
۲۶۰	من	۲۶۰	۲۶۰







دل اندر کا پتھر تھمت کر  
 ہر بال بین اس کے سبب مزاجی  
 کہ وہ اس سے ہوا جو پھر نہ آئی  
 کہ وہ اس سے ہوا جو پھر نہ آئی  
 کہ وہ اس سے ہوا جو پھر نہ آئی  
 کہ وہ اس سے ہوا جو پھر نہ آئی

پیدا کیا جا اسے عبادت کو واسطے  
 اعمال اچھے میں تو اس پر ہر شے  
 کیوں بہت ہمارے کھائے و کھاتے  
 پھل پائے دامن جو بیان نہ ہوئے

جتنے مرے جو یاد میں اس کی ہر قراب  
 جیکو نہ ہارے اور غفلت میں کہو ہے

خواجگی پر انوارِ حیات کوئی تب جائے  
 اپنی تہی سے الگ ہو نیسی کی لڑکے  
 جس طرح کہتے ہیں برقِ فوجِ آن پہنچے  
 یوں فقیر کا فہ پانا مت و شوار ہے  
 عقل ملے جانتی ہیں خوب تدبیرِ حیا  
 نزد بازی میں جتنا دُور کو خود ہر جا  
 اول و آخر وہی ہر ظاہر و باطن وہی  
 یاد و کار و بار غفلت اس عالم کی تیج

کیا عبادتِ ذالِ صفا نہ شکل ہر قراب  
 بے صفت ہو آشنائی ذات کوئی تب جائے

یاد و دیکھوں کہین وہ شکرت آتا ہے  
 چاہوں ہر روز و رات دن میں کچھ شکل  
 کہ اندھیر میں مجھے چاند نظر آتا ہے  
 پر مری دلیں یہ دوسرا خط آتا ہے  
 کیا ترا کام ہر زبان کیوں تو ادھر آتا ہے  
 جس گھڑی دلو مری خون سحر آتا ہے

یاد رکھو کہ اس کی دعا  
 خود دل کو بخسے دیکھتے آتے  
 کیونکہ قراب اس کو مابی

دل  
 جسے دی اس بار دھندل کر کے  
 سر پنا جھکا دوسرے تلواریں کر کے  
 کہ جانی تو دل ہی میں دھندل کر کے  
 کچھ کہ نہیں سکتا ہوں میں اختیار کر کے

دیوان شاہ قراب  
 کہ وہ دوسرے قراب بے نیاز ہے  
 کہ وہ دوسرے قراب بے نیاز ہے  
 کہ وہ دوسرے قراب بے نیاز ہے

دل اندر کا پتھر تھمت کر  
 ہر بال بین اس کے سبب مزاجی  
 کہ وہ اس سے ہوا جو پھر نہ آئی  
 کہ وہ اس سے ہوا جو پھر نہ آئی  
 کہ وہ اس سے ہوا جو پھر نہ آئی  
 کہ وہ اس سے ہوا جو پھر نہ آئی











شمارت من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون

من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون

من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون

جو کسی کا بھی کسانہ کرے  
یار کی گالیوں سے جو خوش ہو  
پیر بھائی میں اوسکو کیسے کون  
یار می اوس سے نہ کچھ یارو  
آئینہ ڈور کے وہ کہتا ہے  
مجھکو پروا نہیں تجھ کی  
عاشق بقیہ راز اوسکا ہاے  
گھر سے لپٹو وہ ابتلاک نہ پھرا  
ہمتو خوبون سے ہو گئے برآس  
لوے گل سے کوئی نپاوے خبر

اوس سے کوئی ہرگز التجا نہ کرے  
حق میں اوسکے وہ کب دعا کرے  
جو مرے درد کی دوا نہ کرے  
بے وہ پیر: کچھ دعا نہ کرے  
ق سامنے میرے کوئی ہوا نہ کرے  
مجھکو اللہ خود خدا نہ کرے  
کسطح عرض دعا نہ کرے  
بھرمین کیون جگر جلا نہ کرے  
کوئی خوبون سے آسرا نہ کرے  
کچھ بھی ایسا اگر صبا نہ کرے

ولین جسکے تو بس گیا ہے تراب

نام تیرا وہ کون لیا نہ کرے

صنم کے دیکھنے کو اے دل کیا تملتا ہے  
مجھے چھو نہ دے کوئی وان اگر تانہیں  
وہ مجھے کنگیا تھا میں گھر سے پھر آگیا  
کمون کس سے کہا تھا قسم کر کے کیا تھا  
جینے کا وعدہ تھا آیا ہو گھر جینے  
کہو انصا سے بارگاہ کسطح صبر آوے

کہا نکسا و سکو سچا اون گھر یار آنا  
سیانہ کو کر دین کیا نہیں کچھ مجھکو بھاتا  
تو کیون یوں مچھا ہو جھٹا نہ ہوتا ہے  
مرا ہرگز کوئی ایسا نہیں اسطرح جاتا  
کہے کوئی جس اب بھی آدیا وہ کیونتا تھا  
خبر تو کی جھوٹی بھی نہیں کوئی شانا

من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون

من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون

من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون

من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون  
من برون و من برون و من برون





کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا  
 کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا  
 کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا  
 کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا

مرے کون اوس سپر کیا خیر اوسے میری کسید نہ لی اودھروہ کبھی چپہ نہ دیکھتا مجھے عید ہواہ رمضان میں کرم وہ کرے تو نہیں کچھ عید سقاوس سفر کو نہیں کہتے میں ہم ایسا نہوگا کہ سبق و شفیع خوش آنی کا کل تو کمرے کے گرد تو اپنی قبا کی ذرا آستین وہ بڑے کو سودائی کہتے ہیں گ خدا نے ازل سے دیا ہم کو عشق کہد عشق صادق کہ ہے فادہ	ہو گھر گھر پھرے سیم و زر کیلے نہ بھیجا کسی کو خبر نے لیے تر شاہ جو اک نظر کے لیے اگر وہ ملے اک سپر کے لیے کہ مشتاق ہوں شب قدر کیلے یہ ہو کسب علم و ہنر کے لیے ہمیں ساتھ رکھ لے سفر کے لیے یہ ہاں ہے زیبا لہ قمر کے لیے بڑھائے مری چشم ترکے لیے پھرے ساتھ اپنی جولہ کے لیے امانت یہی تھی بشر کے لیے ادھر کے لیے یا ادھر کے لیے
--	--

ہوا عشق میں اب تو بدنام خوب ترا اک برہن سپر کے لیے	چہ ہے ایسا مجھے اوس گلہ لکھو دا بار بن سب مجلس عشق و طرب کی نور ہے کہد و شائے نہ اونسے پیچ و پل ہے تازہ اندان گر سا ہر زلف مانا نہیں ہے
---	--

کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا  
 کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا  
 کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا  
 کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا

کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا  
 کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا  
 کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا  
 کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا کون تو بدی گویا







نہ گن کر وعدہ دیدار کر بروز شمار  
تو ساقی اپنے خط و چشم میکسار کو دیکھ  
ندمی حریفوں کو بھر پھر کو جام خلائق  
وہ اپنے گھر سے پھر آدینکا جلد سے مشاق  
جو اوسکو خواب میں دیکھا تو کیا ملا تجھ کو  
وہ ہو فنا کا نئے مجھے نام لے نادا  
لگا تو شوق سے بحر محیط میں غوطہ

اور تمھارے منہ پر برق حجاب جانے دے  
مجھے بہشت میں جھبٹ جیسا بجا دے  
بمخاطبہ بنگ و شراب جانے دے  
نہ دجلائے طریق کباب جانے دے  
تو دل سے ہجر کا ابا صراط جانے دے  
خیال خواب نکرو ذوق خواب جانے دے  
اوس کو خوابوں سے کر انتخاب جانے دے  
کسان کی سوچ کمان کا حباب جانے دے

دلی کی ساقی اس قدر نہ سگ  
کر گیا شاد و دود گھڑی کا تیرا  
کس طرح کیے دو پہر نہ سگ  
بول دل اوس کا جلسہ کیے سگ  
بریں میں جس کا وہ یہ سہم نہ سگ  
اوس پر نہیں سے کیون عطرانے  
لیکن عاشق کی چشم تو نہ سگ  
اے لڑکھو اے دلی کی ساقی  
ایک ہی لائق اوس کا دل نہ سگ  
اے لڑکھو اے دلی کی ساقی  
ایک ہی لائق اوس کا دل نہ سگ

دل کی ساقی اس قدر نہ سگ  
کر گیا شاد و دود گھڑی کا تیرا  
کس طرح کیے دو پہر نہ سگ  
بول دل اوس کا جلسہ کیے سگ  
بریں میں جس کا وہ یہ سہم نہ سگ  
اوس پر نہیں سے کیون عطرانے  
لیکن عاشق کی چشم تو نہ سگ  
اے لڑکھو اے دلی کی ساقی  
ایک ہی لائق اوس کا دل نہ سگ  
اے لڑکھو اے دلی کی ساقی  
ایک ہی لائق اوس کا دل نہ سگ

بتوں کو دعویٰ خدا میر کا ہے معاذ اللہ  
نہ التفات اودھر کر ترا چلنے دے  
وہ غم مار نہ کہی دیکھ مجال کے روئے  
یہ کیا عقیدہ ہو یا رویہ کیا مجھے  
شفیق اوں کو سب کے وہ باغ مانع ہوا  
قدیم بار کاروانہ اوس کو آیا یاد  
سہی بیج کی کنجوں میں کس طرح جہتا

ہوئے دامن مرگان تر ذرا اپنا  
تراپ ہجرین ابھی سب نہ حال کے روئے  
بازار گرم یا سے اغیار کی ہوئی  
اززان شمعانی حسن کو بازار کی ہوئی

اے لڑکھو اے دلی کی ساقی  
ایک ہی لائق اوس کا دل نہ سگ  
اے لڑکھو اے دلی کی ساقی  
ایک ہی لائق اوس کا دل نہ سگ  
اے لڑکھو اے دلی کی ساقی  
ایک ہی لائق اوس کا دل نہ سگ  
اے لڑکھو اے دلی کی ساقی  
ایک ہی لائق اوس کا دل نہ سگ  
اے لڑکھو اے دلی کی ساقی  
ایک ہی لائق اوس کا دل نہ سگ

۲۲۳

[illegible]

امہند بے کی اسطرن سر کھلے | دل جواک طرف جھپٹے سر لگے

دستگیری تیرا بوسکی کر

غیر کے ہاتھ سے لڑنے لگے

خوب روئی بین کوئی! بشر نہ لگے  
منہ چھپاے کین نظر نہ لگے  
آپکے گس طرح خبر نہ لگے  
ایسے کافر سے کس کو ڈرنے لگے  
دم کو اوسکے دم محمد نہ لگے  
دیکھ کر خرم اور زخم پر نہ لگے  
کیون او مٹا نہ تو کی پوچھ نہ لگے  
دل کسی کا کسی پر گرنے لگے

گویے کو سے تیرے قمر نہ لگے  
 بار کی اللہ کیا جمال ہے واہ  
 سنجو سے میرے اک جهان ہر خیر  
 چمکو ہرگز نہ خود اکا ڈر  
 ابرو خرم کا ہے کچھ اور کئی ٹ  
 تر بھی چتون سے بار بار نہ مار  
 عین گرمی میں وہ گیا تھا ادھر  
 کیفیت دل کی کچھ سبجان پڑے

جسکے ہی ہو وہ چار چشم تراب

کب مری آنکھ پھیرا دو معمرہ

بلبل بیتانے کدینا مبارک باد ہے  
گرچہ معمولاً ہی پر اپنی کام کا استاد ہے  
شہر میں چار دھڑن غل ہے یہی فراد  
اد کے ہستی نچ مشت خاک کو برباد ہے  
ہر اک اشغین ادسکی نئی اسجاد ہے

ان دونوں کہیں اور یطرف صیاد ہے  
سباہہ لوح اوش بہن داکومت جاکوئی  
ماہر کو عاشق کو کسراہ اپنی گھر کی لی  
مثل ابدتہ جلتی ہجواری جسکی تیز  
خوش ادائیگی صفت کسے ادائیگی

۱









یہ ساری باتیں میری ساری باتیں ہیں  
 دل کا شوق ہے کہ میں تیرے پاس جاؤں  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو

کس کو لکھوں حال اپنا کس کو دکھانا کہ وصل کی امید ڈھکی چھپی ہے یار کو کہیں کتنے ہر دوستی ہیں دعا	وہ کہ اس سے کہی بالکل نامہ پیغام ہے وقت گرمی کا گیا شریک اب ہنگام ہے کتنے کہتے ہیں عاشق لائق و شام ہے
---	---

۳۳۲	وہ ہے جب میں سلامت نہیں ہے تراب یہ ملاست خلیق کی سہنا ہمارا کام ہے
-----	---

دل میں جو بیٹھکے جھٹ خواہش ہیں بیڑن پھاڑ کے داہر تو کر دیں سماع عشق میں ہم تو خدا کی ہی کرتی ہیں دعا واہ کیا خوب ہے مجلس میں تری مرغ و ہار زلف لٹکے جو شاعر ہفت نشان خاطر دل میں ہے غم کا نزل آہ نہ کیوں کر معلوم اگر رتب ہو مری آب روان انس کی دلوں میں مین بکڑھ کر رکھا اور لیے ڈال کر مجھ پر یہ مشکل وہ کیا اپنے گھر وہ تو آتا نہیں بائیں نہیں ان جا سکتا	ایسے کا فخر کو خدا اجلہ مسلمان کرے جب ادا سے وہ صنم جنبش دامن کرے خوش رکھے دوست کو دشمن کو پشیمان کرے یہ حکایت جو سوز نقل گلستان کرے جمع کسطحے نہ ہمارے دیوان کرے تنگدل زیادہ کہاں خاطر مہمان کرے وہ بیت شوخ نگاہ کا چہرہ نشان کرے ورنہ یہ وحشی امی سیریا بان کرے وہی پھر آئے تو مشکل مری سان کرے کسطحے کوئی ملاقات کا سا ان کرے
---	---

۳۳۳	عشق میں اپنی حقیقت تو کھلی مجھ پر تراب کہیں اوسکو بھی خدا صاحب عرفان کرے
-----	---

کون نہ لکھو لے اوجہ دلوں پریشان کرے	کون نہ لکھو لے اوجہ دلوں پریشان کرے
-------------------------------------	-------------------------------------

یہ ساری باتیں میری ساری باتیں ہیں  
 دل کا شوق ہے کہ میں تیرے پاس جاؤں  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو

یہ ساری باتیں میری ساری باتیں ہیں  
 دل کا شوق ہے کہ میں تیرے پاس جاؤں  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو

یہ ساری باتیں میری ساری باتیں ہیں  
 دل کا شوق ہے کہ میں تیرے پاس جاؤں  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو

یہ ساری باتیں میری ساری باتیں ہیں  
 دل کا شوق ہے کہ میں تیرے پاس جاؤں  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو

یہ ساری باتیں میری ساری باتیں ہیں  
 دل کا شوق ہے کہ میں تیرے پاس جاؤں  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو

یہ ساری باتیں میری ساری باتیں ہیں  
 دل کا شوق ہے کہ میں تیرے پاس جاؤں  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو  
 کون سا دل ہے جو تیرے دل کی طرح ہو





اگر دشمنیں بڑے خرچ یہ در رہ ہی آئیں  
گھائل تو ہے عاشق بہ مشوق قربان  
لیل کی شرہ مجھ کی محبتوں کی جاگزیں  
جو دیکھ دو آئے کرے سبک تجاہل

دور ہو کر رہا، کا دامن نکالے  
 بیدم ہو کر تیر کا پیکر بن نکالے  
 کیا پانوں سے وہ جا بیاں نکالے  
 کیا اوس سے کوئی جان پہچان نکالے

کافر کو کہے رام محبت میں ہو بیجا  
کوئی جگ میں تراب ایسا مسلمان

خدا بچا دودہ کا فرنیچے کی تہوں سے  
 نہ بچ دی کہین زائد کورشتہ زنا  
 بہت بچھا جھٹکا دیکے خاکہ اس  
 وہ گھیر میں بیٹھ رہا کیوں نہیں نکلتا ہے  
 کہاں کی مولیٰ کہاں کا نسبت کیہاں  
 جو در دیر کیسکی نہیں سمجھتا کچھ  
 لیکو دیکھ بڑی کیا وہ شوخ پردہ شین  
 لگا ہی دلہ فری گھاؤ جسکے غم سے کا  
 چمک فی جسکی کیا یاد و چاندنی میں  
 چمن میں دیکھ بڑی جسکو چار دن کی بیا

لگے نہ آنکھ کسی شیخ کی برہمن سے  
 نکالو داسے سلیمانی او سکی ہر نے  
 خبار دل میں نہ رکھ بار پاک دامن سے  
 کل خجائیں کہیں عاشقو گل جی تن سے  
 یہاں تو آگ لگی ہے اسارہ ساون سے  
 بہین تو کام پڑا اوس جوان پرین سے  
 جو چھپ کے سبکے طرف دیکھتا ہر چلن سے  
 دہر ٹانکے اوسی نے فرہ کی سودن سے  
 میں خود شمع بنی ہوں سی ماہر کی خبریں سے  
 وہ کیا سمجھ کے دل اپنا لگا دھن سے

جو کام ادا نہ کیا دوستی کے پردہ میں  
 قریب کب ہی نہوتا وہ کام دشمن سے

۲۵۵

کر نشین ہے جس خیرہ درہ ہی اولست  
 لکھنوال تو ہے عاشق رہ مشوق قربان  
 بیل کی شرہ چھ گئی مجنون کی جاگیر میں  
 جو دیدہ و دانستہ کرے سب سے تاجال

دورہ جو درہ سے یا کا دامان نکالے  
 بیدم ہو اگر تیر کا پرکاشن نکالے  
 کیا پانوں سے وہ جاہان نکالے  
 کیا اوس سے کوئی جان کچھ جان نکالے

کافر کو کہے رام محبت میں ہو بیخ نام  
 کوئی جب میں تراب ایسا مسلمان

خدا بچا وہ کافر بچے کی چوون سے  
 دھچ دی کہیں زاہد کو رشتہ زنا  
 بہت چھار چٹک اور یکے خاک و اوسر  
 وہ گھر میں پھر رہا کیوں نہیں نکلتا ہے  
 کمان کی مولی کماز کا لبنت کیہا رہی  
 جو در دیر کیگی نہیں سمجھتا کچھ  
 لیکو دیکھ پڑی کیا وہ شوخ پردہ نشین  
 لگا ہو دلہ مر گھاؤ جسکے عمر سے کا  
 بیک فوج کی کیا بار و چاندنی میں  
 جمن میں دیکھ پڑی جسکو چار دن کی بیا

لگے نہ آنکھ کسی شیخ کی برہمن سے  
 نکالو داسے سلیمانی اوسکی سرنے  
 خبار دل میں نہ کیا بار پا ک دامن سے  
 نکل نجائیں کہیں عاشقوں کی جی تن سے  
 رہا تو آگ لگی ہے اسارہ ساقل سے  
 بہن تو کام پڑا اوس جو ان فرین سے  
 جو چھپے سکے طرف دیکھتا ہر چلوں سے  
 دہر ٹانگے اوس نے فزہ کی ہوز سے  
 میں خوش چین ہو اوس ہر کی خرم سے  
 وہ کیا سمجھ کے دل آیا لگا دھڑکن سے

جو کام اوس نے کیا دوستی کے پر دہن  
 تراب کب ہی نہوتا وہ کام دشمن سے



منہ کی آشنائیں ہوئی حاصل نہ ہوئی  
نچا ہونگا کیونکہ کوئی مومن و کافر  
جب سے کہ گیا جان تر کر گیا میں ان  
مرا دل نہ مارا کہ دلبر گھر سے دھارے  
دو عا تر کس سے کہ جو دشمن الگ داکا  
شہنشاہ اوں لکھا مجھ کوئی قاصد بھیجا





کیا لبِ نعل یار جھوٹا ہے  
اوسے گنگا پہ جا کیا اشنان  
جسکو ہے حسن کج منش کا عشق  
درد و سے جل گیا جگر جسکا  
کہہ دے اوس بیوفا سے لے یار و  
یونانی نری بہت بین سہی

باز آیا تراب  
حق میں ادس کے تو مصلحت ہے یہی

جسکو مولیٰ نے بادشاہی دی  
پوچھو محمود سے ایاز کا حال  
ست کر و فضل حق پہ چون و چرا  
خوش قد و نکا کیا سرا پا خوب  
دل نہ رہا تلخ کام رکھا  
پاے لیلیٰ میں کفشِ نعل ہو  
دامنِ دشت میں بھرا خس و خوار  
شبِ بھور کو کیا تار یک  
پستے آیت مکر رہے  
چاہ عاشق سے ضبطِ انوس کے  
اک طرف کی ہے زہدیٰ ہستی

عاشقی نے اوسے گدا ئی دی  
بندگی میں عجیب خسائی دی  
عقل کو یان نہیں رسائی دی  
کج خسائی اور کج ادائی دی  
لب شیرین کو یہ مٹھائی دی  
قیس کو یون برہمن پائی دی  
صحنِ گلشن میں دل کشائی دی  
ماہ تابان کو روشنائی دی  
مسندِ پیہ صیقل و صفائی دی  
دل میں معشوق کے سائی دی  
اک طرف زہد و پار سائی دی



چنانچہ دروغی کی طرف سے جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچا ہے  
جس کی طرف سے کہتا ہے وہ سب سچا ہے  
جس کی طرف سے کہتا ہے وہ سب سچا ہے  
جس کی طرف سے کہتا ہے وہ سب سچا ہے

یار و کدایت کھتے ہو منہ سیرا  
یاں تو آنسو کا لگ رہا ہے تار  
کبھی لعل اور کبھی گیسے اشک  
فاصدا اس سے کیتو یہ جسکی

جلد ادیکھتے تیرا کمال

فوتی ہی ل ہو جو دربار غمناک ہے  
بلیں گے اور کیا ہو عشق کا ترے اثر  
حیلہ و سستی وہ سیر کام میں کرنا ہو  
دامن کا ایک درویش دینا ہو  
دل جو لبتا ہو کبھی چپ کی کبھی کھل کر  
تنہا دیدار کا ہون اس سے کیتو جلد آ  
زندہ بستیوں کو کتنا چھپ کے میخواری کریں  
بت جو دامگیر ہو میرا تو تر دامن نکھہ

عشق میں برداشت کی نہیں کھتا تراب  
زندہ مشرب مشرب ہو قلندر سے پڑا بدیاک ہے

میری میخواری کسی زغائب حاضر کی  
رواقل دل لیا تھا کیا تلخ سو مرا  
منہ دکھا کر ڈیرا لا خوب زاپہ کا ٹھمنڈ

جسین کچھ گئی نہیں وہ آدمی کا خاکہ  
داغ ہو لاری کا سینہ گل گریبان پر ہے  
کام میں اپنی جو البائیز اور چالاک ہے  
گردش اس کی ہر غضب کیا گردش افلاک ہے  
دلبر اس کو مست کہو جی چور ہو قزاق ہے  
آنسو دیکھ کر تار سے آنکھوں میں بھیج داک ہے  
دختر زر پر تو بیٹھ محبت کی ناک ہے  
میں جس کا ہاتھ پکڑا وہ تو دامن پاک ہے

دلہا تو جو وقت میں سلطان کی بی بی  
دلہا تو جو وقت میں سلطان کی بی بی  
دلہا تو جو وقت میں سلطان کی بی بی  
دلہا تو جو وقت میں سلطان کی بی بی

[illegible]







میں نے سب سے پہلے اس کی تعریف کی تھی کہ وہ ایک ایسا شخص تھا  
 جو اپنے آپ کو ایک عوامی شخص سمجھتا تھا۔ وہ اپنے آپ کو ایک  
 فاضل سمجھتا تھا۔ وہ اپنے آپ کو ایک دانشور سمجھتا تھا۔  
 وہ اپنے آپ کو ایک عالم سمجھتا تھا۔ وہ اپنے آپ کو ایک  
 دین کے پیروں کی طرف متوجہ تھا۔ وہ اپنے آپ کو ایک  
 دین کے پیروں کی طرف متوجہ تھا۔ وہ اپنے آپ کو ایک  
 دین کے پیروں کی طرف متوجہ تھا۔ وہ اپنے آپ کو ایک

با یکدیگر خبری نیست چنانکه بلامت چهره جا  
 یا انصاف کوئی طرح را یکی شایسته چهره جا  
 او است با انصاف مشرفه مولی قیامت چهره جا  
 ویرانه چهره را یکی سبب تنفاس است چهره جا  
 لبوان زبان که نه بکلیه اقامت چهره جا  
 چهره چهره چهره را یکی شایسته چهره جا

عشق میں نادوم نے ہمت سے اپنے تراب

گر خدا چاہے تو یہ سب سے زنداں معصوم چاہے

1000

سوا دِ عشق سے لہ تمہہ آئی کیا مراد لی  
 نسل ہے کمانے میں جھوٹا طمع سچو شوق کی  
 کلی کارنگ کھلا بی کلی کے بعد مجھے  
 درن ہر یابی برون دگر سر پہ لگ ہر  
 ہزار چھوٹے حق حق کو ہے مذلا کے  
 نخل میں کیوں نہ کھون کھینچے اوسے مردم  
 سمجھکے دارو پیے اوس بہت بڑی گھٹ  
 فرزند چھو چو ملتا ہے گرسے گر کھد کو

نہ نے دے۔ مجھے پتھر کی اک سیاہ گلی  
 بائیس پی کے مجھے دسی نوٹینے جو مٹی  
 کہ ابنوس کی ہر ڈال اور نابیل کی مٹی  
 کشش کرتی ہو وہ ذکر و خفی دہلی  
 جو دم نوٹ گئی دم بخود ہو کچھ نہ جلی  
 مجھے ڈاکھی ہے تصور یاد کے سب بھلی  
 کبھی گرم دھوپ سے مری زبان جلی  
 طریق سو ہنس اداس کو مار دو دم ملی

تراپ راہ سے تیری کہاں بھٹک جا

اوسے دکھاؤ نہ تو اس نے سوا کسی کلمہ

[illegible]

اب چاہی  
وہ دون گنیا دہ رات وہ  
مچھ شربت وصال دیا تو وہ  
بیکارک عشق پیچھے گئی اور یوں  
نہایت کا اسکے شورو ابھرنے لگی  
افت سی جیسی ایک بہانہ بن گیا  
کیا دیکھتے تھے دل کو  
صورت تھی جس کی نگہ نہایت  
روشن مانتا تھا۔

دانشگاه مادران و دختران  
بافتن و بخون کردن با یکدیگر  
همه استادان و دانشمندان  
بشرین سال در این شهر و  
نادر و کائنات و در این شهر  
چون نقش یادگار و در این شهر  
و در این شهر و در این شهر

اختیار ادا کی برین جسد فرجانی سے  
 کئے

\_\_\_\_\_

وہ تو سلطان نامرادی ہے جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے  
 جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے  
 جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے  
 جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے

کئے لگا بڑے کے اکدن تراب سے وہ  
 صورت فقیر کی تم ناطق بنا کے بیٹھے

عشق دوکان نامرادی ہے	عاشق کی کان نامرادی ہے
یہ تو میدان نامرادی ہے	یہ تو میدان نامرادی ہے
ساز و سامان نامرادی ہے	ساز و سامان نامرادی ہے
بے حسے قرآن نامرادی ہے	بے حسے قرآن نامرادی ہے
وہ تو خواہان نامرادی ہے	وہ تو خواہان نامرادی ہے
عہد و سنایان نامرادی ہے	عہد و سنایان نامرادی ہے
یہی پایان نامرادی ہے	یہی پایان نامرادی ہے
انت نئی شان نامرادی ہے	انت نئی شان نامرادی ہے

سے عجب اندون تراب حال  
 دست و دامان نامرادی ہے

وہ تدر دان نامرادی ہے	جسکو میلان نامرادی ہے
یہ تو احسان نامرادی ہے	نہوئے ہم کیلے دست نگر
جسپہ فیضان نامرادی ہے	وہ ہی رہتا ہے نامرادی ہے
روز طوفان نامرادی ہے	کشتی آرزو گئی سب لودب
سر و بستان نامرادی ہے	دلے گراہ نامرادی ہے
یہی عنوان نامرادی ہے	خطرہ مار ہوئے خواہش خلد

وہ تو خواہان نامرادی ہے جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے  
 جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے  
 جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے  
 جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے جس میں فقرین اور سکی آن نامرادی ہے

کرا راجا شہنشاہ کا دل میں غم و غصہ تھا کہ میں نے اپنے دل میں کیا کیا ہے  
 کرا راجا شہنشاہ کا دل میں غم و غصہ تھا کہ میں نے اپنے دل میں کیا کیا ہے  
 کرا راجا شہنشاہ کا دل میں غم و غصہ تھا کہ میں نے اپنے دل میں کیا کیا ہے

کے غم سے یہاں سے قرار کر کے تیری ہر طرف  
 مجھے پتہ کیا ہے تیرے ہر طرف کر کے کیا تھا  
 اور میں نے تیرے ہر طرف لگا لگا کر  
 کو اس کے ظلم کو کیا کسی غم سے تیری ہر طرف  
 وہ ہر طرف لگا لگا کر تیرے غم سے تیری ہر طرف

۱۱۱  
 تیرے غم سے تیری ہر طرف لگا لگا کر  
 تیرے غم سے تیری ہر طرف لگا لگا کر

نوبت آئے خراب تیری جاہ میں خراب  
 تو ہر طرف لگا لگا کر تیری جاہ میں خراب  
 تیرے غم سے تیری ہر طرف لگا لگا کر  
 تیرے غم سے تیری ہر طرف لگا لگا کر

۱۱۲  
 نہیں خبر دیو نہیں کچھ وفاء تیرے ہوا  
 کوئی دل کسی سے لگا لگا کر تیری جاہ میں خراب

موجوں میں اس کے کاکل جانان ہوئی  
 مصر میں جا کر غم زد کیا زلیخا کے نصیب  
 کھل گئی قلعی اور تو تار کی سب کھنٹ  
 کس طرح مجھ کو دل صحرائیں لگتا یارن  
 ہجرین اوست کہ کتنے ہو گئے دل میں حق

خوب مشاہد سے قلم مندستان ہوئی  
 خواب میں ظاہر شکل یوسف کھان ہوئی  
 سادہ ہوئی صفائی دیکھو حیران ہوئی  
 وحت میدان تواد پیرنگی زندان ہوئی  
 ست کسی کوئی ناق اور شدت چران ہوئی

کرا راجا شہنشاہ کا دل میں غم و غصہ تھا کہ میں نے اپنے دل میں کیا کیا ہے  
 کرا راجا شہنشاہ کا دل میں غم و غصہ تھا کہ میں نے اپنے دل میں کیا کیا ہے  
 کرا راجا شہنشاہ کا دل میں غم و غصہ تھا کہ میں نے اپنے دل میں کیا کیا ہے

۴۸

لفظ بین یون کے کہ جس نام نہ کوئی سانس نہ ہو  
طرح نکاسے کہ جس میں جو بال کا ہے

ببین حلقہ کا چھکڑا دوسری جن کے پاس ہے

وہ اپنے بھائی کا ہے، مہمان باقی  
بہنو اور بہنوں کے لیے ملان باقی

ہوا گو غم سے میں جل بھن جان کے خاک  
نچاے کیوں او دھڑاؤ کے مری گرد

جھوٹے خدائے کام داسے  
پانچویں کا کار وشت پادوس  
دل سے تڑپا جب اوسے چھوٹ  
چھاتی ت ذرا اوسے رہا ہے

ترا اب اوس شیخ کو دیکھ کر کہہ رہا تھا

اگر آنگہ اوس سرورِ سیمین تن پڑالی  
 خدائے کیا بلا دشمن پڑالی  
 اوس جتنے مومنی دہن پہ ڈالی  
 کہ میری ڈاکہ سا کنہ چڑالی  
 کہ گرداؤنے مری داس پہ ڈالی  
 کہ چبھٹی اوسکے پیراہن پہ ڈالی

زبلبل نے نظر گلشن پہ ڈالی  
 رقیب اور سن کی لیتا ہی ملائین  
 لیا ہے اور سنے ستیا را کمال  
 وہ بھرو پی نے کیا یہ زر گری کی  
 بھلا کیسے رہوں میں یا سے حسا  
 ذکر ہے اتمہ او سکا شیخ کیونکر

دیوان شاہ تراب

تراپ اور سکو نو گل کر آنسوؤں سے  
آگ اور سے ترے خرمین پہ ڈالے

یہ کہتا ہے ہمارا گنج ہے  
وہ تو بگن جو نسو ہمارا گنج ہے  
حسن کا پورا وہ سارا گنج ہے  
ہر طرف تو نے پھیلایا گنج ہے  
دیدہ و دل سب تمھارا گنج ہے  
سچ کا تو وہ سچا گنج ہے

جس کو سب تھے دارا گنج ہے  
 ہو جہان پایے کی میری بود و باش  
 کیوں نہ جو جگمگایان عشاق کا  
 شمع سے تیرے کہ معر جاؤں نکل  
 تر جہان چاہو وہاں تمھارا کرو  
 عشق تو میں کو نہ کر دل کو سچ ہو

افست مہین کی چھٹی تاریخ  
میلہ کی پندرہ سو روپے میں  
گلفام کو نو سو روپے میں بیچا  
جاشن کو نو سو روپے میں بیچا  
کون کا کبوتر ابھی تک  
کھوپڑی سے لٹکا ہوا ہے

کیا اس طرحی غم میں سادہ آواز ہے  
 وہ مجھ سے بڑھ کر کیا کوئی غم میں ہے  
 دل کا دھنکے کیا زور ہے  
 دل کا دھنکے کیا زور ہے

بہارِ شریعت میں مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی اور شخص کی طرف سے کچھ بات سنی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس بات کو اپنے دل سے نکال دے اور اسے کسی اور شخص کو نہ بتائے۔

عاشق کی لگیے گامیہ مشوں اگر دیکھو ہونے کی مترادیکے ہونے کا ذخیرہ اوس گل سے توجہ سے تبسم سے جو مہلاتا ہونے تو یہ مہلاتا یا راستہ بھی اوس سے	پہن او سکو پرے کیونکہ چین کیون ہو اوقات مضرب می میں ہونے کوئی سود بیل کے لیے، دڑے نہ دیکھتے ہونے کوئی محنت کا سرگزداہن یا پودے
---	---

کون اوس بت کا تر رعاف ہو تر اسیا  
کون اپنی مشیخت ہوں برادر سے کھور

جاک میں سب کرمین خوش کی باز آ اگر اکر اکر کیا لہن ترانیکہ ہوشور اگر اکر بیل نظر آتے ہن ڈر لگے سب اگر اکر ہر در دساری اکر اکر سب دوا اگر اکر ہے ذوق عصیان اکر اکر غیظ اگر اکر ہر علم عرفان اکر اکر ہر جن محض اگر اکر ہر اہل تقویٰ اکر اکر ہر دست اگر اکر ہر دست اور اکر اکر ہر شکن	بیل و کل ہر جان نختہ وہی گلزار ہے اگر اکر رنی مجھے اور اکر اکر ہر ہمارے اگر اکر سولہری و ہلوہ و ہارے اگر اکر آبی طیب اور آب ہی ہمارے اگر اکر عفو گناہ و دمت عفا ہے اگر اکر نادان بنا اور اکر اکر ہمارے اگر اکر ہے محبت اکر اکر ہمارے اگر اکر قبیح ہر اور اکر اکر ہمارے
--	---

نیک کو جانے اور برے کے کہتے تراب  
اس طرف بھی بارے اور اوس طرف بھی بارے

کون ٹھہرے اوس کمان برور کی برور اوس شکار اکر کسب لہر ہن فیضا	یہ وہ میدان بہاں ہے پر ہر ہر ہی ڈاڑھی ہر ہر ہر ہر ہر
---	---

بہارِ شریعت میں مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی اور شخص کی طرف سے کچھ بات سنی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس بات کو اپنے دل سے نکال دے اور اسے کسی اور شخص کو نہ بتائے۔

بہارِ شریعت میں مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے دل سے کسی اور شخص کی طرف سے کچھ بات سنی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اس بات کو اپنے دل سے نکال دے اور اسے کسی اور شخص کو نہ بتائے۔



جی شوق من جانے زار جا ہے  
دل ریت میں کیسی تم ترنا چاہے  
اے کبر کو خواہش بر اچا ہے

کاش

بیدار ہو کر دیکھو دنیا کی ساری باتیں  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہی سب سے  
 بیدار ہو کر دیکھو دنیا کی ساری باتیں  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہی سب سے

<p>کائنات کو خواب میں بھی پر تو کبھی                  رنگ نہایت نر کھتی ہے ہاتھ مدین                  ہر چند تجھ کو یار کہتے ہیں سبھی                  تجھے جو کوئی قصاص نہ مانگو نہ خواہا                  بوس و کنار کہ جسے خواہا نہیں                  حال پر دل کا تجھے حسد و غین طرح</p>	<p>راشتہ کا بخت کچھ بھی بیدار چاہیے                  کہ قتل وں کی واسطے ہتھیار چاہیے                  لیکن تری زبان سے اقرار چاہیے                  کا جیکو اوسکے غوسہ انکا چاہیے                  ہلو تو پیار سے سرونہ ترا پیار چاہیے                  دوران کر کے دکا اظہار چاہیے</p>
---	---

ناحق کو یار باشی کسی سے کرے تراب  
 مولیٰ سے اپنے اوسلو سر و کار چاہیے

<p>صورت مار شکل عقرب ہے                  جو ہنستا ہے اوسے پھبتا ہے                  عشق سے میرے ہو گیا وہ شوخ                  بھکوا پنا سمجھ کے کہتا ہے                  ساقیا جسد آنہ کر دیری                  دور سے زلف کی تو کھینچ اوسے                  عشق میں گر چہ قیس ہے اوستاد                  عشق ہی راہ عقل سے ہر دور                  ہلو بیکسان ہے وصل اور حیران                  ہر فن میں ہے رویداد بقا</p>	<p>زلف کا تیغ و خسم یہ پیر ہے                  واہ کیا خوب یار کی چھب ہے                  ورنہ سرتا دم مودب ہے                  یہ فقیر وں میں زند مشرب ہے                  ساغر شوق یان لبالب ہے                  دل اگر غرق چاہے غیب ہے                  میرے نزدیک طفل مکتب ہے                  عاشقوں کا کچھ اور می نہ رہے                  حال میرا جو تب تھا سوب ہے                  ترک مطلب حصول مطلب ہے</p>
---	--

دوستان شاہ تراز  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہی سب سے  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہی سب سے  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہی سب سے  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہی سب سے

اوسکا جھٹلانا دوسے دیکھنا بھلا  
 عشق میں ہر کون سا کون سا  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہی سب سے  
 کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہی سب سے











٢٤٩

۲۷۶

کیمین غریبان ہو یا گلستان ہے  
 کیمین رخسار کا تماشا ہے  
 کیمین غریبان ہو یا گلستان ہے  
 کیمین رخسار کا تماشا ہے  
 کیمین غریبان ہو یا گلستان ہے  
 کیمین رخسار کا تماشا ہے  
 کیمین غریبان ہو یا گلستان ہے  
 کیمین رخسار کا تماشا ہے

ہی ترشرویٰ میں شیریں کن کے چاشنی  
کو بہن ہجران کو غم سے سر شاک کے مریا  
چاہ سہی مست چھبیر سے انرا دیدار درخ  
اکلہ تلخ و ترش او کا شکر آئین ہے  
وصل میں شیریں شادان جس سرور و پرو  
عشق ہی تیری دوا خواہی کیا پہنیر ہے

جز شکست ل نہیں مضمون ملک تو بتراب

خط میں اوسکے حور قمر ہی سوشلکست آئیں

425

دو تو ہے تیسری آنکھ کی ماری  
 نکلے بلبل کا نالہ وزاری  
 شمع رو رو کے بہ گئی ساری  
 عشق کا دل پہ زخم ہو کاری  
 یہ تو ہے آب چشمہ جاسری  
 نہیں کرتا کیلکی دلداری  
 کیا کرے گا وہ میری غمخواری  
 جس میں ہوشیروہ سنگاری

نہیں نرگس کو کوئی بیماری  
گل ہنسنا غنچہ ہو گیا خاوش  
رات اک پر جلا ستنگے کا  
دیکھیے کس طرح حسہ چنگا ہو  
اشک سے سیر کر کے شیخ وضو  
وہ دل آزار لے کے دل سبکا  
مبھلو غم دیکے گھر چلی گیا  
راہ درسم وفادہ کہا جانے

حسب کا اوسکے شریک ہوتا

گہنوتی قراب سے یاری

۲۲۵

اس دور میں نہیں کوئی مجھ سے آخر  
لاؤ یہ خیر تو اس کی مجھ سے اضطراب ہے  
خائن غصہ اس کے قریب غائب ہے

شیشہ نعل میں تجھ میں جام شراب ہے  
فاصلہ ابتلاک نہیں آیا سب ہو گیا  
نالایق ان کے شوق میں لعل کھڑے ہیں

۱۔ اے اللہ! میری ساری باتیں سن کر مجھے اپنے لیے عمل کی بات لے کر دے۔  
 ۲۔ اے اللہ! میری ساری باتیں سن کر مجھے اپنے لیے عمل کی بات لے کر دے۔  
 ۳۔ اے اللہ! میری ساری باتیں سن کر مجھے اپنے لیے عمل کی بات لے کر دے۔  
 ۴۔ اے اللہ! میری ساری باتیں سن کر مجھے اپنے لیے عمل کی بات لے کر دے۔  
 ۵۔ اے اللہ! میری ساری باتیں سن کر مجھے اپنے لیے عمل کی بات لے کر دے۔  
 ۶۔ اے اللہ! میری ساری باتیں سن کر مجھے اپنے لیے عمل کی بات لے کر دے۔  
 ۷۔ اے اللہ! میری ساری باتیں سن کر مجھے اپنے لیے عمل کی بات لے کر دے۔  
 ۸۔ اے اللہ! میری ساری باتیں سن کر مجھے اپنے لیے عمل کی بات لے کر دے۔  
 ۹۔ اے اللہ! میری ساری باتیں سن کر مجھے اپنے لیے عمل کی بات لے کر دے۔  
 ۱۰۔ اے اللہ! میری ساری باتیں سن کر مجھے اپنے لیے عمل کی بات لے کر دے۔

کرتا نہیں کلام کسی سو دہ پنج لب  
جھپکی نہ اوسکی انکھ نظر باز سے کہی  
یار و بزد حسن وہ کرتا ہے دلبری

گالی جو مجھ کو دی تو نہایت مبارک ہے  
برست عین نشہ میں یوں ہوشیار ہے  
دل کسطح بجاؤں میں کیا اختیار ہے

چھپ کے تراب بیٹھ ہے عشق میں کہاں  
وہ شمع رہے تمام حوار و دیار ہے

نبوئی ایک آرزو پوری سی  
عشق اگر دے خدا تو اپنا دے  
دل ادھر لگ چلو تو ہوا اصل  
کو کہن ہو کے مر گیا سر باد  
جس کے پردانہ جب لگن میں گرا  
میں نے سو بات اسے جل کر کہی  
قاصدا اسے یہ بات کہی سرور  
خوب دارانگر میں بھولا ہے  
اب فتی کا کہاں جو پہونچوں ہاں  
نہیں دیتی ہر گھر سے اونٹھے ہاں  
تو ہی پھر ایمان خدا کر لیے  
شوق سے درپے خرابی ہے  
دیکھ کیا رنگ و روپ لاتا ہے

کھل گئی عاشقی میں مجبوری  
کچھ نہیں عشق باز سے موری  
دل لگی ہے ادھر کی مجبوری  
نہ ملی ادسکو کچھ بھی مزدوری  
ردئی پردے میں شمع کا فوری  
نہ سنی ایک بھی زنجیر وری  
کیون خوش آئی تجھے مری دوری  
نہیں کرتا ہے یاد کا کوری  
ایک پیہری ہزار معذوری  
تن کی سستی دل کی رہنجوری  
لیکے مونس سے اپنی دتوری  
مختب تجھ سے کیا کروں چوری  
مے گلگون سے جام بلوری

کرتا نہیں کلام کسی سو دہ پنج لب  
جھپکی نہ اوسکی انکھ نظر باز سے کہی  
یار و بزد حسن وہ کرتا ہے دلبری  
گالی جو مجھ کو دی تو نہایت مبارک ہے  
برست عین نشہ میں یوں ہوشیار ہے  
دل کسطح بجاؤں میں کیا اختیار ہے  
چھپ کے تراب بیٹھ ہے عشق میں کہاں  
وہ شمع رہے تمام حوار و دیار ہے  
نبوئی ایک آرزو پوری سی  
عشق اگر دے خدا تو اپنا دے  
دل ادھر لگ چلو تو ہوا اصل  
کو کہن ہو کے مر گیا سر باد  
جس کے پردانہ جب لگن میں گرا  
میں نے سو بات اسے جل کر کہی  
قاصدا اسے یہ بات کہی سرور  
خوب دارانگر میں بھولا ہے  
اب فتی کا کہاں جو پہونچوں ہاں  
نہیں دیتی ہر گھر سے اونٹھے ہاں  
تو ہی پھر ایمان خدا کر لیے  
شوق سے درپے خرابی ہے  
دیکھ کیا رنگ و روپ لاتا ہے  
کھل گئی عاشقی میں مجبوری  
کچھ نہیں عشق باز سے موری  
دل لگی ہے ادھر کی مجبوری  
نہ ملی ادسکو کچھ بھی مزدوری  
ردئی پردے میں شمع کا فوری  
نہ سنی ایک بھی زنجیر وری  
کیون خوش آئی تجھے مری دوری  
نہیں کرتا ہے یاد کا کوری  
ایک پیہری ہزار معذوری  
تن کی سستی دل کی رہنجوری  
لیکے مونس سے اپنی دتوری  
مختب تجھ سے کیا کروں چوری  
مے گلگون سے جام بلوری

دو انا وہ بھی ہو چکا تھا ہوش و دان  
 ہو کا فرزت و آئے مجھے کہتے ہیں والی  
 ہو آسکتا نہیں ہے یہاں صحرانی  
 ہو باد اتی ہے عاشق کو شہ جاکم تھا  
 اوھر جان ہو است اوھر ہر شیکمائی  
 بسنت آیا تو کیا آیا بار آئی تو کیا الی  
 جو بیدل کی نہ کرتا ہوسلی اور لاسالی  
 کیا وعدہ وفا اچھا پہلی سچی قسم کھائی  
 اور دوسری عشق اور عزت فہم خواہی سوائی  
 مشیت کھوت کی یہ پیرن ملامت کی رو پائی

بھول جائے تراب کا سب کا رنج  
 یار جو وقت جملہ نہ رہا ہے

دو انا وہ بھی ہو چکا تھا ہوش و دان  
 ہو کا فرزت و آئے مجھے کہتے ہیں والی  
 ہو آسکتا نہیں ہے یہاں صحرانی  
 ہو باد اتی ہے عاشق کو شہ جاکم تھا  
 اوھر جان ہو است اوھر ہر شیکمائی  
 بسنت آیا تو کیا آیا بار آئی تو کیا الی  
 جو بیدل کی نہ کرتا ہوسلی اور لاسالی  
 کیا وعدہ وفا اچھا پہلی سچی قسم کھائی  
 اور دوسری عشق اور عزت فہم خواہی سوائی  
 مشیت کھوت کی یہ پیرن ملامت کی رو پائی

کوئی ناصح کو دھکلا پر زور دیکھ عینائی  
 میں کسی زلف ہنہ و ہوا ہون والہ و شیدا  
 کہہ لیلی سو تو ہر اکیدن سحر امن ہر کر  
 عذاب کو و ضغوطہ قیر کا سبب لاجب ہے  
 میں کل ہو گیا ہے سفر و سفر کیا جب  
 تمنا تمنی مجھے جسکی نظر آئی شکل کوئی  
 میں ایسے دبیر برجم پر کیا جا کر دل دن  
 یہ قاصد دس سو کدینا جو اب کا کما لینا  
 وہ جگ ہو گیا یا مری عشق کو اکامی  
 میں و سکی شاہیر سن ہوا سو افریقہ میں

تراب اوسے کنار اگر فقط لطف و مدارا کر  
 فراق اوسکا گوارا کر کہ ہے معشوق ہرجائی

حیف اک بات مری اوسکو نہیں جانتی ہے  
 زلف پونج سو دلکو واد لہجائی ہے  
 ہنسکے قاصد سو کہا باقی یہ سنو اتی ہے  
 اڈر کو وہ باغ تلک جا نہیں پائی ہے

جسکی ہر بات مری دل کو پند آئی ہے  
 کبھی کبھی ہے پر کھمٹی کبھی بل کھاتی ہے  
 خط میں ہوسکو کیا شکوہ دیر بندہ رقم  
 کیون پر شکو قفس توڑی بجاری بلبل

دو انا وہ بھی ہو چکا تھا ہوش و دان  
 ہو کا فرزت و آئے مجھے کہتے ہیں والی  
 ہو آسکتا نہیں ہے یہاں صحرانی  
 ہو باد اتی ہے عاشق کو شہ جاکم تھا  
 اوھر جان ہو است اوھر ہر شیکمائی  
 بسنت آیا تو کیا آیا بار آئی تو کیا الی  
 جو بیدل کی نہ کرتا ہوسلی اور لاسالی  
 کیا وعدہ وفا اچھا پہلی سچی قسم کھائی  
 اور دوسری عشق اور عزت فہم خواہی سوائی  
 مشیت کھوت کی یہ پیرن ملامت کی رو پائی

دو انا وہ بھی ہو چکا تھا ہوش و دان  
 ہو کا فرزت و آئے مجھے کہتے ہیں والی  
 ہو آسکتا نہیں ہے یہاں صحرانی  
 ہو باد اتی ہے عاشق کو شہ جاکم تھا  
 اوھر جان ہو است اوھر ہر شیکمائی  
 بسنت آیا تو کیا آیا بار آئی تو کیا الی  
 جو بیدل کی نہ کرتا ہوسلی اور لاسالی  
 کیا وعدہ وفا اچھا پہلی سچی قسم کھائی  
 اور دوسری عشق اور عزت فہم خواہی سوائی  
 مشیت کھوت کی یہ پیرن ملامت کی رو پائی









[illegible]

[illegible]

روزی که در این شهر بودی  
 و من در این شهر بودی  
 و من در این شهر بودی  
 و من در این شهر بودی

تراپ آیا وہ تیرے بس میں کیسا  
بھلا افسون ترا او سپر جلا ہے

ملون اوس یا جو غیرت جھٹ پٹ جدا  
مباداد ہم کی موجودگی کشتی دلی کی کا دوا  
مزید دقیق نسخہ ہے وہ کیا بات ہو اوسکی  
نگہ گردن کھینچنا اپنی اگر نگوارہ کھینچے  
کہاں سلطان مجھ کو اور کہاں بندہ ایاز اوسکا  
کڑوی کی صفت شکر یقین آیا درو لکو

۴۵۵  
 مرا اب سکی قدمبوسی کی خواہش کیوں ہو سکو  
 خدا کے تیرے نمایاں شیخ مقتدا کرے

سینہ جلنا ہر نہ کیوں میں سب جلی کب تک  
ہیں فی سوائی ہوں اوس رن سے کیا رو  
چشم خیمہ ہوئی سبھ آنکھ نہ کوئی دیکھ سکا  
ہے وہ اتلوار اسیل اوس کا نہ بکے گا  
رخ کیا یار فی صحر اکیط بہر شکار  
ہے قسمت کتنے تھے میسج آدم ہے  
نہ گئے اور کے کہیں ادھمن سے باہر

*(Handwritten notes in Persian script)*

[illegible]

کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے  
 کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے  
 کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے  
 کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے

۳۵۴  
 تراب جسکی ملاقات سبکو جو امیر ہے  
 و دایہ لطیف و عنائہ سے سے بار میرا ہے

ولین میری اوس پریر کو نکائی ہے  
 رقص سحر کیلے بلبل کا نمہ سنے یار  
 دوستوں و دشمنی ہرگز نہیں کرتا کوئی  
 عشق میں جال پریشان کیلے میرا گھر  
 زلف کا لی جسکے خساری سے کہ لا لال  
 منسکے کتنا ہی کیسیا ناخ کیسیا راگ ہے  
 عاشقوں کو ساتھ مشق و نوک و ناخ لاگ ہے  
 اندرون صوت پر تیری واد کیا پرگ ہے

۳۵۵  
 حسن خلوت میں حضوری کا مزایا تراب  
 خلوت سے دشت ہی اوسکو سب بھاگا بھاگ

می وحدت کو کوئی بھگوا باب ایک غور ہے  
 بلا ساقی مجھے وہ موجود حق بخود ہی بخشے  
 تو شیخ جام کو محکو قسم ہی بیخ تنجھو  
 عد میں سبکو شک آتی جو سپر جام کوثر کا  
 بدست عشق کی کرتا ہو خوبی سے نہیں ہوا  
 چمن میں شبنم کی گھسی پل جھاتی ہے  
 وہ میر سے اشتیاق و گریزی پرتا ہے  
 ہوا عاشق بجا رنج و غم نہ توانا تھا  
 صید قواد کے ہو جائون جو متوالا مجھے کر دے  
 رک ویشی میں سب کی کیفیت حضور کی بھد  
 سقاہم رہم بڑھکے شراب کو مر دھو کر  
 مجھے فرزند اپنا جان کر ساقی کوثر دے  
 بڑی میں عقل پر تیری تو ناصح حل کی پر دے  
 مرے بھی نالہ و شہون شبنم ہنلی انہی دے  
 خدا ایسا کسی کو دل ایسا دیدہ کر دے  
 کہ چھاتی ہی ہوں کسا آئین سکنا دم سر دے

ملاست عشق بازی کی اوٹھائے کون بھی میں  
 تراب اس کام کو کر کہ ہر کاری و ہر مرد

کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے  
 کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے  
 کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے  
 کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے

دیوان شاہ تراب  
 ردیف کا تختہ تیار  
 کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے  
 کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے  
 کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے  
 کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے

کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے  
 کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے  
 کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے  
 کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے کون کا شوق ہے









دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے  
 دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے  
 دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے  
 دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے

۴۲۲  
 شراب اوسکی گلی سے ایک ہم ہی  
 دل و دین لے کے چلیے جان اوسکے

ماحق پری رخون کو غور حال ہے  
 رنگِ خنسا سے سرخ ہیں جنگی مہلبان  
 اوس طفل شوخ پر دل پر جوان جو  
 زنجیرِ لب یار کی دیکھ ہے دل نے کیا  
 لٹ زلف کی لٹکی ہے کیا اوسکی وشن  
 مضمون عشق سے تجھے نامع خیرین

صورت کو ہر کمال کو اک دن زوال ہے  
 ہر تھوڑے سو دن کو ایک جہان پائمال ہے  
 آگے خدا چناہ ابھی خرد سال ہے  
 دیوارِ بن گیا ہے عجب دسکا حال ہے  
 تیار ہو رہا کا نہ ہو رہا اوسکے حال ہے  
 اس مسئلے میں تجھ کو عبرت قبل ہے

۴۲۳  
 معشوق اگر تراب کسی سے جدا نہیں  
 نامق غم فراق و ہوا سے وصال ہے

ہزار زلف یار شب تار ہے مجھے  
 ہر خدا نہ مجھے تو اتنا حجاب کر  
 کیون میری نفس دیکھ کر چپ گیا طیب  
 تا حشر من تو منہ نہ چھو تو گایار کا  
 بار و طریق عشق ملامت کی راہ ہے  
 کوئی چاہے حق پرست کہ چاہے پرست

چلنا اندھیری را تھیں دشوار مجھے  
 برق اوٹھا دے خواہش دیرا مجھے  
 میں جانتا ہوں عشق کا آزار مجھے  
 اوس سے وفا سے عہد کا اقرار مجھے  
 جو نامنرا کہو وہ سزاوار ہے مجھے  
 البتہ ایک بٹ سوسرو کار ہے مجھے

ماحق میں ہا سانی کا دعویٰ گردن تراب  
 خوبون کی دوستی سو کب نکارے مجھے

دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے  
 دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے  
 دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے  
 دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے

دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے  
 دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے  
 دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے  
 دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے

دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے  
 دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے  
 دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے  
 دلی کو دیکھو جہاں اسی میں ہے



<p>کبھی وہ لڑا نہ آؤ ست آؤ پڑھو یہاں تو جسے بہت یاد میں رہ کر کہہ قیسے شہاب سے کبیر خیر کما کے موا قرار آئے کا اور سنے کیا مکہ قاصد</p>	<p>بہا اپنے بند و نسی پروردگار کرتا ہے تو اپنے جی سے بہت کسکو بار کرتا ہے اسے شہید و نہیں ناحق شہار کرتا ہے کہ او سکا وعدہ مجھے سب قرار کرتا ہے</p>	<p>کبھی وہ لڑا نہ آؤ ست آؤ پڑھو یہاں تو جسے بہت یاد میں رہ کر کہہ قیسے شہاب سے کبیر خیر کما کے موا قرار آئے کا اور سنے کیا مکہ قاصد</p>
<p>آر سی میں نہ جلا یہ نہ صفائی ہوتی حاصل و سکون جو در کی گدائی ہوتی اوسکے آنے کی خبر تو نے سنائی ہوتی تار مقیش سے چوٹی نہ گندھائی ہوتی ایسے عاشق سے کبھی آنکھ لڑائی ہوتی اہل دنیا کی اگر پاک کسائی ہوتی</p>	<p>گر ترس مزہ کی چک اڑیں نچا ہی ہوتی تخت طاووس پر کشا پھان صفا پوتی اس صبا کنسی سے کیا باغ میں بھرائی ہوا باندھنا نہا تجھے باگن کو اگر ادھون ترک خو خوار بھی کستہ میں لکھو کوترے بار و دسی مال بجا صرف نہ کرتے کیونکر</p>	<p>کبھی وہ لڑا نہ آؤ ست آؤ پڑھو یہاں تو جسے بہت یاد میں رہ کر کہہ قیسے شہاب سے کبیر خیر کما کے موا قرار آئے کا اور سنے کیا مکہ قاصد</p>
<p>موجود لکی مرے عقدہ کشائی ہوتی اوسنے گروا بہن شکل اپنی کھائی ہوتی گر کر تک تری او کی نرسائی ہوتی دل میں اوسکے جو ذرا پیر پرائی ہوتی</p>	<p>زلف پر بارے گنگھی جو لگائی ہوتی نہنڈائی مجھے پھر آنکھ ذرا لگ جاتی زور و بل اپنا دکھاتی نہ مجھے زلف سیا در دمند و آن وہ بید و می نکرا ہرگز</p>	<p>کبھی وہ لڑا نہ آؤ ست آؤ پڑھو یہاں تو جسے بہت یاد میں رہ کر کہہ قیسے شہاب سے کبیر خیر کما کے موا قرار آئے کا اور سنے کیا مکہ قاصد</p>
<p>کب مجھے قید مشیخت سے رہائی ہوتی</p>	<p>گر نہ تو ماہین گرفتار محبت کا تراب</p>	<p>کبھی وہ لڑا نہ آؤ ست آؤ پڑھو یہاں تو جسے بہت یاد میں رہ کر کہہ قیسے شہاب سے کبیر خیر کما کے موا قرار آئے کا اور سنے کیا مکہ قاصد</p>
<p>کبھی وہ لڑا نہ آؤ ست آؤ پڑھو یہاں تو جسے بہت یاد میں رہ کر کہہ قیسے شہاب سے کبیر خیر کما کے موا قرار آئے کا اور سنے کیا مکہ قاصد</p>	<p>کبھی وہ لڑا نہ آؤ ست آؤ پڑھو یہاں تو جسے بہت یاد میں رہ کر کہہ قیسے شہاب سے کبیر خیر کما کے موا قرار آئے کا اور سنے کیا مکہ قاصد</p>	<p>کبھی وہ لڑا نہ آؤ ست آؤ پڑھو یہاں تو جسے بہت یاد میں رہ کر کہہ قیسے شہاب سے کبیر خیر کما کے موا قرار آئے کا اور سنے کیا مکہ قاصد</p>

خج

وہ جانتا ہے کہ خدا کو کون جانتا ہے  
وہ جانتا ہے کہ خدا کو کون جانتا ہے  
وہ جانتا ہے کہ خدا کو کون جانتا ہے  
وہ جانتا ہے کہ خدا کو کون جانتا ہے

جیتے ہو گو گویا کہ جن کی بیشک موت آگلی بجایک ہمارے یقینی

دیکھتے تھے اب کتنے دنیا کے یار تھے

باری اور سبکی مہجانی ہو گویا دینی

یار بن لطف الرحمن کیا ہے گل نہ جس میں وہ چمن کیا ہے

جسم بجان خاک ہے ناپاک ہے خالی از روح جسم دتن کیا ہے

روح کا چاہے بناؤ سنگار زیب و آرائش بدن کیا ہے

عشق نے نامور کیا اور نہ قیس کیا ہے او کو کہن کیا ہے

دیکھ کر چشم ترکو سری نہ کہ عاشقوں کا یہ مکرو فن کیا ہے

کیون تو مجھ سے حجاب کرتا ہے تجھ کو عاشق سے سوز ظن کیا ہے

حق و باطل سمجھ کے کدے تراب

شیخ کیا ہے اور برہمن کیا ہے

کیون تپ غم سے جلے اور مرے کبتک تیرے ہجر میں ساقی

سودہ گلبدن ہے یار مرا ساغر چشم اسک سے بھرے

گلرخون سے خدا ڈالے کام کیون نہ او سپر درد ہم پر ہے

وہ تو جوتوں سے مارنے ہیں سیر مہر کرتے نہیں کسی پر ہے

من نے مجبور کو کہا مختار ترک چشموں سے کس طرح لڑے

برہمن حال ہو تراب جہان کیون نہ ہم حیل و مہین میں پڑے

اب کرے یہ اور پو دھرے اب کرے یہ اور پو دھرے

من مہر کیوں کر دینا دل سے

من مہر کیوں کر دینا دل سے

من مہر کیوں کر دینا دل سے

من مہر کیوں کر دینا دل سے

من مہر کیوں کر دینا دل سے

من مہر کیوں کر دینا دل سے

من مہر کیوں کر دینا دل سے

من مہر کیوں کر دینا دل سے



کھینٹ کر کسی سے اور خیر کسی سے  
 غم نہ کر کسی سے اور خیر کسی سے  
 کھینٹ کر کسی سے اور خیر کسی سے  
 غم نہ کر کسی سے اور خیر کسی سے

موردیوسف کشفان نظر آیا اوسکو  
 بجلی چکے تو ابھی آنکھ جھپک جاتی ہے  
 عارض یار تو ہوا شب چار و ہسم  
 لیے جاتا ہر جنون کھینچے اودھر کیا کیجیے

کنت کنزاً تو اشارہ و کنایہ ہے تراب  
 ہم نے جو ذات نہان تھی سونمایاں دیکھتی

کہو نامحرمے اگے سو طلحہ ہے  
 نہیں بتا ہے کہتے گھر مرے چل  
 جدھر وہ رخ کرے ترجیحی بھوین کر  
 پونچھو دس پر پچھرے کی گرمی  
 بلائیں تیری لے مشاطہ لو نہیں  
 خواہے آج کیون مجھ سے تو ناحق  
 کہا خاموش پھر کہنا نہ یہ حیرت  
 ہوا ہے گرم ہے قہر اٹھی  
 رقیبوں کو بٹھا دو بازہ کے دن  
 اسے شاہ بتان کہتے ہیں اب سب

مبادا منہ سے میرے کچھ نکل جائے  
 خدا جانے وہ لڑکا ہے چل جائے  
 غضب نازل ہو جھٹ تلوار چل جائے  
 نقاب آگے اگر منہ پر تو جل جائے  
 جو تیرے ہاتھ سے کامل کامل جائے  
 کہی یہ بات میں دس سے کجا ہے  
 تو عاشق کیوں ہوا تھا ہاتھ مل جائے  
 خزانہ کیوں نہ ضائع پھوٹ جائے  
 جو بندہ رہے بلا سے اطمینان جائے  
 کہان تک دیکھیے اوسکا عمل جائے

تراب اوس کا اگر زمار تو گئے  
 تو سمن کا مری رشتہ بدل جائے

اب کیسے سے قرار وصل کوئی  
 اچھی دہلائی پر تھکائی جا  
 عبد شہرت اودھ کو ہے زار  
 جگر و دل سے بار بک کا نام  
 یہی لبتا نہیں محراب کا نام  
 اپنے آئینہ سے باری ہے  
 مرد و رولف یا نینج  
 بارسلہ تھمین گدا دی ہے  
 اہل اب کیسے کی ادھاری ہے  
 دوسے کیوں نہ دیکھو ت کردی  
 اوسے نزدیک پانڈاری ہے  
 اوسے میں کھانڈاری ہے  
 بن نہ سے بان نفس سے جا کر کہو  
 اوسے کھانڈاری ہے  
 قبض تھو وہ یا موداری ہے  
 ہادی دیکھتے ہیں غمناک ہے  
 ہادی دیکھتے ہیں غمناک ہے

کون ہم اوس کا سب اچھی  
 کون ہم اوس کا سب اچھی  
 کون ہم اوس کا سب اچھی  
 کون ہم اوس کا سب اچھی





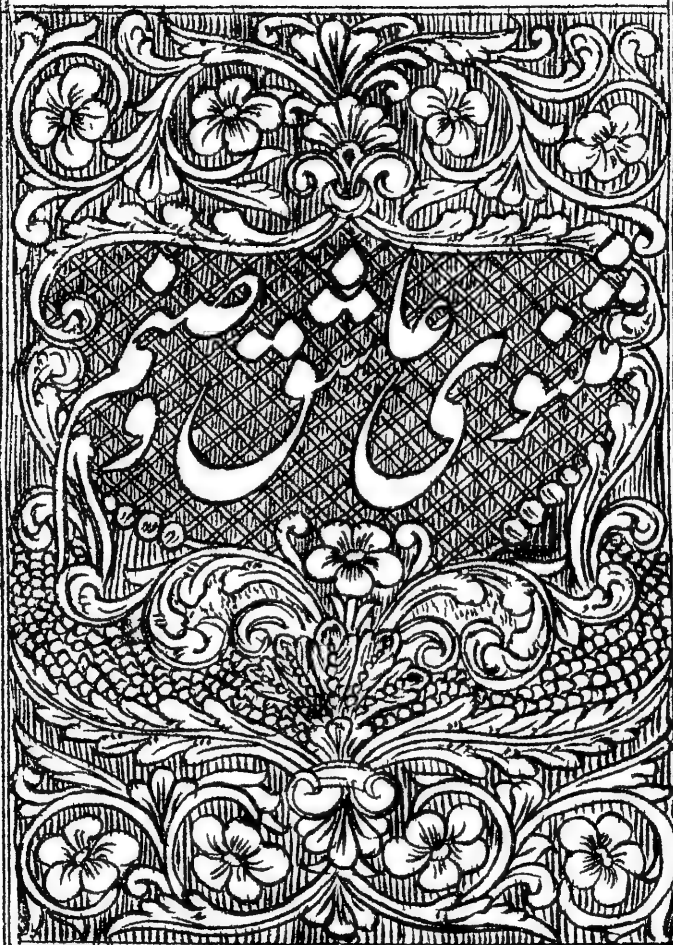
اے خزان تو نے کیسی بیکار کیا ہے اک ہوا میں اور گنی سب غنیمت گل کی بہا فاصلہ دے کھیتو تو بیتا ہو ایندھن غیش ہو فنا تو کر گیا تھا مجھے کیا قول فرا اوس ہو کیا کیسے ترمی گان تین تیرین اوس بت کافر کی چو نہ خدا دادی نکام حشمت میں ہو گئے نافع مری ستم مرزا	ہو گئی برباد جھٹ پھونکی ابھی ہا کیون شورغل کر یوں بس بچا رہی ہا مجھ کو مارو دانتی ہو انتظار ہی ہا آشانی دیکھ میری بیقرار ہی ہا وہ دکھلاتا ہو مجھ کو سی کٹا رہی ہا دلہ لگتا ہو ادسی لگتا دکا رہی ہا کسلے آگے میں کر دے باد و زاری ہا مجھ دعا گو سو یہ کردید مبارک ہو تجھے عبید میں دید کی تمہید مبارک ہو تجھے عیش و عشرت کی یہ تمہید مبارک ہو تجھے کر تو میزاوروں یہ تمہید مبارک ہو تجھے عمل خیر تقلید مبارک ہو تجھے ثرہ سچوہ تو حید مبارک ہو تجھے شان حجریہ او تفرید مبارک ہو تجھے دکھلائی پہلی آن مسیحا کی کسو نے مرسم نہ رکھا زخم کو سلوا کے کسو نے جو بھی نہ کھیت کبھی شیدا کی کسو نے چھوڑا کہیں بھی مڑا پا کو کسو نے
عید کا چاند ہے تو عید مبارک ہو تجھے نذر لایا ہوں دل اوٹھ کر ننگیر مول واہ کیا ساز طرب سی ہو نری محل گرم محتسب میں ہوں اک نر گس مخمر کا زاہدارا حقیقت سی نہیں مجھ کو علم کیونہ منصور ہے حق کسے تو سولی پہ چڑھا تو تو آزاد قلندر سی مشائخ میں مرزا سو تو سے جگایا مجھے پھر آ کے کسو نے ہر جاگ پہ سینے کے نہک رہی چھڑکا دیوانہ مجھے کہنے ہیں سب عشق میں منہ پھیر تری بوسہ کسطح عشق	

انجاس سے کون تیرے سار  
یا ابھی کر مری حاجت رہن  
در و میری تجھے پہنچان رہن  
سے ترا لطف و کرم اور کفنی  
فصل سے اپنے مجھے کر دے  
تو غنی ہے میں فقیر ہے  
جگہ اس عالم سے کسے کر دے  
وہ جو دل سے مرے کمر بند  
میری باتیں تو میری سمجھ میں کی ہوا  
محبت بدستور کھونٹا ہوا  
کلہ الحی خلق سے کتنا ہوا  
لو کسی پس تلخ ہو ہوں ایلا  
سرمہ سب ادسے ہیں پران پیر  
دل میں یوں رہے قدم پران پیر  
نہ تو دیکھو یہ کتا دفر دی

میں نے تجھ کو کس سے کس سے  
میں نے تجھ کو کس سے کس سے  
میں نے تجھ کو کس سے کس سے  
میں نے تجھ کو کس سے کس سے

جو جان میں ہے ہر شے  
جو جان میں ہے ہر شے  
جو جان میں ہے ہر شے  
جو جان میں ہے ہر شے

بچون شمع مکینان و فضلان و زواریا



طبیعی می نشی نوکش و ای کاپور مریدین طبعی



مستحب من امر باره مستحب کوفی باتا زین عشق بزار کیا نهی حق بر صفتی که اگر اسکو نین باور ز ک یاسا قی محبتی که جز د شده بانی کرم که طبع بار و	اسد که هر طرف شور و شیب بنی قی چو چو عاشق با بجا یکه کیه سطح عاشق نذا ک آغاز داستان عشق جوانی عاشق لعل و بیان حالات آن از طفلی که چنین لعل یافت	عجب ایجا د او کی من ز کی قی سر باد و کی قی او کی ایجا و نظر بازی کا عشق او سپر تحا تو فراد و سکا سو با تا تحا مجو بهیسه گل خون کا ذکر و ذکر روان اوس بی طبع و د مبد تقدیر او سکو تحا محبوب بی کا تو پروانه سو جل جاتا تھا اک بار سمجھتا تھا وہ سب ملاز فریاں کہ عاشق او سکا طبعی سب لعل تحا کون کون تین اب سکی کمانی کہ کرنا ہوں میں اک افسانہ آغاز کہ بھارتوں پرورش کرے تارہ پردہ کے طبعی سیر میں اوقات او کی گرا بیتاب ہوا و سکے قدم پر کون دکھان اوس پر حسن کی گنا قیامت تھا وہ لڑکا کھتری کا کون ہی کھتری سا ہو گور ا
جو دیکھنے میں اک جوان تھا نہ جیم او کا بنانا آج گل وہ تکر پانوں تک معلوم ت لگا او سکی کچھ تھی حسن پر پیدا قی اوس محبوب صورت سنا کر آتما ت خوبون ہی کی با مشام او سکا تھانوں پر موعظ جو دیکھتا تھا صورت گل نظر باز و تین قیاست تھا وہ او تھا عاشق میں متنا و بیاد	پنچ پچو سطرت تھا او کمان تھا مستقیم تھا وہ گویا جان دو فغان گرم کیسے یاد م سرد ہو تھا آکھ سو خوباب کیل نہایت او سکو بھا تا خوبورت گذرتی تھی اسی میں سکی او پھر تھا و نہ تھا خوب و کھ اوس دھری جا کی ہوتا تھا بیل کھینچن کھینچن فریاد تھا وہ او تھا سکتا بہنوں پر فراد	کون کیا کیفیت او سکی بانی ادھر آسانی سر تا پناز مکھنہ سے جھک جام بکرس جوشہ لکھنو میں چند مدت گیا اک روز آصف گنج میں بطا ہر کو تھا وہ کافر کا نزار ہوا پنچو وہ دیکھو و سکے طلسمات ملاحت میں ہی پراو سکی مباحث
فریفتہ شدن عاشق بر مہند و لیسر کہ نامزد و معروف بصنم بود		
گذر او سکا ہوا بعلیشت پڑا اوس ز کیا ہی خچ میں وہ باطن میں تھا دل کا خریدار محبت کا بھلا سودا کا ماست رکھو سو کچھ جسک شبا ہمت	گذرتی تھی عین زات او سکی نظر او سکی ٹرچی ان اک صنم پر سر باز تھی وہ ان سکی دکان کون کیا حال اس شاک پر کی نہ کیسے چاند کو کھینچا تھا	کیفیت خوبی صنم و دل رفیق عاشق بران لربامی عالم و مبتلا شدش بہم بقرار سعی و غم





<p>ہو کچھ اور سودا اور عالم دکانیندہ سکی جاتا تھا مقابل راضی کی اونٹے جو پوچھنے لگے گا کہوں کیا چیز تھی اخبار اس کی دو باطن میں تھا عشق اور سکا مایہ مہر کی لہنی بناسودا اوسنی م سحق کرتا رہا اس سے موافق ہو عاشق کا دل اور سر گرفتار چھڑانا اوس سے ہر پختہ شکل کوئی جان نہ سوائی ہر عاشق لگا کینے وہ سودا کی سادرات کبھی مرد زبان پر ریختہ تھا گیارہں ہاتھ میری گیارہوں</p>	<p>و گفتگوی دلجوئی صدمہ با عاشق در ایش تویش و کیفیت دکاتر ایش</p> <p>تھیں نہ تو تھو کیا نہ تو تھو غرض اک پیرا تو تھیں یکا کی ہو اسکو بے راضی و دلا اب مزید ازل حور ہر ہی تھا نہشت عاشق کو وہ شوق بھایا خیال اسکا وہ دلیہ نہ تو تھا کہا تھے دیتا عاشق اسکو وہ کیا الفت نہ اس کے دل کو ہا مال لگی ہر ہر اک کو کو لے وحشت کبھی ٹھہرتا تھا وہ شاعر سودا</p>	<p>راہین آنکھیں ابون فونکی بہم خزیداری کھیلے سودہ بیدل صنم نے تب کہ کیا لہجے گا کہا اوستی بیان بکچھ میری ہون سبھی مہل اوسکی تھی عاشق کو بچا صنم نے اسکی قیادت کی سب اسے باپ نہ کیے شستہ ہی تھا وہ لڑکی نے تو دل اسکا بھایا اور عاشق تو دل نہ لیکے مٹا اوسکی گزرتا عقل اسکو کہانے جدا ہو کر جو اسکا ہر احوال بہا و امین سے ہوش محبت عزیز و عشق میں مہل پناہ</p>
<p>اگر ہو تو اسکا دیدہ یاد دل نہیں ہو کسی کا آشنا دل گیا تابو سو میری کیا مراد دل کبھی ٹھہرتا تھا رو رہی غزل وہ</p>	<p>سنوئے یون کیسا کہتا دل تو میری محبت سے جدا دل جو سچ ہو چھو تو ہر خود ہو غزل کوئی دشمن نہیں عاشق کا ہر گز جو دل کو آشنا جانے غلط ہے تراپ میں ہونا کو کبھی ہے</p>	<p>انہی ہول مراد دل مبتلا ہے وہ دلبر کہ جدا مجھے نہوتا کسے ہو جو فخر ہو کو نواح کبھی جاتا تھا میری اکو کل وہ کیا دل ڈھبے رسوا با دار طبیعی جو محبت ہو اکو سیم عزیز و دل کو میری غم بھی ہے مری صورت سودہ ہزار ہوب</p>
<p>دیوان رہتا ہوا شوق دل آزا نہ دیان شغف میں کوئی نہ غوار وہ یوسف کو ہزاروں میں نہ خدا ہوا اگر ہو کسکا طلبگار کبھی نہت کبھی و تاتھا ہیبت بیعت کچھ مری و کیفیت ہے کوئی سودا کی باتیں بناے کہ دل اسکا کسی پر سودا مانا</p>	<p>غزل</p> <p>ہو دل کی بدلت میں گرفتار جو وہ مجھے کہی تو کیوں ہر تیار کہ غم میری غم سودہ دلدار منوں میں نیست کیل اپنی تیار کہا دی خود بخود میری طرہ تیار تو کیوں بیدل ہو چکا گیا ہوا بیان کرتا کہ کچھ جنجال دل کا کہ عشق و مشتاق انتوان نہت</p> <p>نہا نا و طرفت یار و نہا نا منوں میں نہت میں کیوں نہت کیوں مجھے دان ہو چکا ہر کون یار مری سینے میں دل بہتا چھوٹا غرض عاشق کی دل تھی تلی تلی تو کتنا اوس سے ہان بی حیرت محبت پر نہت تھی چھپا کے کہ تھے ہاتھ جو خود مرد و انجان</p>	<p>کیا دل ڈھبے رسوا با دار طبیعی جو محبت ہو اکو سیم عزیز و دل کو میری غم بھی ہے مری صورت سودہ ہزار ہوب تراپ لہنی جانجو پڑ حادی جو کوئی ہو چھ تیرا حال کیا ہو نہ کتنا اور کچھ احوال دل کا سمجھتا ہو ہر دانا و کورن</p>

دو اپنے منہ سے یہ ہرگز نہ کہتا دل بہتہا جان کوستہ دل جی	کہ دل میر فلانی پر ہر شید مکان سے دس منہ کو مقل تھا	دیکھنا تھا کسی پر راہ و سکا پڑا تھا وہ جان واقعہ راہ	وہاں کوئی تھا تو نہ تھا اس تھا کہ شہید ہو گیا گندہ راہ
نہ تھا اور نہ تھے کچھ اور سکو مگر خیال و سکا بھی رہتا تھا اکثر	اوسو بجایا تھا وہ فضل کا نذر کہ شاید او کو کوئی اور ہر شرم	نہ اکتہ میں نہ یا ہر کل سک جو آئے تھے تو کوئی دان و سکا	عینہ و عیاں اوسکا و سکا تو اے منہ تا او ملکی بیکلی کا
بہت ہوتا تھا شاولن ملک و سکا بنا ہر کر کہ حیلہ سیر بازار	نسلی ہوئی او تنہا کی اوس دل و باطن میں ہر شوق و دیار	زیادہ دیکھو ہر شوق و دیار نہ اکتہ میں نہ یا ہر کل سک	نہ اکتہ میں نہ یا ہر کل سک تو اے منہ تا او ملکی بیکلی کا
ارسی بازار میں او کو مکان تھا وہاں جا لیکے باعث بڑی تھی	کہ اوسکا دوست اک تھا وہاں تھا کہ رہتی تھی کان و سکا شرم تھی	وہاں ہا تھا او نہ تو خوں کا نذر کہ رہتی تھی کان و سکا شرم تھی	کیا کرتا تھا اندر مدار سی راہ کہ آئے جا آ سوتا تھا لفظ راہ
منہ بھی خوب اوسکو جانتا تھا دو ہا نہ اس کے دو کا نذر تھی اور	کہ چٹون چاہ کی بہتا تھا تھا نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو	خیر چاروں کی حیلہ سے گوارہ نہ اوس نہ تھے تھے تھے تھے تھے	وہاں ہا تھا او نہ تو خوں کا نذر کہ آئے جا آ سوتا تھا لفظ راہ
منہ دیکھ کر جو سہاوا کا اسلوب نہ وہ شیرین لب ہر شکرین تبسم	نظر عاشق پر کر ہوتا تھا خوب کہ رہتی تھی کان و سکا شرم تھی	نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو	کیا کرتا تھا اندر مدار سی راہ کہ آئے جا آ سوتا تھا لفظ راہ
مقابل کی جب پڑتی تھی اکھین کئی عاشق کی اک رت اسی طور	بڑھ کر کھین لڑتی تھی اکھین منہ کا لطف تھا او شہر کچھ جبر	نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو	کیا کرتا تھا اندر مدار سی راہ کہ آئے جا آ سوتا تھا لفظ راہ
منہ احوال اوسکا سن تو لیتا حریف اوس منہ بھی کچھ نہوتے	دیا سے پر جواں و سکو نہ تھا ہو نہ جیسے جالے کے آگوستے	نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو	کیا کرتا تھا اندر مدار سی راہ کہ آئے جا آ سوتا تھا لفظ راہ
میان عاشق و معشوق روزیت جواں کے دل میں آتی میں خواہر	کو اس کا تبیین اہم فریشت سوا کے دلیں جواں میں ہر	نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو	کیا کرتا تھا اندر مدار سی راہ کہ آئے جا آ سوتا تھا لفظ راہ
عزیز زین لیلی کا لیا خون محبت کا عجیب ماجرا ہے	شاہد کا جو گدرا حل عینون وہی مانے جو اس فن میں بجا	نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو	کیا کرتا تھا اندر مدار سی راہ کہ آئے جا آ سوتا تھا لفظ راہ
بنا ہر محض وہ نااستنا تھا کرے تھا خوب درخورد اندامین	کبھی اے غور و سکا گونا گونا ہو جیسے طور یا سہا شامین	نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو	کیا کرتا تھا اندر مدار سی راہ کہ آئے جا آ سوتا تھا لفظ راہ
ہو ایہ رفتہ رفتہ اوسکو معلوم یہ ایہ دلیں رکھتا ہر سوز	نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو	نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو	کیا کرتا تھا اندر مدار سی راہ کہ آئے جا آ سوتا تھا لفظ راہ
نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو	نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو	نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو نہ تھا عاشق سہوہ رانی لہو	کیا کرتا تھا اندر مدار سی راہ کہ آئے جا آ سوتا تھا لفظ راہ

اوسو سطر چہا غریب و انا آنکھیں تھی اندیشہ مراد بات قلنس نہ کہتے تھے وہ عاشق خوش ہر بان عاشق کا کہہ پتا تھا ہر خداوند وہ ہی نہ تھا ہر صنم کی بے تکلف دید ہوگی خون ترند وہ سیکے کس نے گا غریب عاشق یہی رکھتا تھا وہ رہتا تھا اسی فکر میں ہر مجھے آسانی فارغ ہو کر خوش کروں نہ ہونے میں ہی سیر میل وہ ان حال محبت عاشق کا ہر دم صنم کی کیفیت سے خوب آگاہ کما کا شرف تو ہر مل تہا	ایک بار میلہ ناخوشم دھیا کا انہو کی ایک رن میں ملاقات کروں کہ میں تو جو خوش نشین اور ہر تھا اوسو جو کچھ حال صنم سو ہو کبھی تھا ملاقات مرے گھر کون دن یہ عید ہوگی مرا یہ غنچہ کون کسید کھلے گا یہی ہی پس لیا تھا اوسے سوا	اسو اعینا کار شہا تھا درکار نظر میں ہر سکو کہتے تھے وہ نیا صنم کو کبھی دیکھتے تھے جو نہ یہی ہی تھا اوسے کبھی نہیں آئی کون سا روز ہوگا اور آدیکادہ کس دن آئی سیر ہوگی کیونکر مجھ پر سیر اسی پر تھیں وہ مانتا تھا	رسیدن ایام میلہ آنکھوں و خون شدن عاشق باین خیال کہ درین میلہ با صنم ملاقات خواب شد و گفتن عاشق با آشنای واقف کار خود و در جواب تقریر آن آشنای عشق بخود	وصول اوسکا ہر خاطرہ ممکن اسی میلہ سے ہوا اسے ملنے صنم سو یہ ابھی چل رہی تھی صنم نے روز اوسکا خود بتایا پھر دن گذرے جاوگا وہ دن	قریب تا ہر آب آٹھو کھایا گرمی ہو یقینی اوسکا جانا اوسو داندو کان پر اوسکی آئے کما عاشق فرم کس دم چلو گے یہ سکر عاشق شیدا اوشا	صنم کو سنا تھیں دیکھو کھایا میں معلوم ہوا اوسکا کھانا اور اوسو داندو کہ کھانے چاہیے ہی کچھ انا کھو گے بہت فرحان شاد اوشا
اضطراب عاشق بردر میلہ بابت طایر کپاس و ز موافق وعدہ صنم و تسلی کردن آشنای مہرود آخر الامر رقتن عاشق و آشنای میلہ و کیفیت اجتماع آنجا و بستن صنم و نیافتن مقصود						
کلاہی ہر کلا ساقی کلام سنو یا روجو میلہ کلاں آیا دلی اوسکا تازہ یار خندان	کہ آپو بچا ہر وہ شرت کا ہنگام خدا نے بنت خفت کو جگایا ہر کی انتظار لی و سپر عشق	مجھے سزا کر دے تھام ہوئی جب صبح عاشق پر ہزار کمون کیا اوسکی دور تھان	کہ خود دیکھو آٹھو کھانا مہرود چنڈو دشتاق دیدار حرا با سگیا تھا سوار			

کسی کو سو گیا ہوا دیکھو تو	ہر اک سو دان میں ہو پڑتا تھا	کو یاد دہوں آیا ہو گا کتنا
تو سر مارو تھا رانیاں پر	جو کوئی دنگہ کچھ پر مار دے	تو اس کے بانوں پر باد چھٹاتا
گھڑی اور کو دامت کی گھڑی	مراپ کے تہہ پہنچا لیا دل	کہ کیوں اگر سپہ بیکار سال
پہر خل پہنچے بار میرے	مگر صلیبی سسل کو فراتو	منو شباب از سر خدا تو
چلیں گے ہم بھی آخر ساتھ تیرے	بہ انکھیں اگر لہجہ کی گفتگو سے	کو داتھن قناد ہا دکی از سر سے
کیا دونوں اچیلے کھلا دیا	شمالی پرچہ دان دہنگہ نسل	حسن بہ نامیا اور تیرا لاجب
زیوں سات اور سکی تھنہ ناع	کون تو بیت کیا میں اگل کی	کو غری سب پر ہوا ہر دیکھی
لبند عالم تو اسہ تھا وہ	براسہ سیر اک عالم وہاں تھا	عجب پہلے کردن عالم وہاں تھا
ہر اک اپنی نیویں بھج کالے	دادنی تا باہلی بٹ ہاں تھے	وزیر الملک اسے ہاں تھے
وہاں بیٹھے تھے کس کا شریا	نتیجا باہر دہانے کوئی زخم	سہی مٹی ان فقیر اول حق
کہ تو اسے کچھ تھا شہر بریا	ہر اک اپنی صدائیں بولتے تھے	کوئی کو پیچھے کچھ تو تھے
صد جسکی کر تھی دیر تین	بچاتا تھا کوئی ملواری کچان	کوئی تھے شمالی اور جنوبی
کوئی باہر گریبان پہاڑ تھے	کوئی کرتے تھے جوار و سیست	کوئی کتے تھے ادوی کرد کاوش
کوئی ادوی سوانک اپنا دکھاتا	کوئی اکیلیان کر اسی سے	کوئی ناحق کو ہمارا تا کس سے
کوئی کرنا تھا اک سو طہنوری	کوئی پھر تھا دان کھڑا کرنا	سج ایسی شہر ایک دیکھتا
کوئی مزد کیوتا دسکا کو اجھا	کوئی پھر تھا انگریز کے ساتھ	لگاڑتے سوئے اور باتیں ہمارے
عاقبت قدم سا فاکین تھا	کسی کوئی مکے میں ہاتھ لے	کسی کا تھا کوئی دامن سنجالے
دکھا اپنی معشوقی کے انداز	کوئی کتا تھا ملک برقع نکھلو	کوئی کتا تھا یان ہسے نہ نولو
سر اسر عمر کی کی سچ بنائے	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو	پھر سے جو صلیح دیوانہ سو
سخن کرنا تھا یاروں ہولایم	کوئی ہنستا کوئی تھا کھلکھلاتا	کوئی تم کھلے مدد کو جلاتا
کوئی کافر سنگر شعاع مشہور	دکھا تا کوئی عالم لڑکین کا	کوئی تھا منتظر اسکے سخن کا
کسی کا کوئی پردہ بھانکھا تھا	کسی سے ہوتا تھا کوئی ہنگام	کوئی کرنا کسی کا حق قصیر
قدم پر ہو سکا بنا سر تھا دھرتا	کوئی تالاب پر کرنا تھا نشان	کہ جسکو دیکھ مہ ہوتا تھا حیران
میں پر جھنڈی ٹیکا لگائی	کوئی جاتا کوئی آتا تھا بھیم	ہو جیسے دم کی آمد رفت ہر دم
تاشانی ہزاروں جمع تھان	نہ تھا بقعہ کوئی ایک بیکار	عجب تھا تھا شاوان نزار
کسی کو تھا کبھی وہ بیٹھا تھا	ہر اک سو دان میں ہو پڑتا تھا	کو یاد دہوں آیا ہو گا کتنا
جو کتا تھا آریا کھڑی بھر	تو سر مارو تھا رانیاں پر	گھڑی اور کو دامت کی گھڑی
وہ میل پر عجیب شکل پڑی تھی	پہر خل پہنچے بار میرے	چلیں گے ہم بھی آخر ساتھ تیرے
کتنے کتے تھیں سخی میں تیرے	کیا دونوں اچیلے کھلا دیا	زیوں سات اور سکی تھنہ ناع
شمالی کیا مکے کا ہاتھ تیرے	لبند عالم تو اسہ تھا وہ	ہر اک اپنی نیویں بھج کالے
غرض گنہ پر آیا وہ ہنگام	صد جسکی کر تھی دیر تین	کوئی باہر گریبان پہاڑ تھے
وہ جمع تھا جو تالاب ہمارا	کوئی ادوی سوانک اپنا دکھاتا	کوئی کرنا تھا اک سو طہنوری
عجب بلغ و عجب تالاب ہمارا	کوئی مزد کیوتا دسکا کو اجھا	عاقبت قدم سا فاکین تھا
وہاں تھر جمع سارو شہر ولے	دکھا اپنی معشوقی کے انداز	سر اسر عمر کی کی سچ بنائے
ہزاروں اہل حرفہ اہل بازار	کسی کوئی مکے میں ہاتھ لے	کوئی کتا تھا یان ہسے نہ نولو
خدا میں کا زبیل انہو تھا دان	کوئی کتا تھا اک سو طہنوری	کوئی پھر تھا انگریز کے ساتھ
کوئی کتا تھا لوجی ملو اسون	کوئی پھر تھا دان کھڑا کرنا	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو
کوئی بانی میں غولہ تار تھے	کوئی کرنا تھا اک سو طہنوری	کوئی ہنستا کوئی تھا کھلکھلاتا
کوئی دان ناچتا تھا کوئی گاتا	کوئی مزد کیوتا دسکا کو اجھا	دکھا تا کوئی عالم لڑکین کا
کوئی کرنا تھا کسوید بازی	کوئی پھر تھا انگریز کے ساتھ	کوئی کتا تھا یان ہسے نہ نولو
کوئی کھی کوئی رتھ پر چڑھا تھا	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو
کوئی بیٹھا کسی کی تاک میں تھا	کوئی ہنستا کوئی تھا کھلکھلاتا	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو
کوئی کرنا کسی سے عشق و ناز	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو
کوئی میٹھا کمین سب بچائے	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو
کوئی تو ایک جابر ہو کے قایم	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو
کوئی ہندو پن پرانی مغرور	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو
کسی کا کوئی کڑا امتہ نا کتا تھا	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو
کمین تھا کوئی کسی سے غدر کرتا	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو
کوئی تھا کافر سچ بنائے	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو
کوئی پرواہ کوئی شمع تھان	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو	کوئی پھر تھا بیتا باہر سو

<p>عاشق عالم دیکھ کر دیکھ مستم کہ چہ شان او سنی نیپا ہر اک سبب ہی یہ باہار خود تھا کہان ملتا تھا اس نوحہ میں با تھا یہ اوس جگہ سے آگے ملتا یکایک بخت و خود یاد ہی کی</p>	<p>نظر آیا اوسی وان اور ہی طابت یں اوسے کو ہر پہلو کہ شاید ہر کسی جاگہ وہ بیٹھا رہا ہر چند وان عاشق طلب گار رہا خورشید کی تالش میں</p>	<p>لگا کر نے صنم کی جستجو وہ کبھی جا کر سر تالا بتریا کبھی بھرتا سواد و گرد مالا رہا و در اتا ہر جانب فادہ صنم پر اوسکو وان چٹا کھنٹا</p>	<p>پہر ۱۱ اوسے و ان چار سو شاید ہر پہلو شان کر تا کبھی ستر کین ہا بیٹھے تھا بیتاب اگر اکھڑ تو تھا اک جگہ پر وہ قیامت کا وہی عاشق پوچھتا خضر نے آگے اوس کی ہر ہی کی کہ جلا دین مزد کسب پر وبال وصال کار و سیر باغ خرم کیون بیٹھا ہر وہاں شکل مضطر تو کہ غم میں خاکستر نشین ہے تو ہی اک باغ خرم یا نہی کچھ دور یہاں کین دھو چکا تاہر اچھی تھے یا نہی وہاں جانا ہر موقع نہی دینا اوس کی نظر وان</p>
<p>پلا ساقی شراب شہنائی کروں خود بیان میل کا عالم کہا اک شخص نے عاشق سے کہ تجھے کیا دھوپ یاں لگتی نہیں ہے تجھے گر سیر ہی میل کی منظور وہاں جا بیٹھے ساز میں خوشی پریر و یو کاوان ہوتا ہر جمع گیا عاشق جو قصہ مختصر وان</p>	<p>منع کردن شخصی عاشق را از شستن آنجا کہ در تابش خورشید بود و در نہائی آن بسوی کوستان خرم کہ آنجا اجتماع میلہ تمام خوبان و مہاجنان شہر بود و رفتن عاشق وران باغ و دیدن کیفیت آنجا و بقیہ تالش بسیار دیدن صنم را شستہ در مجلس و بیان سیر آن مجلس و روداد صنم و خوبی و پوشاک و روداد عاشق بیچارہ و در ان مجلس و ہجوم میلہ</p>	<p>کروں کیا میں باغ اوس ہو تو خود ان عجیب لوگ باہم ترے ہی وہاں چھوڑ دے تھے میاوان تھا بلا ماز و پایاں بجے ہر طرف بلبل اور مردانگ وہ آئی اگر آہوتی تھی موجود پریشان کیوں نہ تھا عاشق بچا میدان بندے شکل صنم کی نہ آیا باغ نظر اسکے وہ دلبر لگا کر نے وہاں فریاد و زاری نہ پیش نظر تک کہ لیلی</p>	<p>منال سبز و میوہ وار کا مصف وہاں آگے آ بیٹھے تھے باہم موافق تھا اوسکے خیمہ خزاہ نمایاں ہر طرف عالم عجب تھا وہاں بیٹھے تھے کس صورت ہی تیار عجیب گئیں باغ کوستان تھا کہ اوسکا اور ہی سی دل لگا تھا ہر اک ہی دھچکا اور سکا پت تھا تو بیٹھا اک جگہ مایوس ہو کر نہایت اوسپند سی ہر قاری تو کب ہوو نکو مجھو نکے لیلی</p>
<p>وہ گکش دیکھ کر لا قسم ہے وہ سارا باغ تھا شاد و بزم جدا ہر ایک کی خیمہ طحری تھے موافق ہر کے ساز و سامان نہا کچھ اور ان تھار گ ہی رنگ جسے کوئی چیز وان ہوتی تھی مقصود وہاں خود ہر کا تھا ابنوہ سارا کری تھا جستجو اپنے صنم کی بہت دھونڈا اور انجانان مقصود وہ رنگارنگ باغ پر وہ کھڑا اگر چاہے جگہ پر سہم اوسکا</p>	<p>کہ دنیا میں ہی باغ اوس ہو تو خود ان عجیب لوگ باہم ترے ہی وہاں چھوڑ دے تھے میاوان تھا بلا ماز و پایاں بجے ہر طرف بلبل اور مردانگ وہ آئی اگر آہوتی تھی موجود پریشان کیوں نہ تھا عاشق بچا میدان بندے شکل صنم کی نہ آیا باغ نظر اسکے وہ دلبر لگا کر نے وہاں فریاد و زاری نہ پیش نظر تک کہ لیلی</p>	<p>کروں کیا میں باغ اوس ہو تو خود ان عجیب لوگ باہم ترے ہی وہاں چھوڑ دے تھے میاوان تھا بلا ماز و پایاں بجے ہر طرف بلبل اور مردانگ وہ آئی اگر آہوتی تھی موجود پریشان کیوں نہ تھا عاشق بچا میدان بندے شکل صنم کی نہ آیا باغ نظر اسکے وہ دلبر لگا کر نے وہاں فریاد و زاری نہ پیش نظر تک کہ لیلی</p>	<p>منال سبز و میوہ وار کا مصف وہاں آگے آ بیٹھے تھے باہم موافق تھا اوسکے خیمہ خزاہ نمایاں ہر طرف عالم عجب تھا وہاں بیٹھے تھے کس صورت ہی تیار عجیب گئیں باغ کوستان تھا کہ اوسکا اور ہی سی دل لگا تھا ہر اک ہی دھچکا اور سکا پت تھا تو بیٹھا اک جگہ مایوس ہو کر نہایت اوسپند سی ہر قاری تو کب ہوو نکو مجھو نکے لیلی</p>

وہ کہتا تھا سنا گیا یا تیرا	جو ہو گا نجات تک میرا تیرا	کیا تھا وہ وہ آئینہ کا منہ	اوس پر کہ کائنات
نہوٹا کر او سے منظور آنا	تو کہا ہنسکے ہمیں کرتار انا	تو نہت کر آئینہ زلفیں گمان	رنگیں تھیں ہر لمحہ ہر لمحہ
بہم بیٹھے تھے دیون اس آئین	کوئی تو نہ باہر جیسے بزم	نہا آبا و جہن اک استننا اور	کر رہا تھا آئینہ کھنکھاتا
وہ اوٹھ کر وہ سوا کے پاس گیا	بہت اسحاق کرنا توں لگایا	کہا کیوں آپ میں سوت بیٹھا	یہاں تو یہ جہاں سوت بیٹھا
اتنا شکیوں نہیں تو دیکھتے ہو	کہو جہاں کو جواب کسی تکو	کہا عاشق ز اوس خیریت	یہ سبیل میں سما ہے کہ نیست
مجھے لاحق ہوئی ہر ایک تلوش	ہوئی دلہن مری یہ فکر پیش	کہا کہ ہمارا میرا گم ہو گیا	سنا اس بات سے سون کا طربان
گھر میں دو تین اوس جیسے ہیں	پھر آفرودا عشق کا اڑنا	کیا ہمدردی دے دے شاعر	اور ٹھوکر پڑا اوس کو دہان
اوتھا دل سے یہ میل کہے عاشق	پھر آئینے بیان ایسا جادو	عرض دل سے ارٹے وہ دنگ	لگا رہا تو دل سے غل غل
پھر اوس داغ میں پھر چاہو	بہم کہتے رہے بس مستجو	ہو تو جہاں سے وہ اوسا تو	تو دل سے بھل آ یا وہ خوش
ہوئی تو میدی میں امید اوسکو	کھلا نہ لکھتا تھی سچید اوسکو	کہ بعد از رنج و محنت ہو جہاں	خدا قادر ہے سب کو قدرت
بہت غم پڑتا تھا اس بات سے	بہت دی بین مرادین مارا	دل لیل ثابت یہ لائق ناموس	جسٹ اوس پر یونہی لکھتا ہے
نہو چہ خدا کا ستر کشوٹ	کر دی جہاں و چرا اپنی دھوٹ	وہ جو جا ہی کر سندرہ مجبور	نہیں سجت اوس وصل کچھ دور
ہو عاشق کو یکجا بگڑان	نیسے تھا ہونڈا آ یا لڑوان	کھلا لکھا رہا سپر بوجھا	وہ دل میں طلبی کا تاشا
منہم بیٹھا تھا اپنی مجلس میں	کہ تم سب اک جگہ کا دل و کان	عجب تھا اوس جگہ بندہ یار	کوئی نہ اتنا تھا جسکو چار
یہ اگانہ تھا سے اوجھا جمع	نیا جیسے بسا ہو کوئی موضع	نہایت خوب رنگین تھی مجلس	بہت پر غم رنگین تھی مجلس
وہ مجلس کی کون تو ان کیسین	کہ اوسکو شکے میں گیا	منہم اوس میں ہوا اسطرح شہر	ستار دین میں ہو جیسے چاندرو
ہوا وہ اوس کے حاضری خزار	لگا نہ دیکھنے اوس کی طرف	کہا ہمدرد اوس شاد ہو کر	منہم بیٹھا ہر تیرا دیکھ ایدھر
کہا عاشق نے دیکھا میں نے دیکھا	برائی ہو مری دل کی تنہا	جسے میں دھونڈ لھتا تھا اوسکو	مجھے حق نہ منہم کا منہ دکھایا
ہوئی کوشش مری بہر مقصود	ملا تم سے مجھ کو دل محمود	برایا جسطرح مطلب ہمارا	تو دل کا بھی ہو مقصود
رفاعت تھے میری خوب کی دام	یہی ہر یار حق دوستی دام	مثل ہر متفق ہو دیو چہ دل	تو پھر ہوئی ہر آسان مثل شکل
گیا مری کو بہن کھا چپتالی	نہ شیرین سی ہوئی کچھ کامیابی	کیا صحر کو دیوانہ ہو جہاں	رہا نہت ہو جہاں لیلی کی محزون
سلف سرا جگہ عاشق ہو کر	کسی کچھ نہ آئی کام تکو	کہ رہن کیا عاشق بچا چہ تنہا	اکیلے سی نہیں کچھ کام بنتا
ملا تیری بدولت میں منہم سے	یہ دولت بانی سی تیری دم سے	کہا تنگ میں کر نہ شکر دیر	خدا روشن کر دے کاشا نہ تیرا
منہم کے پاس اک لڑکا تھا بیٹھا	کہ عاشق کی تین وہ جانتا تھا	کہا اوسے منہم سوت باسیا	کہ عاشق دیکھ دیاں بھلی ہو گیا
سبھ کر وہ بڑا لاسکرایا	یہ راز عشق مجلس میں چھپایا	منہم عاشق سے تھا گود بیٹھا	ولیکن تھا بایں دوست بیٹھا



نظر عاشق کی دودھ لگی تھی بوم لڑتی تھیں آنکھیں چمکی چمکی نہ حرکت تھی نہ کچھ نہیں تھی تھی اوسکی بریں تھیں کار چمکی وہ کھڑا چاند سا وہ رنگ گور تھی اوسکے نور سے وہ بزم روشن کہ سخاوت و میلان لکھا تھا وہ ان عاشق کھڑا یلین مجلس نہ بنتی کسطح تیر میر مجلس رکھ تھا آپ بھر بھڑکوا خزان غرض بیکوہہ تو شخصیت تمیم کھڑا تھا عاشق اوجا اگل گنگر جہان کیا تھا منہ ہو وہ عیار صنم بھر آکھ گیا مجلس یلین تراب کر گیا خیمہ تیر جہان نہ لیتا اگر مجھ کو وہاں ختام ہر اک اس از سر ہو تا خبر جرات سے منو گو خون جاری صنم نے ولین انہی ہو گا جانا جو تیرا دکھانشا تو پر چلے ہے صنم کے پاس نزدیکے برابر پڑی دسک نظر اور صحنہ جانا نہوا صاحب لاس کا جو چرچا سلام اوسکو صنم لکھا کیا تھا وہ ان عاشق کو سب کو سب راہ بھلا	وہی مرد نظر اسکے پڑا تھا نظر کرتا تھا چھپ چھپ گاہ بگاہ کھڑا تھا دم بخود خون نکل آ رہا سہوا تھا عاشق اوسکو دیکھ کر وہ نک کیا خوشنما اوسین کی تھی لکے تھا چاند اور تراہ زمین پر کہ رنگ و سکا داتا تھا نظر بہو جیسے شعلہ آتش نمودار فقط سیلے ہی کی تقریب سے تھی انکالی یہ طبع اوسنے نہی تھی بیان کچھ تو ہو کعبہ شرم سجونی و دنیاوت بیکو ہو پنی کسینے ہاتھ نہ اسکا دھلا پھر آکھ اوس سے لڑی نزدیک کر کیا چتون تو اوسکے نیم سبیل وگر نہ کر چکا تھا شور و نالا تو یہ احوال وہاں شہرت پر کرتا کہ جانا غیر نے راز نہانی رہی سب قاتل و لون بہنیاں انھیں تیرا جو اتنا علم حاصل خبر ہوتی ہر اوسکے زخمی آنکھ خبر تھا اوس سے صورت آشنا تھا سلام اوسکو کیا اوسنے یہ نظم دیا عاشق کو لکھ لفظ غلامی شہادت کی دیت غرض کو تھی	کہ عاتق نے گاہ بگاہ نظر لگایا تھا صنم بھلا دیکھ کر سب کو سب راہ بھلا وہاں عاشق کی کچھ بھڑکائی کہوں کیا جو صنم کا تھا وہاں گاہ بنت سے ساری وہ چمکی نہی تھی نظر کرتا تھا جواو سن نا زمین پر عجب تلک دیکھتا تھا کرین بندھی تھی سہل سے سنہا وہ بزم آراستہ ترکیب سے تھی صنیاوت و سزاوون کو کوئی کی تھی وہ پلوان اور شیرنی کی اقام کھڑی و چار اسید کی گدڑی صنم اور صرافت پاکے آیا نظر ادھر پڑی نزدیک کر ہوا جب شیراوس وہ بیدل اوسے دوست ہدم اوسنجا اگر ہدم نہ اوسکو ضبط کرتا خفا ہوتا پھر اوس سے باری جانی ہو اس از کوہ و لون بہنیاں جو کوئی ہو تو ہین تیرا نہ اکرال نشان اوسنے گود و نہان وہ عاشق کے نہیں پہنچتا تھا ہوا اوس سے مخاطب وہ بیکو ہو سب بھلا کہ وہ اسکا سارا نہ کچھ مجرا نہ عرصہ بندگی تھی
--	--	---

صنم نے کی جرات نہی و نوازی ہوئی عاشق کو کسی سزا ہو اتھا عاشق اسد مگر کیا ہی قد ز شوق کی حالتیں بجا	ہو اتھا عاشق اسد مگر کیا ہی قد ز شوق کی حالتیں بجا یوں ہوا تو ارباباقی نوازا شب تار یکا و سیک کا ہیشکر	ہو اتھا عاشق اسد مگر کیا ہی قد ز شوق کی حالتیں بجا یوں ہوا تو ارباباقی نوازا شب تار یکا و سیک کا ہیشکر	ہو اتھا عاشق اسد مگر کیا ہی قد ز شوق کی حالتیں بجا یوں ہوا تو ارباباقی نوازا شب تار یکا و سیک کا ہیشکر
نکویں دوچار اس حوال ہر دان چلو جی بس کرو اب گھر کی لورہ کوئی ساعت میں ہو جاگا اٹھیر یہ سنکر توب ہو لاچار عاشق	نکویں دوچار اس حوال ہر دان چلو جی بس کرو اب گھر کی لورہ کوئی ساعت میں ہو جاگا اٹھیر یہ سنکر توب ہو لاچار عاشق	نکویں دوچار اس حوال ہر دان چلو جی بس کرو اب گھر کی لورہ کوئی ساعت میں ہو جاگا اٹھیر یہ سنکر توب ہو لاچار عاشق	نکویں دوچار اس حوال ہر دان چلو جی بس کرو اب گھر کی لورہ کوئی ساعت میں ہو جاگا اٹھیر یہ سنکر توب ہو لاچار عاشق
وہاں سے تھا مکان اوسکا بہت کئی تھی پہلے اوسکو شوقین ہو اتھا کوہکن فریاد اسی سے نتھی غار اشکانی اُسکو مشکل	وہاں سے تھا مکان اوسکا بہت کئی تھی پہلے اوسکو شوقین ہو اتھا کوہکن فریاد اسی سے نتھی غار اشکانی اُسکو مشکل	وہاں سے تھا مکان اوسکا بہت کئی تھی پہلے اوسکو شوقین ہو اتھا کوہکن فریاد اسی سے نتھی غار اشکانی اُسکو مشکل	وہاں سے تھا مکان اوسکا بہت کئی تھی پہلے اوسکو شوقین ہو اتھا کوہکن فریاد اسی سے نتھی غار اشکانی اُسکو مشکل
عرض یے عشق چاہے سوکر دینا چلا آیا مری میں وصل کچاق نہایت بخود و مخمور تھا وہ کئی رستے میں بس مشکل سوا تھا	عرض یے عشق چاہے سوکر دینا چلا آیا مری میں وصل کچاق نہایت بخود و مخمور تھا وہ کئی رستے میں بس مشکل سوا تھا	عرض یے عشق چاہے سوکر دینا چلا آیا مری میں وصل کچاق نہایت بخود و مخمور تھا وہ کئی رستے میں بس مشکل سوا تھا	عرض یے عشق چاہے سوکر دینا چلا آیا مری میں وصل کچاق نہایت بخود و مخمور تھا وہ کئی رستے میں بس مشکل سوا تھا

باز گشتن عاشق مخمور از میلہ ہمراہ رفیق مذکور و در و درازندش تمام شب در آن کیفیت و  
صبح بیدار شدن و ندیدن سر و صنم و حیران شدنش کہ آیا این ماجرا غلط بود یا فی الحقیقت  
و تسلی کردن آشنا و لا کہ واقعی چنین بود اضطراب مکن پس رسیدن از صنم حکمت

اودھ آسانی بر ہر جن عقل جو میلادیکہ عاشق آیا گھر میں ز ہا بخود فرمیں راستہ بھروہ سحر ہوتے ہو غفلت سے بیدار	اودھ آسانی بر ہر جن عقل جو میلادیکہ عاشق آیا گھر میں ز ہا بخود فرمیں راستہ بھروہ سحر ہوتے ہو غفلت سے بیدار	اودھ آسانی بر ہر جن عقل جو میلادیکہ عاشق آیا گھر میں ز ہا بخود فرمیں راستہ بھروہ سحر ہوتے ہو غفلت سے بیدار	اودھ آسانی بر ہر جن عقل جو میلادیکہ عاشق آیا گھر میں ز ہا بخود فرمیں راستہ بھروہ سحر ہوتے ہو غفلت سے بیدار
نزدہ مجلس نظر آئے نہ میلا لہان وہ کیفیت ہوا وہ عالم صنم محکومین اب دیکھ پڑتا	نزدہ مجلس نظر آئے نہ میلا لہان وہ کیفیت ہوا وہ عالم صنم محکومین اب دیکھ پڑتا	نزدہ مجلس نظر آئے نہ میلا لہان وہ کیفیت ہوا وہ عالم صنم محکومین اب دیکھ پڑتا	نزدہ مجلس نظر آئے نہ میلا لہان وہ کیفیت ہوا وہ عالم صنم محکومین اب دیکھ پڑتا



منین معلوم کیا اونی پڑھا تب	موافق ہو گیا اوس کو بیان	ہو اونی پیش دیکھا نو افق	نگو سب اپنے عیش عاشق کو صاف
موافق جب ہو گیا اونی راوس	لگا مر بو ہو پڑا اوس سے	ہو ناگہ مخالفت چرخ کج و	لگا کرتے جہر اونی کی تنک و
جہر اونی کی سنی جب کوئی قصو	منو کس طرح سے قاتل تقدیر	جہر اونی کا عجیب باجر اسے	منین ملان قدرت چوں چاہے
خدا مالک ہے چاہے سو کر دیا	فلک پر تہمتیں کرتے ہیں نادان	غلط ہے مگر کون مختار ہو خلقت	خدا ہے قادر اور راجا پر خلقت
سوا حق کو جو پوچھو پڑو گراہ	سخن حق پر ہی والدہ بالند	دل لایق ہے جن دل بشر کو	کہ نسبت دیو ہیں اپنی طرف شکر کو
کہ ہے یہ شمع میں آداب یار و	پر ایسے لوگ ہیں کیا ب یار و	سنی تھے حکایت یان فلک کی	پنو جہو آگے نیرنگی فلک کی
ستواب داستان ہے عاشق	رسیدت حرف جہر اونی صنم از زبان جہر دم	کہ امرو ز صنم از نیجا سفر کرد و بر فیض آبا و دست	کہ کرتا ہوں بیان سحر جہر
پلا ساتی مجھے جام لب لب	و بعد از دو سہ ماہ مراجعت خواہد نمود و	باستماع این خبر متبلا شد نش برنج و در د	کہ دور کیا نظر پڑتا ہے دور
ہو اور ہی کوئی نہیں چلیگی	وہ بیدل تھا مکاتین اپنے بیٹھا	نہ مانی کی نہ استقبال کی فکر	منین پھر عیش کی خدمت بیگی
وہ چاہے تھا کہ ہو وصل و خواہ	نہاے تھا کہ ہو گاہ بگاہ	جہاں ممکن نہ تھا ملنا ملاوان	خیال دلستان میں اپنے بیٹھا
وہ میران ہو کتب بولا صنم سے	کہان جا تو تم ابے و رہے	ارادہ ہے مگر تھکو کہیں کا	فقط تھی اوسکو بوجہ حال کی فکر
میں فیض آگاہ کو اسد ہو گیا	کہ جانا ہوں یکایک باغ و تہ	کہا دواک مینے کی ہے تواد	کہ رستے میں ملا اوس نازنین سے
وہ کیا کیسے ہو کر ایسی صورت	روان آفر ہو ایہ کیسے شمشاد	کہا یکبارہ عاشق سے احوال	طریق دلبری و دوستی کی
لگا کرتے تھان آہ و راسی	منین تحریر کی طاقت قلم میں	تھکی چھاتی جھنٹی ہو ر قم میں	حزب احوالی عاشق سے فاضل
تھکی چھاتی جھنٹی ہو ر قم میں	ٹہری اوس پر بلا سے ناگہانی	لگا د لہر جو اس کے زخم جہر	کہ امرو عاشق کو ہدم خانہ بر باد
لگا د لہر جو اس کے زخم جہر	نہو تا تھا کسی کے روبرو	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	یہ سنگر گریہ ہو گا اوس کا مرنا
نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	پھر رگے کٹتے دن میں یہ تباہ
نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	مکان پر عاشق مسکین گویا
نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نظر آنے لگی مرگ مقامات
نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	کہن کس طرح سوئے بہستان میں
نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	منین بنتی جو اس نم کی کھا پتہ
نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	کہ رزل اوس کا پھر کہیہ جھڑی
نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہایت زلیست پیراز ہو کر
نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	ہوئی تھی شکل اوس کی جیسے بیاہ
نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	نہو تا تھا کسی سے گفتگو و	جہر جھٹ خرا تھا شیلوں سے

کبھی کبھتا تھا وہ دیوانہ پرین دوانہ جانکر محکوم نہ مارو زیادہ گفتگو نہ کرو دست	رنجیت	میں اپنی جانکوڑتا ہوں رو نکاحا سر اجاوسدھارو سدا کس پر ہی ہر شکل ہجر	یہ جاتا ہی یہ جاتا ہو لیے دل گئے کیا گفت ال چوں اوسکے تراب پنا بھی سوجی نہ بارو
کبھی بھر کردہ سینے سے دم مرد کبھی پیرا بن اپنا بھارتا تھا کبھی کرتا تھا ایسی شکھاری جدائی کا کبھی چرچا جو پڑتا		کمر تھا آنسو عالم دہریہ بیدو کبھی تجھ پر سر دے مارتا تھا گولا چشمہ ہوا ہر تازہ جاری	کبھی ہو کر نہ نگین و مجنون کبھی کر بیٹھتا تھا ستود و فریاد کبھی غش ہو کے گر پڑتا ہوں
یہ ہر قسمت کی اپنی کج ادائی مصلحت سچ کی کب پیڑتی سنو کیوں مجھ پر پیڑی کا عالم	غزل	کہ دل لگے ہوئی اوس جلدی صنم سے گر نہ توئی آشنائی خیز تباہین کچھ اوسکی بائی تراب لیا تو مجھ پر کر تو	قرار و صبر و تسکین جو ہیں معتور سی سکی ہو سلسلت سے دیا عاشق کو دل پرواغ جوت غم جوت سے ہو جلدی دانی
کبھی چون غم نہ ہوتا تھا خاموش جو گلشن میں کوئی لیجا تا اوسکو نظر پڑتا جو اوسکو سر آزاد جدھر وہ دیکھتا سنبھل کی صورت جو بلبل دیکھتا نہ لکناں ہے صنم کو غم نہیں اوس کی کوکھیا نہ کہتا وہ کسیکا مانت تھا مجھے از بس تھی اوس سے اپنائی سوانح اوسکے میں کہتا تھا ہر		کبھی کرتا تھا بلبل کی طرح جوش تاشا چین دکھاتا اوسکو تو کرتا تھا صنم کو قدر نہیں ہاد کہو تھا ہو یہ اوس کا گل کی صورت تو کہتا یہ مرا ہر دیان ہے عزیز دل بلجی اوس سے ہاتھ دھو نہ اپنا وہ کسیکو جانت تھا نہ تھی کچھ مجھے اور اوس جلدی مری ہر آرزو تھی خواب سہا	کبھی سکو دکھاتا داغ دل کا تو دو نایب ہوتا تھا اوڑان جو گل کو دیکھتا وہ پر تفکر جو زکس کا گل اسکو دیکھ پڑتا نہ آتی باغ میں بھی اوسکو سکین نکرتا پھر کوئی اوسکا تدارک اوسے چھوڑا تھا سب تن تقیر ہوا اسکے پاس میں جانا کسی غزل پر میری کیا عشق و کربا
نہ جاہ و زحمت کی آرزو ہی قرار و وصل پندہ سے تھا رہی کسو کی صنم کو در پر جاوے	غزل	فقط اوسکے کرم کی آرزو ہے ہمیں جموں قسم کی آرزو ہی جیسے بیت الحرم کی آرزو ہی	کوئی دنیا طلب کیا ہو کوئی دین قدم رنجہ اور حرکتا عین بار مہم اوسکی کرجب سو جانا

<p>ایستد آریا اوست بر سینه منور صورت نامہ و تا حسین منور فرکت اشک کسی سداہ محبت جو کہ تاران کوئی نچو ذکر یاری</p>	<p>ترا اب سکی کل سین بیچو و جا یہ مصنون تھا نایت و کبر و غور وہی ستار پڑتے اور سکو ملو سو امیر عقی اور سکو سب و جفت تو کستار و رو با صد بقراری</p>	<p>اگر باغ ارم کی آ رہی غرض او سلو سن ہر جی بھاسے وہ اکند و ہم چو رہتا ہوا ہم کسی ہی کچھ نہ کہتا بات اپنی نہ چرچا او سکا یار ہم کر دیان</p>	<p>ایستد او سک و ہر اشعار سرکار او سکو تھا یا دھنم کے سے تھا رن نروا قات اپنی کہ ہونی ہر جی خاطر پریشان بہ یہاں بیچو او کے مقابل</p>
<p>چوچہ تھا وہ ہر غم گلشن میں دل مجھے یاد آتی ہر یاری صنف کی نہ ساتھ اپنے مجھے وہ لیکیا آہ چلا ہوسا بقہ جبکہ وہ جاتے کبھی ہوتا تھا ایک مثل بربان برل میں مجھے اب نہ سچو ہے اوس کیونکہ کہو نہیں جانی رنگ سجھ کر بات کہی دوس سے یارو</p>	<p>عبداللہ داری و غم و غم کی کمون کیا میں دل ناری جفا جوئی سنگاری صنف کی</p>	<p>عبداللہ داری و غم و غم کی کمون کیا میں دل ناری جفا جوئی سنگاری صنف کی</p>	<p>پرونی یون مجھے بیزاری صنف کی نہ سبب یار و عیاری صنف کی کہو او ہوا ہر بار ہر نام کی کبھی ہوا یا ایک یون غم و غم تیار او کا لوسیر و رو رہے سپتار و غم و غم و سکی ہو ہو رہے یہ میری چشم تری آبرو رہے</p>
<p>صنف کا جب کبھی میں ذکر کرتا وہ نیز دینے جوت ہم رہیگا نیو چھو عاشق سکیں کا عالم</p>	<p>نوکا ہیکو ہمارا دم رہیگا صنف کا گری عالم رہیگا ترا اب نہ مایگا وہ تجھی سے</p>	<p>ہو اٹھو اردہ اب و رہی کا تجھی تک غیر کی بازار پر گم کنا تک غیر سی باہم رہیگا</p>	<p>تو رو کے سنے یہ مجھے چوتھا ہمیں تازہ سستا کھانم رہیگا وہ مجھے جب تک بوم رہیگا</p>
<p>کہوں کیا یار او سکی چو سی وہ انہ ساید ہر چو نہر یا تار کہ ان تا حد تو آہم کیا شے شہر و شہر بہتہ او گمان ہے کہاں زور نہ ہاں شہر یا شہر وہ تھا وہ سکی شہر میں کہ باج و تون صنف جوام کہ</p>	<p>ہر جی رت و دل سکی ہوئی صنف کی پوچھتا ہر اک سوا خبا جنر جی چھو کہہ اوس مرہ شہر کہاں وہ اندرون بیوہ کھلا صنف کا نامہ ایسا ہر شہر بیان کرتا تھا او کو رو رہی کہوں میں جیسا ہر شہر کا</p>	<p>کسی جاگہ نہ لگتا تھا دل او سکا نہر و تاج کوئی قاصد کی شہر تجھی سے میں جی کو نہ کا شہر تو یا تون مجھ کوئی شہر کا اگر کہ میں ہر شہر کی شہر نہ کہو نہ شہر کی شہر تجھی کا شہر شہر شہر</p>	<p>نہر و تاج کوئی قاصد کی شہر تجھی سے میں جی کو نہ کا شہر تو یا تون مجھ کوئی شہر کا اگر کہ میں ہر شہر کی شہر نہ کہو نہ شہر کی شہر تجھی کا شہر شہر شہر میں جی سے میں ہر شہر کی شہر</p>



کوئی تو اس کے ہر بندہ کا	قدم مارے وہ گرتا تھا ہزار	یہ عالم دیکھ کر میرا	کوئی تو اس کے ہر بندہ کا
یہ دانگ میرا کیوں ہوا ہے	عزیز وادسکا میں کیا لیا ہر	تو قاصد صحرای کتبہ ہر دم	یہ دانگ میرا کیوں ہوا ہے
یہ آشفتمہ ہوا ہے اک صنم پر	کھلی ہر ساری حالت اس کی ہیر	نمائت بخیر میوش	یہ آشفتمہ ہوا ہے اک صنم پر
صنم سکا ہوا جیسے ہوا ہے	یہ عالم تب ہر سکا ہو گیا ہر	یہان دیوانگی میں ہر شہور	صنم سکا ہوا جیسے ہوا ہے
کہ ہر بین رحم سکے حل سب	کوئی ایسا نہو نادیا نہ بار بار	یہ قصہ سنکے تباہ ترس گیا یا	کہ ہر بین رحم سکے حل سب
نلتا ہر آتش سہی بار دیگر	ردان ہوتا کہ ہر کوئی چھپا کر	غرض ہر دم تو کوئی حال تنگ	نلتا ہر آتش سہی بار دیگر
کوئی کرتا بھراؤ کی تیریر	کہ اسکو کیسے اب پابز بنجیر	کوئی کتا تھا زلفین بٹھاؤ	کوئی کرتا بھراؤ کی تیریر
ہر اک کہتے تھے ہر انجرا لوق	تحریر میں تھو سب ملکا حاذق	مجھے یوں سوچی اس کو حق میں	ہر اک کہتے تھے ہر انجرا لوق
بیان رسوائی از مراد ہر	صنم کی یاد اسکو دمدم ہر	کہا تب سے مجھے ہر مطلب	بیان رسوائی از مراد ہر
جلگیا کسے کسے سے یہ مگر کو	اسے لیا سکا کون باب دور کو	بہت مشکل ہر گھر کلا سکا جانا	جلگیا کسے کسے سے یہ مگر کو
اگر تیر حرکت سے ہو تو بہتر	شانی کر کہہ کچھ ہو دیرت کر	کہا میں کہ یار و دم ہر نادان	اگر تیر حرکت سے ہو تو بہتر
جینوئی اسکو بیاری نہیں	یہ سودا کی کچھ آزاری نہیں	لگاؤ ہر شہر چھنے چاہر	جینوئی اسکو بیاری نہیں
اسے عبوس کرنا فائدہ کیا	کر دنگے پابز بنجیر اسکو جبا	اسے سے بہت فریادگی ہر	اسے عبوس کرنا فائدہ کیا
اسے ہر سہر ہر چش محبت	محبت فریاد ہر پجائی غنوت	اسے تم اور کچھ یار و کدوت	اسے ہر سہر ہر چش محبت
گرفتاری ہر دلی ہر محبوب	ہوا ہر یہ بدلت و کدوت	اسرا میں لیا جاتا ہوں کو	گرفتاری ہر دلی ہر محبوب
یہ کسے پاس عاشق کی گواہ	کیا آخروں ہی جو کہ اوٹھا وہ	بجائوں کا نہیں کیا اوکڑا	یہ کسے پاس عاشق کی گواہ
تیر جو کہنے سہیں باہر نہیں ہوں	صنم کی یاد ہر محکوم کسین ہوں	مجھے اب شہر کر سنو سہی کام	تیر جو کہنے سہیں باہر نہیں ہوں
دکان پر اس کے جا ہوں ہر کو	نہیں ہر جا ہوں لیکن کچھ ہی	وہاں ان روزوں کچھ نہ	دکان پر اس کے جا ہوں ہر کو
اگر چاہو سکے ہر عشق و ہر	کر دین مجھے خلق اسکو ہر	وہاں خلق وہ خوبی کہاں	اگر چاہو سکے ہر عشق و ہر
صنم بن دیکھو دکان سوئی	مجھے ہر حق ہر حشر اوڑنی	مگر لا جا رہے شتان جو خود	صنم بن دیکھو دکان سوئی
ریا کا ہر جو گشتے ہر	سادا ہر تو انکو نقص	کہ آخر یہ تو گھر مشرق کا تھا	ریا کا ہر جو گشتے ہر
نظر ان اسے ہر	کہ کسے ہر اس کے	نہیں کہ ہر اشاری کی	نظر ان اسے ہر
تیر مجھے ہر	سلا سلا کی	یہ عاشق ہر	تیر مجھے ہر
ہوا اس کے ہر	کہ ہر	کہا میں ہر	ہوا اس کے ہر

میر کا ادب سے میں جو بارہنہنگا تری حق میں یہی اب صلیب سے نہیں شہ ساقی اب صحت سخن کی لبا لب کر رہی ساغر کو جلدی ہو اللہ عاقبت عاشق کھر کو رہی دین میں دوسکو پہنچا یا بکھر ہوا اتھارنگ و مسکار غفلتی کسی کو علم پہر گزند آ یا معیشت کا بھی غم سوتا ہی ایسا فقط و دایک کس تھو اس کی گزند اگر چہ اسکو تھی یا نہ صحبت صنم کی میں جو کچھ باتا تھا جبا سوا اسکے تھا کام اسکو کچھ مہینے دو کا وعدہ تھا ہر چار ہوا عاشق کو دلیں غم و چنڈ کہا تیا کدن مجھ کو بلا کر کہا نہ تیک لکو سمجھا دن کہ نہیں انسی پھر وہ اب تک مجھے بتا ہیو اب تو نہ ہر کھانا کہا اوستے بھلا فرما لیے تو تجھ میں دھت انا جاتا ہوں جواب دے گا و دیکھ کر کیا کہی کہا عاشق و کسے تھو لکھ کہا تب ہی تو خط تو رستم کہ	جو کچھ دریا نہت ہو گی سو کھونگا تجھے سنا بیان پر کیفیت سے سجنا نہ رسا بہت آشنا عاشق راو بیان رد و داد او اچھے پر و در سحر صنم گزشت نتھاجس ہوا وقت کوئی نہ برن پر چھا لگی تھی نالوانی کہ اسکے دل کو کسا غم پہ کھایا پڑ دینا کوئی روتا ہے ایسا او نہیں معلوم تھا لب پہ کا نہ و اباطن میں تھی ہر کس حشوت سنا آتا اسکو چار و ناچار مہینے کٹ گئے دین میں ہی طور نہو بیتا بکھوئے ہست لاپا کہ کیوں بڑھنے لگا ایام جوان کہ میں مر جاؤ گا اب ہر کھاکر کئی جون توں مرے گا یا نہ کہ نہیں انتظار کی کت تک یہی ہو موت کا میری بہانا میں عامر ہوں مجھ کو کھاکر تو ہو تیرے کہ میں باتا ہوں تسا تیری کس وجہ سے کری ہو کسی یا زمین اس طرف چون کوئی خط تو تر اچھا لگا و در	یہ تیرے ساتھ ہوا اللہ بہت یہ بندہ ہر تیرے ہمراہ طبعی کہ عاشق کو سبوں مرضی ملے گی کہ لبیا دن و سہ پہن کھر کو جلدی رفاقت میں بھی انتہا تک بنا ہی صنم کو غم سے تھا اسکا ہر حال کے تھا ہاں رن و کھر بہیشت کلیجے پر ہوا اسکے کو سنا و در کہ تھا تنخیں سے کھاک کی باہر لبا ہر کو بہت تھی یاد و ہدم تو البتہ وہ مجھے جی لگاتا اسی غلط اسی ہی جستجو میں ہوا تب تو وہ بیدل سخن مجھ میں او حرا نہ دہنم ساست بہت نہا الحق کسی پر ایسی شکل بہت کی جس پر میری رفقت ہوا دشمن مرا اسکا نفل مجھے تو انیارنا سو جھٹا ہے میں اک تیرے کہتا ہوں جہا عبث کہتا ہیو تو مجھ کو دانا کہ اسکو کچھ اک خط تو تحریر کہ تیرے ہوا سچ و دہا لہم نہیں بتا مجھے کوئی نام نہ کہا عاشق و کسے تھو لکھ
نانہ کا شتن عاشق صنم را تجویز آن ہمدم و اٹھا روز و دشکوہ تغافل صنم		

سمن عاشق فریب زار پرورد دری انگوشت تو بکس مو اور ہوا جسد سست تو مجھے جسد کیا ہے آہ تو جب سے سفر کو نہ دلو جو ہر بین بتیاب کیسے تھ غم سے تیرے ایشیوں کمرش نہیں بھتی ہے یہ آتش بھیا سے کیونکر میرے سوز سوز کو ہر بین لوگ بلکے دیکھ کر یان نہیں غم میں تیرے کوئی غیر غوا عجب یہ حال اپنی غزلی ہے	بغا جو سنگدل غم سنگگر ہوئی ہنر تو تو تو تو تو مسیبیت مرئی آف غدا کیا ہر غم نے صدمہ بارہ جگر کو بلا شک پارہ سیما کیسے نہ دل ہو بلکہ ستر پائے آتش تو رہیں جہنم کی میری زانی کہ جن سینے میں میرے شعلہ داغ انہی یہ کمان سے آیا طوفان مری آزار سے ہر بین لوگ نیرا	دل نعر وینا ز شوق وید ہوا غایب جو تصویر نظر سے ہوئی جیسے مرئی تہمت میری جہان میں لکھن کیا حالت کہوں کیا ہر بین سکی زاری جگر سوزان نہیں ہر غم سے مذا کیوں ملے ملک رحم کر تو مری گری سے اک عالم طے ہے نہیں بھائی کیسے میری پریش جو کوئی دوست دیکھ کر مجھ کو سن کوئی مجھ سے امید نام ہوت کہ ہر آغاز مرگ انجام ہوت جو گزرا مجھ پر کاش گام ہوت ترا اب سکو کسی ہر ساغر نہر نہیں معلوم کیوں یہ رحم ہوت کیا ہر رحم دل تیرا کدو آہ کبھی بھی جان تو نے چکو پیغام کسین معشوق ہو تو ہر کیسے ہوئی اک روز بھی لیلیٰ نہ جوت کہ غم کو کاہی ہر رسم دور چروگے کباب دوسرے تو کھو	یہ اپنا دعا کر مہون اظہار بہا کی سیل خون اس چشم تر سے کنارہ کر گئی دل سے صبر ہی تڑپا ہر حال مرغ سیل نبٹ رہتی ہے اس کے دھچکائی دل دجا نہیں لگی ہر آگیر سے جلا تا ہے عبت میری جگر کو جہان جاتا ہوں ان آتش لگو ہے مری نواسے ہر ہر اک تو تائش کے ہر اسے خدا یہ جلد مر جا کہ یاد آئی مجھے یان بر محل ہے نہ لیتا کوئی مسلمان نام ہوت یہاں میں ہر شمارا یام ہوت نہ دوسرے خدا و شام ہوت
مرا آحوال ہر جا میری تر غم تو کیوں لیتا نہیں میری خبر تجھ اب زندگی سے میری کیا سوز کیوں آتش میں میری کیا میرے ہر بین بچارہ نہ ہوں جہاں جو تجھے کچھ نہیں دور نہیں دیتا ہوں کچھ کھینک کو	کیا ہر ہر بین تیری مجھی گرد کبھی اک پرہ خط بھی نہ لکھا غلط ہو چکو جو تجھے گمان کیسے بھی ناؤ کی کمی ہے کبھی شیریں نے اس کی بلو بھی نہو ناہلن میری مجھے ہزار ہر ہر حسن تیرا تا قیامت	نہیں معلوم کیوں یہ رحم ہوت کیا ہر رحم دل تیرا کدو آہ کبھی بھی جان تو نے چکو پیغام کسین معشوق ہو تو ہر کیسے ہوئی اک روز بھی لیلیٰ نہ جوت کہ غم کو کاہی ہر رسم دور چروگے کباب دوسرے تو کھو	یہ اپنا دعا کر مہون اظہار بہا کی سیل خون اس چشم تر سے کنارہ کر گئی دل سے صبر ہی تڑپا ہر حال مرغ سیل نبٹ رہتی ہے اس کے دھچکائی دل دجا نہیں لگی ہر آگیر سے جلا تا ہے عبت میری جگر کو جہان جاتا ہوں ان آتش لگو ہے مری نواسے ہر ہر اک تو تائش کے ہر اسے خدا یہ جلد مر جا کہ یاد آئی مجھے یان بر محل ہے نہ لیتا کوئی مسلمان نام ہوت یہاں میں ہر شمارا یام ہوت نہ دوسرے خدا و شام ہوت

سپردن نامہ عاشق بدست ہمد محبت کیش و فرستادش پیش صنم معرفت خویش

دیا چکو خط لکھو سنی الفت کمال سحر دیا زبانیہ کچھ اور کمال شے کفایت اس قدر ہے سخن بہتر ہی جو مختصر ہے

سوا اسکے نہیں کچھ اور معنوم	جو مطلقاً سبب ہو مرقوم	منین کچھ فایده ملو بار کرنا	نقطہ انہال سوا انہار کرنا
چڑھیکا کب معنوم عاشق کا ملو	جو سمجھ کا تو یہ اندک پر لیا	غرض لطف و کرشمی وہ خط کو	یہ سمجھ کر ادا تھا اوست و غلط کو
ابھی کرتا ہوں اس خط کو روانہ	مجھے کیا دیکھا اسکا معشتانہ	کسا عاشق نے معاشقہ ہوا جی	ابھی ایجا اگر چاہا ہے ترا پی
جواب اسکا ملے لیکن شتابی	کہا میں نے کہ ہر ممکن شتابی	دیا خط میں نے آخر نامہ بر کو	ہوا فوراً روانہ وہ دودھ کو
نہ تھا قاصد وہ تھا یک دنیا لی	چلے تھا جلد جوں باو شتابی	وہ بیک بار داتا تھا ہوا تھا	معنوم کپاس کر جلد سے پہونچا
معنوم بھی جواب دسکا لکھا جلد	وہ اپنے الزوم قاصد ہوا جلد	معنوم دھول لکھا تھا اوست کو توب	ذرا سنبھلو سہی نہ ہوں ہم کیا توب

انامہ معنوم در جواب عاشق متضمن بر تفسی و مرشدہ آمدن خود از انجا

سراسر عشق سر تا پا محبت	ہلاک دوری و پامال ہجرت	محبت نامہ تیرا سہلو پہونچا	پڑھتا ہے جو کچھ اوست میں لکھا تھا
رقم تھا کریم اوست میں حال محل	ہوا کشون پر بہر مفضل	جو کچھ تو نے لکھا ہوا داتی ہے	میں لیکن حصول عاشقی ہے
منین ہجرت سے کیا تجھ کو خبر ہے	دو انو عقل تیری ہاں کدھر ہے	ہوا تھا کس لیے تو مجھ پر تون	کہا تھا کت تجھے ہو تو مجھ کو
بھلا میں نے کیا تھا کتب تجھے صید	تو اپنے ہاتھ سے آتے ہو تپ	تجھے گردن نہ کر تا مبتلا یوں	تو میری عشق میں پڑتا بھلا یوں
تو اپنے دلیں تک آئی سمجھ جا	یہ سب کہتا ہوں منین تجھے کجا	کر رہی ہر ہجر میں میری جو شکو	نمائیت دوری اوست میں ہے
میں تجھے روٹھ کر آیا منین ہاں	کیا تقدیر آئے تھے طبع جبران	تجھے یہ ہجر تھا معسوم تقدیر	مستم اپنی منین کچھ میری قصیر
ترد و اسکا اپنے دل سے کرو	ہمیشہ تو منین سے کا جھور	بہت عاشق کو غم کھانا پڑو	کہ بیتے ہی ہی مر جانا پڑو ہے
منین ہرگز تیرا ہی عاشق دروٹے	معنوم کہ جو درد میری دوسم ہے	بند اوج عاشقی میں جا ہوا کرم	اوست عاشق نہ کیے ہر خود کام
جیسے ہرگز نہ تو تاب جدائی	کر دے وہ کیوں کسی کو آشتالی	ہو معشوق کو کھو کھتا یہ نا ہے	نقطہ ہر جھوٹ و سوا کی خطا ہے
کیسے ہوں اگر وہ دانتی نار	منین دل سے زیادہ کوئی دنا	جان پر دانی کا اک پر ہے ہر	وہاں تو شمع بھی کبیر جلے ہے
اوست ہوتا ہو کر روز و شب	اوست بھی شمع ہر سوز و گریہ	تینکا جل رہی ہو ایک دم میں	نہا ہر منین بہتا ہو غم میں
رہے ہے شمع ساری رات جلتی	وفا میں اوست میری جو کھٹکتی	اگر یہ عشق میں عاشق بھی جا	بہت انواع سے شریعتیں مار
اوست تھا آہن ہزاروں جو در لپو	بہت سے رہتے ہیں غم میں خا	گذرتی ہو جو معشوق تو یہ لیکن	منین عاشق سے ہر گز نہ جا
کر رہی ہیں کیا کیا اذکی کسا	کر رہی ہیں کیا کیا اذکی کسا	بڑا دے نا یا علی سکوئی	کہ کچھ میں ہوں کچھ کسانا
اوست میں ہر عشق میں چڑھتا	منین اوست کوئی تھلائے	بہت سے جان کوئی یہ ہو معشوق	کہ اہل غم میں سے ہوں میں
نہوں معنوم و معنوم ہر شمع	خود دلیں نہ ہوں ہر شمع	غرض میں ہی دوری میں کسا	خود اوست ہاتھ سے ہوں میں
یہ بار معنوم غنا و دیار می	کر رہی ہیں کیا کیا اذکی کسا	اگر یہ عشق میں معنوم ہوا	تو نہ دے کیا ہوا یا جی ہی کو

کسی معشوق ز معشوقی جگر سی	نرا و سپهریت اسکی کھلی ہر	وہ سہی گار کی جڑیں نکو	رہی ہانیگا اس مجھو بیون کو
تو اب تو دل میں بیت سے سمجھنا	آئین کچھ شہی ہر تہیہ لڑنا	یہ نفس الہی ہر شہیہ کی مات	بہرین ہو تو وہ کہو تو گد گد رات
جو تیرے ساتھ بنو جسے کیا کر	رہاں پر لاؤں کیا شاہ قہر	منو گامین تر ز شکوہ چو زار	کہ سفیر آرمی جو تا جہا پار
تو انجری میں بیت لانا نہ است	کری ہر یار کی یار ہی نہ کات	خط و پیغام کا شکوہ بجا ہے	گنگہ را تھی تو یہ لکھا ہے
نہیں کرنا ہوں اس کی گفتگو میں	کہ عذرا و سکا کر دگار و بر دین	ارادہ ہو را اب گم کا جلدی	مجھے یارن عزم زہر و دھوکا جلدی
تو خاطر جمع ہو رہ یار میرے	میں آپو پنچا شتابی با سیر	میرزا آئین میں لب و لہری ہوگی	تجھے بن دیکھ گویہری ہوگی
نظر میں اپنے خط رکھنا یہ دوزخ	کہ ہر مکتوب بھی نصرت الہا کا	خدا نت تجکو شادان شاد دیکھے	یہ دلیں تیر یار ہی یاد رکھے

رفتن آشنای خط پیش عاشق شیدا و بوصول خط شاد شدن عاشق و گردن دیا

جو خط لیکر گیا میں اوسکے آگے	نصیب سکے گویا سو تو سہی جاگے	وہ مجھ کو دیکھے ہی ہو گیا چاق	وصال یار میں ہو جیو شتاق
کہا امیر جہا حزب آؤ وقت	مختاری یار میں کر تا مختار وقت	مجھے تھی انتظار ہی تھی تھاری	کھو کچھ کلمہ اسید واری
صنم کی میرے خوشبو ہی ناؤ	جواب خط جو آیا ہو دکھاؤ	ترا آنا ہوا بال و پیراٹ	کر ویر خدا کچھ تو اشارت
زیادہ مجھ کو اب تشنہ کرموت	کہ ہوں تشنای یوں سکا تشنہ	کہا میں کر ویر کہو تشنہ تابلی	عبث کھاتا ہوا آئی چٹا بی
دکھاؤ نگاہ میں خط ہر مجھ کو	کہ دیکھا طالع بیدار مجھ کو	تو رفت کر مجھے شک بیٹھے دے	منو سچین اتنا اپنا خط لے
دیا خط او سکوت میں ہو طر کے	جواب نامہ پایا و سنے مر کے	صنم کا خط جو اس کے تھا پایا	کر را و سکوتا کھو لسنے لگا یا
ہوا او سد م نہی شاد و دان	کہا مجھے کیا یہ تو نے احسان	مجھے کیا دولت نامی لگی ہاتھ	تو رفت سو تر و اقبلہ حاجات
جہاں میں جہانک جلتا ہو گنگا	ترا احسان یہ سب کون کا	کہا میںے تکلف جانے دوجی	صنم کا اپنہ خط تو پڑھو جی
پڑھتا ہوں دے خط او کھلدا	کہ آئین کا صنم کے خروہ پایا	وہ سارا خط سنا یا پھر مجھی	سنی میں عبارت جو کھی تھی
اوٹھا دانتے پھر انہ گم کو آیا	غم او سکا اس بہا بیے بھلایا	صنم کی او سنو جب خبر ہی پائی	گئی یا س او سکی اور اسید آئی
ہوا متوقع وصلت شتابی	لگی بڑھنے امید کا سیابی	بہت تعین شین عاشق زمانہ	کہ جلدی ہو کہیں پھر وصل جانی

قریب رسیدن ایام وصل صنم و بیقاری عاشق و رفتن او و وطن صنم و بعد  
چندی آمدن عاشق صنم و یکایک بردکان نشسته و ملاقات باہم

ادھر آسانی آتا ہر گیار	ہر وصلت ہو مجھ کو دوسر	مجھے نقشے میں ہو جو کر کرد	کہ درت سارنی پس دور کرد
جو وعدہ کر تو پہلے نہ لگے دن	ہو خاطر مجھ پر سر ارباطن	ہوا عاشق کو دلیں لیا رادہ	کہ چلیے لکھو میں پایا و

کسی سے پر خ بھی کچھ کیجیے گیا جن توں غرض نہ کھنکھن دکان پر کسی آنکھ بٹھاتا ہوا اک روز اسکا بخت بد جوا نکلا وہ دکان کے برابر گیا اک بارہ اوس سے پیش و پشت نظر آئی جو شکل او کی کیا ایک جہاں منظور تھا عاشق کو جانا	تن تھنا اور ہر کی راہ لیجیے رہا ایک چند اوس کی جستجو میں پہنچے اوس کی خبریں پوچھتا ہوا نظر آیا کیا ایک وہ ستمگار پڑی آنکھ او کی ناگدہ صنم کو ہوئی اتنی بھی بھلے سکھ نہ بڑا پڑا لید او کے شبہ و شک گیا تو اوس طرف لیکن دوانا	نہیں توجہ سن مری یاد و کرم بدان تھا تو شمع شب و روز کے تھا وہ یہی امروں زو کھین جاتا تھا عاشق اوس طرف ہوا عاشق کا تب کچھ اور بھی کر و صاحبی است او میں سجا کر سہا د اہو یہ کوئی شفیعی اور کہوں کیا اشتیاق اوس کا کام	نہاؤ دیکھیں یوں تو کی جیسا خوشی سہو نہ تھا پوچھ سہاتا گیانم اوس کا سبقت ملا تھا بٹھا ہر خوشی کا اوس کو تھا ضبط کہ تھا دل کہ بان گر بڑے قدم پر نہ خوش آئی گاہ ہر گز منم کو اکیلے گر کبھی ملتی یہ محبت تھا کتنا دے عاقلین اوس کو دیتا	نہاؤ دیکھیں یوں تو کی جیسا خوشی سہو نہ تھا پوچھ سہاتا گیانم اوس کا سبقت ملا تھا بٹھا ہر خوشی کا اوس کو تھا ضبط کہ تھا دل کہ بان گر بڑے قدم پر نہ خوش آئی گاہ ہر گز منم کو اکیلے گر کبھی ملتی یہ محبت تھا کتنا دے عاقلین اوس کو دیتا	نہاؤ دیکھیں یوں تو کی جیسا خوشی سہو نہ تھا پوچھ سہاتا گیانم اوس کا سبقت ملا تھا بٹھا ہر خوشی کا اوس کو تھا ضبط کہ تھا دل کہ بان گر بڑے قدم پر نہ خوش آئی گاہ ہر گز منم کو اکیلے گر کبھی ملتی یہ محبت تھا کتنا دے عاقلین اوس کو دیتا
--	--	---	--	--	--



اوس تو وصل میں تھی مٹتی رہی کہ اوجھائے میں جہ سرمہ تھات نجانوں کیا صنم کو کشتن تھا جواب لے سکو جو دیتا تو بہ تنگی یہی ہر شان کشتنا وغیرت بلا ہی یار و شان دنیائی یہی تو عشق میں خطر ٹھہرین کیسے مرنے دینے سے اوس کی دکھاتا تھا صنم ایسی کھائی منو جب تو مجھ کو کچھ صنم کا مدائی میں اگر وہ مہربان ہو کوئی معشوق پر کیا معتمد ہو غرض احوال عاشق کیا کہیں جیادہ شرم تھی یہ وغیرت سحر مجلس اوسکو نہ لگاتا ادھر رہتا تھا ادھیکار صورت صنم وہاں اس طرح کرتا بناوٹ مجھے ہر امن جگہ کہ بات سنوئی تو وہ اتنی نہیں ایسا بناوٹ کہیں بچھڑا سکے بر میں زندہ کر دی گزشتہ عاشق اپنا اٹھا جیسا عشق کا شکل ہے ہر چند برائی لگتی ہے جو کھوکھو ثابت جو کچھ کہیں کو کسکو یار کو پاس یہی ہی بلا معشوق کی صورت	اس وقت کہو چاہو حضوری کر دیتا اوس غم و صدمہ کہ عاشق سے سخن کرتا نہیں تھا کہ کھلتی ہنشین پروردگی یہی ہر عشق میں مرادی حیرت یہاں ہر تار قدم ہے جانکداری ہزاروں لوگ بیان ماری ٹھہرتے کیسے وہ نہیں کھتا ہے پروا نہ تھی گویا کچھ اوس سے آشنائی منو جب وہ بدو بیان اوس کے غم کا تو دوری اوسکی بھگنوں کران کوئی کہ بات یوں نہ بگوید جو اوس پر وصل میں گذرتا تھا کہ اوسکو جانتا تھا اپنا طالب منو تا وہ بدو آنکھیں چراتا ادھر جلتا تھا یہ پروا نہ صورت منو عاشق سے گویا کچھ لگاوٹ منو کی یہی عاشق نے بوجھی کہ اوس یار کو نفرت نہ آوی کھڑا ہو دور کر لیس دیدار حضور صاحب گاہ ہون جمع دنیا اسی پردہ ہوتی میں زمانہ نہیں بھاتی براؤ کو بھی شرمست تو لائیں لہیں نہ کیا کیا و ہوس اوجھیں بھی غیر سزا کی ہر نفرت	صنم سے گودہ ملتا تھا ہمیشہ سوا اسکے نکرتا تھا ملا اور جو عاشق کیسے کوئی بات کھتا خدا باز یہ بندہ اسکا کیا تھا اسی میں عاشق کی ہر ہلاکی جو اس آدمی میں ڈیوار ڈھیر صنم رکھتا تھا شان اباالی منو بجان کیون عاشق بچار زبیں تھی دینا زبا وغیرت کر دی جو اس طرح ہر التفاتی دکھاتا تھا وہ نہ اتنی ہی غنا کیسے بس میں ہو بہن کہیں منو معلوم ہوتا تھا یانا کر دی تھا جان بوجھ اس نفل نکرتا اوس کچھ حزن و حکم نظر پڑتا تھا وہ نا آشنا محض صنم کہ سانسے عاشق دراز جو کوئی جا ہی کہ ہو معشوق سے منو معشوق بیکو کچھ محبوب بہت کرتے ہیں معشوق اپنی خفا کبھی عاشق کر ایسا نہ اسکو بہر حال انکو کچھ اپنے خون رقیبوں کو مدد دے ہیں عشق کہیں لوگوں کو اسکو ہی سہ مارو کبھی پرسل عاشق ہو ہر انک	وے تھا اوسکا یہ آئین پوشیدہ یہ استغنا کو یا رو کیجیو غور صنم سکر اوس غم و صدمہ رستا جہا تھا جو رہتا تھا زوارا تھا اسی سے ہو بہن عاشق شاک کیسے بھائی اوس جیتا سنا ہے منو عاشق کی کیون گزشتہ عالی تفاصل نے صنم کو اوسکو مارا منو تھا کبھی اوس سے مخاطب تو صحبت اوسکی ہر کلام آتی بھلا عاشق منو کو سطح حیران خدا شاہ کیسے ہیں نہیں کہ عاشق سے منو تا تھا وہ ساز دکھاتا تھا اوس شان تجاہل نہ غمہ اور نہ غمہ نہ تبسم نہایت شرمگین شکل و حیض بے تھا آپ بھی گویا بگا نہ منو معشوق اوسکا اس سے بیزار کر دی وہ طبع جو ہر دے سکے مرغوب منو عاشق بھو جا رہی شرا کہ ہو معشوق اسکا اوس سے محبوب نہ کیجیو سخن میرا فراموش منو دینے ثابت ہوتی ہر شاق یہ نوبت رشک کی جو بچی ہر بارو یہی ہی بلا معشوق کی صورت
---	--	--	--

کمان خوش آواز و سکون خیز کی باد	و در بستان سس بهر دستخواه نوا	به شکر و واقعی کس طبع بجای	او چنان که کند از اسیر زبانه آواز
بکجه اسکنان سحر سحر بهر تایت	که استن کور به اسکی بر تایت	چو در نرسد به نوا در تلو نوا	نه آتی سوز آثر نیا در تایت

رفتن عاشق بر دکان نم و نندیشش بجا و پیران زبانه ریش که باری حق و جواب آن

مهر و مهر مجھے البانی مست	و آن مهر و مهر باری مست	مهر و مهر باری مست	مهر و مهر باری مست
سنو عاشق کی اور اک طرف در واد	سبحان کجی و سکون و سکون واد	و کان پر یاری کی اک - در واد	کیا بیخدا و جوت و تور سابق
منم سو خالی او سد و ده کالج	بڑا بھائی نگر و سکون بانی	نوقت کر کتب عاشق و سکون	کمان کمر بان بھائی بھار
کدین کی بھائی کی کمانے منم کو	نظر بڑا تائین و ده آج سکون	کما او سن کر دی و اسکو مست	جہاں سیکر بان و باکر جھڑ
ابھی بین اراکین کو اسکے ایام	مناسبت کو دیکھو اکو ارام	ابھی منت کو دل و سکون	عوض اراکین بین و سکون
ابھی تو جاسیے مکتب کشینی	اسی قابل ہو اسکی نازینی	کما عاشق و سکون کما خوب	پڑھائی کما کو و اسکی
پڑھی ہو فارسی گرا و سکون	کما پڑھ و سکون بانی	یسی تو اسکے بین و سکون	نوشته و خوانی و سکون
و لو استاد ہو کوئی نیک و توفیق	پڑھا و سکون و سکون	یسی او سکون و سکون	پڑھا و سکون و سکون
کما او سکون پر نوبت کمان	کیا پڑھ و سکون	بست قابل پڑھ و سکون	پڑھا و سکون و سکون
او سکون و سکون و سکون	و کان کما پڑھ و سکون	کما عاشق و سکون	کما او سکون و سکون
بتایا او سکون و سکون	او سکون و سکون	کما او سکون و سکون	کما او سکون و سکون
او سکون و سکون و سکون	نشین و سکون	کما او سکون و سکون	کما او سکون و سکون
تھیں او سکون و سکون	نشین و سکون	کما او سکون و سکون	کما او سکون و سکون
کما عاشق و سکون و سکون	نشین و سکون	کما او سکون و سکون	کما او سکون و سکون
زیادہ سے ہو گا کون قابل	نشین و سکون	کما او سکون و سکون	کما او سکون و سکون
او سکون و سکون و سکون	نشین و سکون	کما او سکون و سکون	کما او سکون و سکون
کما بھائی سے او سکون و سکون	نشین و سکون	کما او سکون و سکون	کما او سکون و سکون
پڑھا کر تادہ آئینہ نش کی بانی	نشین و سکون	کما او سکون و سکون	کما او سکون و سکون
کما بھائی و سکون و سکون	نشین و سکون	کما او سکون و سکون	کما او سکون و سکون
سکھاری باہر کل ہو گا باہر	نشین و سکون	کما او سکون و سکون	کما او سکون و سکون
یقینی تب تو عاشق نے یہ جان	نشین و سکون	کما او سکون و سکون	کما او سکون و سکون

مجھے کل گھر کو جانا ہو ضرورت ہوا اچھو عدد رنکرہ و بھلی لاجار کیا تھا کیلئے یہ عذر تو سنے تو کیا نادان تھا کہ مجھ سے نکرنا تھا تجھے واللہ انکار ہوئی تجھے یہ نادانی نہایت یہی جھگو ہوس تھی عاشقی میں اکیلے ہو کبھی اوس سے ملاقات ملیکا پھر نہ جھگو ایسا قابو نہ وہ تنہا ملیگا اپنی گھر میں کما عاشق نہ تبت مجھے یہ سنکر ہوا اک بات سو لیکن ہلاک صنم ہوگا کسی کتب میں گر جو استاد اوسکا ہوگا مجھے کبر سعلم کو جو یا رانیا کرونگا وہ رفتہ رفتہ مجھے ہوگا مروت پڑھانا اوسکا سینے خود نہ مانا وہ ہر روزہ مکان پر میری آئے پڑھانا اسلئے محبکہ نہ بھایا نہ تعجبی پھر میری الفت چھپا کے سہی جاتی مینے شک نہایت رقیبو کو عدد دھوپ ہین مشتاق رقابت میں تو ہی کو تو ہین عشاق کو اپنی ہاتھ سے مینے دیا گنج مرو دلکو ہر یہ سیر طر آزار تو بھالے گس طرح عاشق گر گرو	پڑھانا میرا ہے ورنہ نہ بدو سما عاشق سوچتا ہوں حوال اروی دیوانہ تو نے کیا کیا یہ حالت اطلال مٹی تھی جھگو یہ روایت لگتی تھی تربیت سدا بھگوا سہی کی جستجو تھی اسی تہہ میں رہتا تھا تڑا نہ تانتا تھا کبھی یہ دن میر نہ وہ آہنگ تیرے گھر کسی دن ہر سگی تر میں جھنگٹان باقی سمجھتا ہوں میں اپنا کیا بڑا مجھے تھا پہلے یہ مکرز خاطر سعلم سے کرونگا اوسکے یاری جو آمد شد میری ہوگی دل گنج ہنیں کوئی شرم ہوگا غالی غلام نہ تھی تدبیر کو موجب جو تقدیر کیا انکار سینے یہ سمجھ کر جو دیکھے گا اوس سوچو گا شیدا میں اپنا عشق ہوں شہ چھپاتا سوا اوسکے بڑا نظر ہی تھا کمال عشق جسکو مستدر ہے اگر پاوین رقیبوں نہ وہ قابو نہ تو تگر مرو دلکو یہ وسواس محبت کا مہی ہر مار دیکھا ہوا تیرا دسکے کہنے سے سبک	کر دن کیا اس ضرورت سے ہون مجھ کو کہا تیرے پاس کایا ہونال جست تو نے ہر ابل دسکو دیا یہ نیست تو عجب مٹی تھی جھگو گئی کیا ہاتھ سے منو ہر بیات یہی جھگو ہوشیار آرزو تھی صنم کا وصل ہوگا سب لڑا تو ہی لاجار یوں ہی تھا مقتدر کہ وصل اوسکا ہو خاطر خواہ ملک رہیگی جھگو ارمان باقی بندھا تھا اراقی یہ خوب سلوب یہ آتے تھے مجھے اول خاطر کر گیت وہ میری پاسدار ہی صنم پھر مجھے کر گیا کہین شرم مرو حالت کا شانہ ہر مرقال نہ بن آئی ہماری یہ بھی تدبیر اگر مجھے بڑھیکا دہ سنگر رقیب یا کر دن آئی سہی پیدا کیسکو مین بنیں ہی سنا تا نہو جا اور کوئی عاشق مبادا اوسے رشک تا بہر شیر بہ کرین دو دلکو ہر اس کے دست باز صنم کو مین پڑھانا اپنی پاس شریک پنا مین جاتا ہر دیکھا ہوئی دانا کی اوسکی مجھ سے ثابت
--	---	--

مستخرج کے التفاتی معشوق و مینا فتن قبول حال تو اور نامہ عاشق از راز برادر و دل  
و آزار از صورت بمعنی و میان جفا اقل بی بیانی معصوم و مستعد بر پایداری معنی و دست

کہ ہر اسی ساقی سیمین بدن ہے تو جسے ذرا او مہربان تم وہ عاشق سے رکھتا تھا وہی ناز کبھی بولیکا مجھ سے بار از خود یہی کرتا تھا وہ دے سناجات یہی رہتا تھا نہ عاشق کارکن خدا اس کو سونے کی اکرن یہ سنت کہ مجھے کلمہ دوستانہ جو ابکی ہو مرا مقصود حاصل جو اک لفظ میں ہو جاتی ہر فانی یہ شب بکلیں میں جن امواج ویرا جو صورت کو نہیں خود پاداری سرا پاؤں جسکی ہو کوفانی گئی صوب ادری آئی جوانی نہ اوس سے کبھی باری کر سزا بھلا عاشق سے کوئی بوجہ تریستا یہی مارے ہو پادار و بی شرا جو اب و سکا وہ عاشق کیا کہ گوا رہا ملت صنف سے حسب معمول کہ مگر مکرساتیا اب تو بھی مجھ پر صنف ہر مہربان عاشق پر ابکی گیا مدت کہ کب کب رگھر سے	کہ طوائف تری من بہمنہ ہوتا سنو عاشق کی باقی دران تھا فل کا تھا اس کے دو ہی انداز کبھی مجھ پر کر گیا کچھ فتنہ اکھی ہو کبھی تنہا ملاقات اسی تبر میں پھرتا تھا حیران کہ ہر آدمی اگر بندہ کی محبت سے منہ سے مرے میرا فسانہ تو صورت پر نہ دینے کچھ بھی دل عبث ہر صفت اوس میں رنگانی تویر کا ہو کہ کم میں کیا کیا تو حسن کا کمان ہو گا تار کی صفت ہو اسکی کب نہ کر جا دانی ہو کین حسب بیان کہا وفانی نہ کوئی ناز برداری کر خوا جیسے معشوق تم کہ تم خود نہ ت تنہا تھا تھیں بیت جسکا یاد خجالت کا یہ گار چپے ہیکل	شایدی اک مجھ رہی بلا دے صنف کو کچھ ہوا پڑ صنف نہ فلور یہی عاشق کہ رہتا تھا تانت کبھی مجھ سے کر گیا بہر جوابی کبھی گھر میں مرے آدمی وہ تنہا وہ رہتا تھا اسی باعث سنگین صنف سے مجھ سے اتنی راہ ہو جا مصیبت مرے وہ ہو آگاہ نہیں کہتی ہر صورت کچھ بھی سنی نہیں جسکو کسی صورت بقا ہے ہو کہ ساتھ سب تو ہیں بعد دم ننگ زار میں ہو جا گئے زرد رہی ہو جب تلک معشوق ادر نظر پر تانیں بھر کوئی طالب نہ کوئی از کا اب ہوتا جو کما یہ دو ہی شخص تے یا ہو کوئی ادر نہیں معلوم ہو کہ اب کیا کیا تمام سے عاشق تو عید	ار ساری ہوشی باقی نہ رہا لفظ کہنے دکا نرا ہی نہ رہا کبھی ہو گا وہ مجھ سے نہ رہا کسی دن ہوگی مجھ سے نہ رہا کبھی بر میں سے آدمی وہ تنہا کسی صورت مثنوی اسکی سبب کہ اپنا بانی مجھ سے نہ رہا وصال اوس کا مجھ سے نہ رہا بہت نادانی ہر صورت پرستی عبث غریبی پراد سے دل نگاہ وجود و نہا نہیں پتا نہ رہا ذرا سی بات میں ہو تا ہر دل ہزاروں خواب ہو گا ہو ہو ہو ہو کہ مے معشوق میں جو تو نہ رہا نہ کوئی اوس کو اب کہتا ہو جان اسی کا تم او تھا تو کبھی جو رہا کہ کچھ اوسکی نہیں کھتی ہو پرا ہوئی مثنوی اوس سے شیرینی نہ رہا ہوئی اکرن دعا اوسکی وہ قبول رہیگا کب تلک ناخوش تنگ ملاقات اوس کی ہوتی ہو نہ رہا نہ مثنوی عاشق کو جو ہرگز نہ رہا
--	--	---	---

کھا ابکی بہت روز و نیر آئے	بست مدت میں پاؤں تشریف لائے	کہو ہر خیریت خوش تو رہو مجھ	یہ سنکر اوستے جھک کر بندہ کی
کہا شکر خدا الحمد للہ	وہا کرتا ہر بج کو یہ ہوا خواہ	ہوا ہون بود برکت تو ہو پس	رہا خدمت سے خدیو و دوسرے
بہن از مدت ترا دید اریا یا	خدا نے مجھ کو ترا جلوہ دیکھا یا	کسے تھی یا دین تیر شہ بر تو	ہوا خدمت میں پیرا بہ اندر
جو کچھ واکری زبان سے اریا یا	کسی عاشق نے اپنے جی کی ساری	ہوا عاشق منہ سے سوخت اسی	گیا بھول اوس گڑھی سے بیخ بنی
نہایت ہو گیا شاد و خوشدل	یہ ہوئی دلی مراد میں اسکی حاصل	تمنا اوسکے جی کی سب اسی	مراد اپنی جو چاہی تھا سوبانی
وہ دو لون جب لگو کرے مکالم	تکلف و درمیان ہو گیا کم	اودھر کرتا تھا وہ بندہ نوازی	اودھر ہوتی تھی اسی سرفرازی
اودھر کرتا تھا وہ لطف و تفقد	اودھر ہوتا تھا یہ تلخ و بخود	اودھر کرتا تھا وہ لطف و عید	اودھر کرتا تھا یہ طبع و خوشامد
اودھر کرتا تھا وہ شفقت زبانی	اودھر ہوتا تھا یہ زبان نہانی	اودھر کرتا تھا وہ اک لطف کی بات	اودھر کرتا تھا یہ مان قبلہ جات
اودھر کرتا تھا وہ تعظیم و تکریم	اودھر کرتا تھا یہ آداب و تسلیم	اودھر کرتا تھا وہ دیکھا نوازی	اودھر کرتا تھا یہ کس صاحب ساری
غرض کیا کیسے عالم اوسکھڑی کا	صنم کی مہر و عاشق پروری کا	کلھون کیا یا راد اوسکی مٹی	وہی سمجھے ہو جسے آشنائی
نتھا اوس عبد میں کی اوسکو ثانی	یہ کہتا ہو نہیں عاشق کی زانی	لفظ اوسکی دہر ہی عجب تھی	جو عزبی جاہلو و دین سب تھی
صنم تھا خوب نہیں شدہ آنات	عیان تھا جبکہ میں اوسکا خلق	بہت شوق دیکھو نور سے تھے	جہا نہیں سیکھو دن چھوڑتے تھے
منو گا یہ کوئی محبوب ایا	منو گا خلق میں کوئی خوب ایا	کوئی ایسا نہ سیمیں ساق ہو گا	کسی میں نہ حسن اخلاق ہو گا
خلیق ایسا کوئی جانی منو گا	کوئی یوں خندہ پیشانی منو گا	نہ بڑنی میں کھلی و سکی جہد	تخل ختم تھا اوسن زنین پر
کبھی عاشق پہ چھٹھلا نہ ہو گا	کبھی ناخوش اوسو یا یا منو گا	وہ اون روز و نہیں تھا کو فرسا	وہ تھا عقل میں بڑھوٹے بالا
سرا پاؤں و افش و اور اک تھا وہ	شعور و ہوش میں چالاک تھا وہ	خدا داد سکوئی تھی خوب سنیر	بھلے کو پاس ہوتی ہر بھلی چیز
دھجی عاشق سے پاؤں کی بھی پاری	صنم کرتا تھا کیا کیا پاسداری	قد اوسکی کر رہ تھا سب زیورہ	سمجھ کر کہہ اشران زادہ
نکرتا کیوں صنم عاشق کی عزت	کہ وہ خود بھی تو رکھتا تھا شہرت	قدر اشران کی کرتے وہی ہیں	حقیقت میں جو مرد آدمی ہیں
وکر نہ لکے ہو میں شہر والے	نہاؤنے حق کیسے کو کام والے	مخصوصا شیخ و طفلان کا نذر	بھلا یہ بھی کیسے ہوتی ہیں یاد
صنم ہو جب میں ہوں شاد و ناخوش	کو صوف اوسکا کیا سنبھلے ہو	نہ تھا کوئی واقعہ اوسکے برابر	منو گا شہر میں کوئی اوس سے بہتر
صنم میں جو کہ صوف و خوب لگے ہیں	نہیں مخفی کسی پر سب بیان ہیں	نقطہ عاشق تھا اوشا اوسکا	کسے تھا یک جہاں و شہا اوسکا
مبارک تھا غرض عاشق پہ نہ	کہ تھا وصل صنم سے میرہ اندوز	ہوا افضل خدا جب اپنے پیشہ شامل	ہوا یوں بول خاطر خواہ حاصل
وہ دکان تھی مجلس تھا دل افروز	وہ مجلس تھی بزم جشن نوروز	نہ تھا نور روزہ تھا عید کا دن	وہ روز عید تھا یادید کا دن
کہا نہ تک کہ جو اوسکی تعریف	صنم کیا کیا کر رہ تھا دلی تالیف	وہ شہر تھا صنم کی پاس میں تھا	نہٹ نہ خطہ و دوسوا میں تھا
نہ تھا وہاں کوئی دشمن و غارتی	یہ صحبت مل گئی تھی اتفاق	وگر نہ اوسکی مدد کان لیکر مسمی	جو ہم غریب سو خالی نہ رہتی

منو کیوں دوسرے کا کلمہ باز آزار	علاوہ صمیم ہو الیسا کانا زار	حزید اراد کا تھا دوسری گزرگا	مونی محی واقع وہ از سر میرا
صنم کو با بھل موت ناخا محبوب	منو تا کہ مجھ لینا جسکو غور	نظر باز و کی تھی اس آبدوش	اور وجود یکساں موت ناخا مجھ
حزیدار منی منی با جھل سازنگا	ہرے اکریں نہ آدھ ادب باری	خرید اوس کوہ کرنا قصہ کوہ	منو چہ چہ بیکری خواہ ناخواہ
ہنسے آئی منی اسکو بڑی شام	جو عاشق دیکھنا تھا ہر تار	اسی پر دیکھیں کہ حال تو دہار	کہ کچھ لیتے کہ کچھ دیتے تھیں
ہر بات ہر تھا حال کی بندہ دل	کھڑی رہتے تھے وہاں لال لشر	ہر دہر تھے تھوڑاں سبٹان سچاں	کچھ خالی منو تو اسکی دوکان
رہا بیٹھا صنم کہہ کرہ برابر	ہر منی تہہ کھلے دوسری ملت	رہا اوسہ ہم غم کی پاس بیٹھا	گھٹھی دوچار رنگ عاشق کیلا
نہ نہ اوٹھنے کوئی ہر دیکھو تھا	صنم منی ایک نہ نہ نہ نہ نہ	اوٹھنا نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ	نظر پڑ لگے جہاں سکو افکار
رہا ام غمیت ملین ات بہر	میں و مانتے تھا از کبہ مجھ	سبب وہ تھار آنکھوں میں جہاں	لوہان سیا و کھ کے کچھ کچھ نہ
خدا سے تو جو قصہ مانگنا تھا	کہا ویسے جو تھی تیری نہ	کیا فوراً داد و گاہ نہ شکر	جو آبا سوچ میں اور کہ ہوا شکر
کہ بر لایا وہ تیر دستار امان	خدا کا شکر اب تو میری جان	سین باقی رہا اب کی مطلب	ہوا حاصل کچھ وہ مدعا
میں ہر کامران تہہ ساجی کوئی اور	میں مقصد کسی عاشق کا سبب	ترامطلب ہو حاصل شتالی	خدا نے یوں تجھے دی کامیابی
صنم نے کچھ کی یوں مہربانی	تیری قسمت میں تھی یہ کامرانی	سبب عاشق کی ہر کچھ موم	سبب عاشق کو جو کچھ میں
اوسے اب یاد کر کہ ہم وقت	کہا تھا خدا جو تو خدا سے	خدا کا شکر ہو یہ کچھ واجب	و فاسدے محمد ہر شکر مناسب
میں ہر روز و سبب اپنا طیفہ	خدا کا شکر ہو میرا وظیفہ	میں حاضر ہوں مجھ کو چہ رشتہ	کہا دل فرم جو وہ عہد یاد
کسی اتفاق البائے کواست	کہو میں راز اپنا یا ر وفات	نہیں وہ بھی گزیر غیر ممکن	رہی ہوا کہ ہوس باقی ولیکن
کہیں یہ بھی میرے کچھ کہ	سو اس کے سین مجھ کو کچھ مقصد	جو اس کے عشق میں مجھ کو ہوا	ساوان اوس اپنا ماجد اب
کہ کچھ تھی یہ حل مشکل	تجھے اک روز ہو گا یہ بھی حل	خدا کو فضل سی یہ بھی نہیں دور	کیا عاشق نے نہ پس یہ نہ
میں تقریر باہم ہو ہو تھی	بار دیگر رفتن عاشق نہ نہ صنم و مہربان	بار دیگر رفتن عاشق نہ نہ صنم و مہربان	یہی عاشق کو دے گفتگو تھی
کہ ہوا بستان کا آخری دور	یا رفتن و عرص حال خود کردن و چند	یا رفتن و عرص حال خود کردن و چند	نہیں اک جام و دوسرا قیاد
اسی اک جام میں ہوئی فراغت	ابیات خواندن رو برو صنم و از مدعا	ابیات خواندن رو برو صنم و از مدعا	نہیں پھر دوسرے ساغر کی حیات
نظر آیا اوسے مقصد ممکن	خود و پر پردہ ابیات صنم را فہمائیدن	خود و پر پردہ ابیات صنم را فہمائیدن	کیا عاشق جو کچھ وہاں دور
کہ نزدیکی نہ ٹھکایا بہ ستور	کہا بیٹھ آ کے عاشق یار کو کہا	کہا بیٹھ آ کے عاشق یار کو کہا	صنم کو مہربان پایا بہ ستور
کہ میں یار کی جیسے قرین	سخن براد کے وہ شیریں کلام	سخن براد کے وہ شیریں کلام	نکلف بر طرف بخون و بوس
کبھی بہت کبھی کہ تانہ سنم	صنم کا دیکھ کے یہ لطف ہی	صنم کا دیکھ کے یہ لطف ہی	جو کچھ گفت و شنید اذکی تھی ہم
ہو عاشق مجھ کچھ کساح آخر			نہ کچھ شکوہ نہ کچھ حزن گلہ تھا



یہ ادسکے جیسے پھر قسمت آیا پر منعم سوچے مارا کرتا تھا بھلا پنوں چپو شمع پر جیسے کا سبب تھ کما ادسکے کہ ہر کیا منوں غم منعم ہر سببی عاشق فریاد تھا کما ادسکے ایک شعرین جھکے ہیں منعم فریب سمجھ کر سکر آیا وہ شعرین تھیں نہ مطلع ہو کر جو اور الفاظ ہی تو تاتقی منعم فقط عاشقان ہی کھنکھتے ہیں آ کسیر تار کی ہر ایک کویت کسی دستور میں نہیں برصورت کہ عاشق کی آواز آتا تھا منعم عاشق کی حالت بدی کی بہن بڑی ہو جھک کر اٹھا مقرر میں ترو تیا ہوں بد یہ بین نے بار بار آنا جو غلط خواب میں ہونا سچ وہ خوابوں سے اگر شہمہ بیان کیسکو عشق میں سے کھڑے ہے منعم یہ واقعہ کچھ عجیب ہے کیا آری ملے سنگر منعم نے ترا سب قیل ہر شایا نصرت منعم کی دیکھ لطف و مہربانی ہو اس تعاشق و دلستان	کہ کیسے یا ر سہر کچھ قصہ اپنا کہ کچھ تو کیسے اسدم راز اپنا بچہ فریب سے اس قسم کو اب مجھے یہ منعمی ہر سخنہ دروغ ہو او سپر نراق شعرا ثبات سنا دے آپ کو کہ سو ذرا شاد کہ اسکو تو حسب الحالی آیا بہر معاشقہ اسو تھیں کیا مقلد نہج اور اسکو ہوا سو وقت علوم کہ معشوقہ کو بھی ہو بہریت محبت ہوتی ہر دونوں طرف کہ عاشق سے منو خو لو کو اہل یہی تھانی الحقیقت زعم اپنا عیا کی یا پر سب پرچی کی جدا آنکھوں سے تو سو جو اک پل ہین ہوتا ہی تو ہرگز ورامت جو شب بٹنے کا تیر و حیاں آیا ہین ہوتا ہی بیدار ہیں اکلم سخن بر صبا و دنی وستان مجھے تو رات دن سو کھٹے ہے کہ تیر و لیل باطن کا سبب ہے کہا ابو جھارا احوال ہینے محبت کا ہر وہ روداد تحقیق ہوئی عاشق کو تازہ زندگانی کھٹک او کھٹک گیا پھر در میان	بجلا کچھ تو منعم سے کیسے احوال یکایک منعم سے انجو جزو یار کہ عاشق نے اس پر دس کہ کما کہ راکھ میں ہر منعم کی ہے ہو اما نہ ہو کہ میں نے نہ جتا یہ منعم یہ یہ منعم جتا آیا منعم کا یہ نہ پا لڑی ہے زیادہ اونہ پا لڑی ہے چاہ اسی پر جیسے انور فہرقت مجھے تھے اس نفسا منظور اور دھڑ دھڑ سیلا بندہ نحیدت ہو نہ نہ خالی کوئی پھر اس منعم کا اک مطلع بنایا کہا یا منعم سو گنا تیری ترا ہی دھیارا بتا جو حسب مری آنکھوں میں تو ایسا بسا ہو او خواب میں سلج مشور کہوں کہ وہ اپنا عالم خواب گذر نہ مجھ سے یہ جلی رات مجھے جو خواب بیداری ہی بہتر منعم سر لیل جھکوا سقد ہے محب پنا مجھے ہم جاتھے تھے ہو اب سہر عاشق صحران ہو میں ہر چہ بیان تر بلین منعم نے بھی حجاب اس سے کیا	جو گدرا غم میں اسکو جھکوا دل کہا منعم سے پرستے اشعار یہ شعرین ہیں اس کا شمع مجھے کتنے اسی ہے ان لکے ہے کہ جو شعر سخن و زور کو شوق وہ شعر جیسے قیام طلب کیا وہ منعم اور سپر لیل و لیل ہو او منعم شمع شمع آگاہ کہا عاشق فریاد وہ منعم منعم ہوا شل ہی یہ تو شمع اور دھڑ دھڑ سیلا بندہ کوئی کرتا ہوا خفا کوئی لڑا اور سو بھی وہ سمجھ کر سکر آیا یہ نوبت عشق میں ہو چکی ہو چکی رہو ہر دو لکھتے تیر غم و سوز ہر دہ ساسے گویا کھڑا ہے کوئی ہو جیسے بیداری میں ہو جو بیان سے جسکے دل ہوتا ہو جتا کہ تجھے خواب میں ہو ملاقات منعم کا وصل ہوتا ہے میسر اور سو پر واقعہ یوں پیشتر محبت کو تری ہم مانتے تھے ہوئی تبار و سبک جین جاگہ لکے پس میں کرنے اختلاطین لکے ہوا سخن یا رسی کے باہم
---	--	--	--

کہن کیا اس کے عشق کی حالت نہیں کوئی آرزو اب بکربانی خدا کا فضل ہو جو جھپٹا لے کہن احوال و سکا اب کہن تک سہنیں کچھ دوستی کی مدد نہایت دو جہت تک شرمین بیا تھا یاد محبت کی محبت کچھ خاصیت تھی کسی جو تھی حکایت ہجو و غم کی چھپا تو بہن بیان سبب و اسرار لکھے پھر کیا کہنی یا لگی حکایت سکڑا طبع سر ہر اک کا یارب	لگا تھا ہاتھ اس کے گنج لبت زیادہ اس سے کیا ہو کی ترقی ہو ہی نہیں سب کا مقصد و حاصل کہا کہنے کے لایق تھا جہا تک ارسی کیا کیسے جو ہو نہایت سہیشہ دیکھ آتا تھا منہ کو کہ ہر محبت میں غماز کی کیفیت تھی صنم کہ جو رو پیدا دوست کی کسی کچھ نہیں کہی زبان نہ ہو تھی ہر قسم کی راسخ ہر اک طالب کا ہوا اس کے مطلب	وہ کہتا تھا مجھے آج کا دن جہاں میں رہو عشاق جو گھر ہی دریا جہاں و فارغ لبالب پھر اس کے آگے شرمزدوستی ہے یہی اس کی حقیقت ہے عن تھی بلاناغہ وہاں جاتا تھا ہر روز لکھوں احوال ہر روزہ کیونکر وصال قرب میں ہوں ہم خود اب جو قرب میل میں تھا حال عاشق نہ کیا کچھ کہی نہ اس کو خوش اکیں جو راجی یوں ہی معتمد	بالشبہ ہر معراج کا دن کئے بالئے سبھی انیل مقصود وہاں بیٹھا ہر خوشنوت خوش نزد و ہجو و رنج عاشقی ہر ترقی دوستی کی دن بدن تھی وہ اکبار و سبب مل آتا تھا ہر کہ ہو تو بہن سیدہ فرشتے و فقر کہ خود بیان ہم خود ہو بہن قرب کسی سے وہ نہیں کہتا تھا شمن بسر ہو تھی قہی یا روا کی کیا خوش جسے میں جا ہوں باؤں بکرا
--	---	--	---

راہ یافتن عاشق در عشق صنم از صورت بمعنی و گردیدن مجاز آئینہ  
صورت و بیان کردن کلمات توحید و دید و شہود و اسرار حقیقت و معرفت

توقع بکجو ہر بے تجھے ساتی کری جو چہ حق فضل و وقت کہا عاشق نے اگر نہ پڑوین ہو اتب دل پہ عاشق کو یہ الفا ہو عاشق بے تب یہ بعد فایہر حقیقت ہر معنی کئی شکل عالی یہ شکلیں او کی جزدہم نہیں کہ اس کے عشق میں نہ علم آما کری ہر عشق میں جو بکباری کھلی او ہر حقیقت یہ کس ہی وہی ہر حسن پر لیلی کو مقنون	کہ دیو ہر بکجو عام عشق باقی صلابت میں او سے ہی ہر ہر آہ جہا ہر کون کل آئین گل میں مقید ہیں سب سطلق جلوہ فرا کہ شکلیں ہیں سب حق کی بظاہر یہ شکلیں ہیں سب ہی مرنالی کہ بانی کو سوا معن ہیں کہن یہ فیض او سب لبت پر مینے پایا حقیقی ہو دیو عاشق مجازی صنم ہے منظر حسن انکی اوی کہ عشق میں کچھ نہیں	یلا دیو سے صاف طور کری ہر سنائی جسکی منظور یہ شکل خوب ہر کسے بنائی یہ صورت میں حقیقت جلوہ گرا حقیقت گر یہ صورت میں نہان حقیقت میں یہ معن ہیں کھلا عاشق یہ جب یہ سر مکنون نہ موصول ہی کیوں عشق صورت سنایت عشق کی کج نصبت دی وہی ہر معن توں میں کچھ ہو وہی کہتا تھا شیریں کچھ ہو	کہ دیکھوں ہر بکجو سکا طور اوی نہ نزدیک کدی چہ وہ دور کری ہر کون اس میں دلربائی اوی کا حسن سب پیش نظر آو ولیکن فی حقیقت خود بیان سوا باقی کو دیکھو اس میں ہی کیا صنم کا وہ ہوا ظاہر میں معن مجاز یا یہ ہر قطرہ حقیقت اوی تب حق و انبی معرفت دی وہی ہر کچھ پنہاں و پیدا وہی تھا صورت شہر و فرمان
---	---	--	--

صنم کی شکل میں وہی خان بہار زی ہر رنگ نہ کو لالہ و گل وہی کرتا ہر جزا و وہی ہندی فقط تنزیہ کر وصف خدا ہے سوا اس کے نہ کوئی عاشق پر شوق ہو اس سے تو ثابت خواہ مانو	وہی عاشق کر پر دین عیان وہی ہے جسے ہر شوق میل وہی سونے ہی کافر ہندی تو یہ تشبیہ میں کیا دوسرا ہے وہی خالق وہی ہے آپ مخلوق خیر کوئی غیر حق و اللہ باللہ	اور سبکی نور ہو ہر شمع روشن اور سبکا حسن سبکا دل بہار مفتید ہو وہی اور وہی طلوع خدا فی فضل سے کی جسکو تنہید خدا تھا اور یہ تھا اسکو کوئی کشت یہ غیریت نہیں جزو ہم و نہ ہار	اسی پندار کا ہر نام مسلم اسی باعث سی ہر باہم تفاوت اور ہر معون اور ہر موسیٰ بنیاد حقیقت پر نظر کر کے جو دیکھا حقیقت میں بڑی کوئی نہیں وہی کیسا نہ نہیں کوئی مظهر جو ہمیں خدا (وہی) سکون ہے	اور سبکی نور ہو ہر شمع روشن اور سبکا حسن سبکا دل بہار مفتید ہو وہی اور وہی طلوع خدا فی فضل سے کی جسکو تنہید خدا تھا اور یہ تھا اسکو کوئی کشت یہ غیریت نہیں جزو ہم و نہ ہار	اسی پندار کا ہر نام مسلم اسی باعث سی ہر باہم تفاوت اور ہر معون اور ہر موسیٰ بنیاد حقیقت پر نظر کر کے جو دیکھا حقیقت میں بڑی کوئی نہیں وہی کیسا نہ نہیں کوئی مظهر جو ہمیں خدا (وہی) سکون ہے	اور سبکی نور ہو ہر شمع روشن اور سبکا حسن سبکا دل بہار مفتید ہو وہی اور وہی طلوع خدا فی فضل سے کی جسکو تنہید خدا تھا اور یہ تھا اسکو کوئی کشت یہ غیریت نہیں جزو ہم و نہ ہار	اسی پندار کا ہر نام مسلم اسی باعث سی ہر باہم تفاوت اور ہر معون اور ہر موسیٰ بنیاد حقیقت پر نظر کر کے جو دیکھا حقیقت میں بڑی کوئی نہیں وہی کیسا نہ نہیں کوئی مظهر جو ہمیں خدا (وہی) سکون ہے
ہزاروں اسکی ہر شان مفاہین کیا ہو تو نہ ساقی میسر عیان کرتا ہر وہ اسرار پنهان ہوا اک وزمین عاشق کو سائل جو تم فرما تو ہو سوسب کا ہر	پر سیدن حقیقت حسن و عشق از عاشق کہ چہیتند این ہر دو در حقیقت و جواب عاشق و تلسی شدن سائل از تقریر عاشق بر کیفیت	بہم ایسی نون سی جیسے راقین عیان یہ رازا دہر سر بہر محبت کا وہی ہے ہر سر انجام کہ یہ وہ مظهر مخصوص و عالی اور سبکی ہر حال اپنا لہجہ تا نہ مجنون سے نہ ہمیں لیلیٰ سے ظاہر وہی جان جو عاشق ہو جانین	اور سبکی نور ہو ہر شمع روشن اور سبکا حسن سبکا دل بہار مفتید ہو وہی اور وہی طلوع خدا فی فضل سے کی جسکو تنہید خدا تھا اور یہ تھا اسکو کوئی کشت یہ غیریت نہیں جزو ہم و نہ ہار	اور سبکی نور ہو ہر شمع روشن اور سبکا حسن سبکا دل بہار مفتید ہو وہی اور وہی طلوع خدا فی فضل سے کی جسکو تنہید خدا تھا اور یہ تھا اسکو کوئی کشت یہ غیریت نہیں جزو ہم و نہ ہار	اور سبکی نور ہو ہر شمع روشن اور سبکا حسن سبکا دل بہار مفتید ہو وہی اور وہی طلوع خدا فی فضل سے کی جسکو تنہید خدا تھا اور یہ تھا اسکو کوئی کشت یہ غیریت نہیں جزو ہم و نہ ہار	اور سبکی نور ہو ہر شمع روشن اور سبکا حسن سبکا دل بہار مفتید ہو وہی اور وہی طلوع خدا فی فضل سے کی جسکو تنہید خدا تھا اور یہ تھا اسکو کوئی کشت یہ غیریت نہیں جزو ہم و نہ ہار	اور سبکی نور ہو ہر شمع روشن اور سبکا حسن سبکا دل بہار مفتید ہو وہی اور وہی طلوع خدا فی فضل سے کی جسکو تنہید خدا تھا اور یہ تھا اسکو کوئی کشت یہ غیریت نہیں جزو ہم و نہ ہار

ہیں یاد کو عاشق و مشتوق منظر	بہترین یاد و بھین کیو سہل گھر	عیان ہوا سپر ہوا پاک طہیت	کہ ہر صورت میں چوٹی کی لذت
کما تہ میرا کشت صدقہ تھا	سمجھتا ہوں ہر محکوم تر اکمنہ	یہی ہوا قحطی اصل حقیقت	یہ علم آیا کشتے تیری بدست
وہ اک اور بھی ہندہ ہے	کہ او سکے رخ کی قدرت کچھ ہے	کہا عاشق زود بھی کچھ ارشاد	عرض کی ہوا میں منت کا دستا
نہ حسن اوروں میں کیا ہے	نہ سائیں کیوں میں نر خد ہوا	نہیں حسن سے کچھ تجھے دوق	کہ ہوا مرد پرستی کا بہت شوق
سمتاری جانیں سے کس کو ترجیح	بیان اسکا کر دہم بھی تھیک	کیا عاشق زوت تجھے یہاں	نہیں حرا کا تھکے تجھے یاد
شب بویا میں جب عرش اوپر	گئے رفت پر اکب سپر	نہ انی انی پاس او منو با	جال با کمال اپنا دکھایا
نہی پر کی جوت زانی اظہار	ہوا مرد کی صورت بزرگوار	ستجلی جہان کی شکل مرد	ہو شک میں کرے کا فرمید
سہوئی تہ سے انور دل پارہ	کہ ہر طبع ح حسن الہ مارہ	نہیں مرد سو کوئی شکل بہتر	کہ ہن اس بات کو شاہد میر
وگرنہ اوس عکس مشکل سنا کی	بیمیر کو نظر آتی سند کی	مردی مرد پرستی پر مرد	خدا کیا سہل کچھ شک نیچو
ازل میں ہوا مرد کی کچھ جاہ	میں مرد دوست ہوا اللہ	خدا چاہی جب مرد کی صورت	سنا کی چاہ ہو گیا ضرورت
ہوا مرد کی نہ صورت حق بکارتا	صنم کی شکل پر بندہ نہ رتا	صنم کو کس طرح سے کہے کا	ہوا مومل کج عاشق کا آخر
صنم کو عشق میں ایسے کیا کیا	سہوئی میں مکتب حق کی سہلا	نہا کیوں نہ دونوں کو کویں	صفت اس کی سنی نہیں تفصیل
کردن تو تھیں اس کی زیادہ کیا	نہ ہونے کی وہاں بزرگ تری	سمجھنے کا نہیں کوئی کس کی	یہی بہتر تر اب بچکر ہے

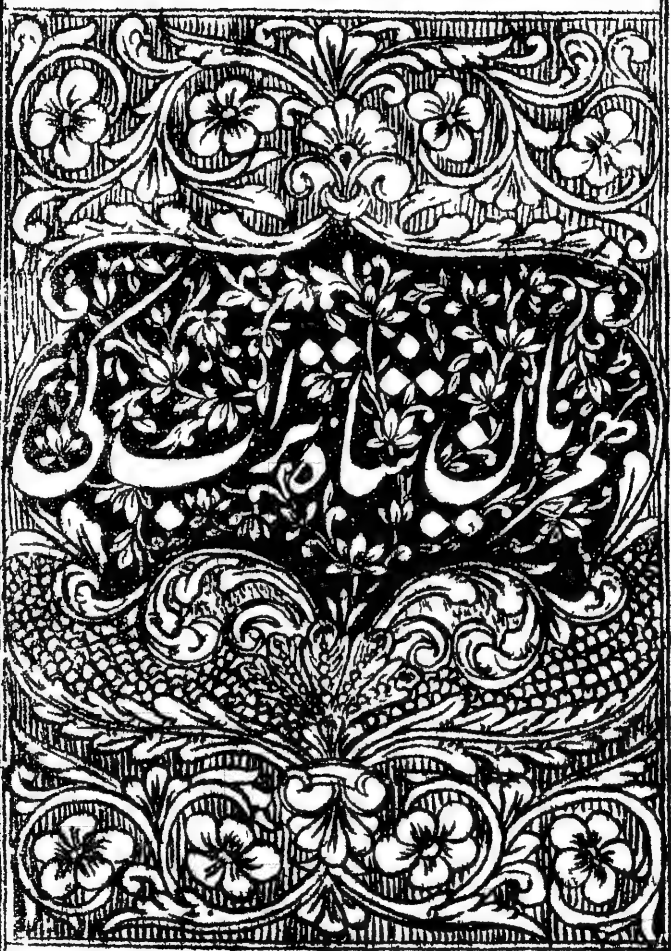
در بیان خاتمہ کتاب عذر خود از شاعران واستدعای اصلاح از ایشان و  
وساغات کردن از حق و سبب تصنیف شعوی و بیان تاریخماے تمام آن

یہی ہر سابقا تجھے تو تھا	نہ لائے بارہ ضلع اگر ادھر	عبث کہتا ہوں تو اب ہر جگہ	بیان بھی تو سخن کا خاتمہ ہے
مجھے اب شاعر و شاعر ہوا	یہی ہر عرض میری کہ دم کا	کیا ہر منور یہ قصہ جو مستلوم	اگر نقصان ہو کچھ اس میں
کرم اصلاح اس کی تکلف	سمجھ کر نصفی سے تو وقف	نہ کمین جا رف و نکتہ گیری	یہی ہر التجا شاعر سے میری
مجھے دعوی نہیں ہر شاعری کا	نہین غرہ مجھے دانشوری کا	مرکب ہر خطا سخا انسان	تجربہ کیا ہوا اس سے نقصان
خطا سے محکوم بھی معذور رکھو	نظر اصلاح کی منظور رکھو	نہ تھا کچھ شعوی پر دھیا اپنا	کبھی یہ عہد تھا سیلان اپنا
برس میں ایکلاس عرصہ کا گئے	کیا تھا شعوی کا مقصد یہی	شرع قصہ سابق جو کیا تھا	کسین دو اک درق لکھا تھا
ہمیں ملتی تھی آگے تھی دست	کہ کچھ اس کہانی کی کتابت	وہ رہتا تھا یہ مرکز خاطر	کہ اس آغاز کو کرنا ہر آخر
سرا ان روز و وقت اسکا بڑا	یہی جی میں خیال آیا کمر	کہ آخر ان دنوں میں بچہ بچا	نہیں ہرگز کسی سے کچھ سروکا
بیان کس کروں وہ حال دلش	غمزدہ پیش ہر جہان درویش	ہو چھوٹا دنوں کا بے دانہ دم	ہو چھوٹا دنوں کا بے دانہ دم

کبھی دل سوہنیں چالی تو تیریں نقطہ آب مشنوی کی فکر کیجے ہوا آخر یہ نقشہ کا سر بنجا الہی جہ طبع تیر و کرم سے مراوین ہوں ہی ملیں یہ حال رہو عاشق و معشوق کسا تھوڑا سخن کو شیر و کوریا میں سر کر داس مشنوی کی جو کوئی سیر	بزرگ ہر روز شب فکر و پیر انکار اور سب بھلا دیکھے مناجات فرغت پانی شیناس تو سے مری خاطر سے ہو نشانیں نا مل اور سن و سوت بھلا تھوڑا قیامت تک ہر میرا سحر سحر دعا دیو میری جیسے ہو عاقبت حیر	لہذا انکار و سب بھلا دیکھے کیا اللہ سے میری جیسے معمول مناجات مجھے دو منہ میں فوج ہا کس تو میری دوست ہے کہ انکار تو سے کیسیک و نہوں عالم میں تھوڑا میرا اس مشنوی ذوق یا تو سے بہا نین عمر کی کیا یا نیری	یہ دیکھیں تو یہ میری بوجھ سوا دل مشنوی کی طرف متوکل خدا کے فضل سے یہو بنجا تمام ملے دولت میں کی بھی نام نہی جو دشمن ہیں مگر کھڑا تو کی بنیاد غنی کرو سوا دشمن ہر جنہ بلیج جو دیکھے اسکو خوش ہو خفا تو سے سخن ہر شاعر و نئی یاد گاری
سوزنی تاریخ اسکی دیکھو درخت کہ کیسے فی الیہ یہ دیکھو درخت کہ تاریخ اسکی کیسے کیا کار کھا نیو خرد و سحر فی العو بجائی یہوستان ہوا تازہ وارد ۱۲۱۰ھ	میرزا و معشوقی نور ارقم کی دیکھو پرا و سیرن دیکھو حرف کاہو ہے جکا قتیہ و ہوا مارو ۱۲۱۰ھ	بجا ہر دوستان عاشق و معشوق ۱۲۱۰ھ	یہ دیکھیں تو یہ میری بوجھ سوا دل مشنوی کی طرف متوکل خدا کے فضل سے یہو بنجا تمام ملے دولت میں کی بھی نام نہی جو دشمن ہیں مگر کھڑا تو کی بنیاد غنی کرو سوا دشمن ہر جنہ بلیج جو دیکھے اسکو خوش ہو خفا تو سے سخن ہر شاعر و نئی یاد گاری



صفت ابرار و مکرمات فضل و کمالات  
بهرین نوع و کمالات و کمالات



پایان و نشانی و کمالات و کمالات  
بهرین نوع و کمالات و کمالات





بہیمان پکڑ جھبٹ پھین لے کا مَر  
گس موہن گاہن میں کیے تین

مان تراب کا کہنا تنہا  
مان نگر مجھ کا کیشور ہی

چو منبت کے ٹھیسٹھ لب گروا  
 چا تو رے بھاگ مان اگ دکاؤن  
 یاد کر اپنی راد حاسی کو  
 تو ری پریش کا کون بھروسا  
 کاسیکو موکارنگ کان بورے  
 پینڈ پڑوہے نالکھ موڑے  
 بھول گئی جو من سے تو رے  
 ایک سو تو رے ایک سو چورے

چیت کی ریت تراب سو سیکھے  
جیت مَرَتِ جگر کجھون نچھوڑے

اَوْنَدَمَالِ گَنُوَرِ پَرِجَ رَاوُ  
 اپنی سکھی کو چاہ سو کہہ لے  
 بُوَر نہ رنگ مان ہر کا ہو کو  
 اناک نہارت تاک کے مارنت  
 تین پَرِجِ رُنجِ ترے سب یر جا  
 ہو یری مان ایسی خدوم مچاؤ  
 اور کا ایسی نہ گاری سناؤ  
 دیکھ سمجھکے عجب لگاؤ  
 یہ تو برا ہے توڑ سجاؤ  
 کا ہو تین ناتھے سب یر جاؤ

[illegible]

و کلمه

شاہ تراب

ایں قول کے ساتھ کہ اس کے ساتھ ساتھ

ایک تو ہے اب کوئی کی غافل

۱۰۲

بسم الله الرحمن الرحيم

یادگار

100

یہی ہون تراب کو کدو کا لال  
 کدو کا لال کو دین ہون اور اس  
 اور اس کا لال کو دین ہون اور اس  
 کدو کا لال کو دین ہون اور اس

<p>موری تو آنکھ تراب سون الکی</p>	<p>کیسے کروں چیت چوری رعو کو گو</p>
<p>مہون تو دین کی مھوری                  اور نہت ہن سالوری کوری                  ساس نہت کی چوری                  اور ہے اب چور موری</p>	<p>مان مان مہو کا چھیسٹ گھنٹا                  پنج مانا کدو ہم ہن نہت ہن                  کھسی ہون آبی مندر سو اپنے                  پسک نہ لال گال لسن پر</p>
<p>رنگ سو جو پورے نہ موری چور</p>	<p>کھنکھن تراب ہے سنگ موری</p>
<p>چونک پری پھر سونی نہ جاگی                  یہ سپنا کیسے کا کے آگی                  جاگون اکیلی نہیں تو ابھاگی                  جو ہن اپنے پیار رنگ پاگی</p>	<p>سینے مان آنکھ پیاسنگ لاگی                  پیو چٹ کو دین ہن ہے اپنا                  چاک ناسون پیل سب ری                  رنگ رنگ کی دے ساری پھرن</p>
<p>مہون تو نہت ہیرا گ میں نہت</p>	<p>جب سے تراب بکھے ہیرا گ</p>
<p>چھوٹ سو موری ہے بلانے</p>	<p>چھوٹ سو موری ہے بلانے</p>

کدو کا لال کو دین ہون اور اس  
 کدو کا لال کو دین ہون اور اس  
 کدو کا لال کو دین ہون اور اس  
 کدو کا لال کو دین ہون اور اس

یہی ہون تراب کو کدو کا لال

کدو کا لال کو دین ہون اور اس  
 کدو کا لال کو دین ہون اور اس  
 کدو کا لال کو دین ہون اور اس  
 کدو کا لال کو دین ہون اور اس

کدو کا لال کو دین ہون اور اس  
 کدو کا لال کو دین ہون اور اس  
 کدو کا لال کو دین ہون اور اس  
 کدو کا لال کو دین ہون اور اس

پیارا چہرہ تیرا جہاں کھنکھاتا ہے  
 گہرے سبکدستی میں جہاں صائب کا جہاں  
 مہر پرستی ان دھبوں میں جہاں سبکدستی  
 مہر پرستی ان دھبوں میں جہاں سبکدستی

دل  
 دل  
 دل

اونٹنی پر کھ کا دو کھ ندی بچے

گیان میں تیرا سب سے پیر  
 ہر باری میں رام رم گریبان

کیسے نہ مورا جو گھبراہٹ سے  
 رو رو مو کا کٹھن ہے لہر

تم رہت پیسا لنگھ مان  
 جاسے تراب تھاری ہاے

بڑھ کی ماری میں تو دنی  
 شہ کا رکھ پیا چھن چن باڑھت  
 سوئے بیت مان رو سے کٹھ  
 کھوئے لٹین وہ کا ہو سنگھ  
 کون بٹھن جھبال ہو نکون  
 اسے دنی نامک نیت کر می  
 سکھ نہیں پاوت ایکو گڑھی  
 سو پر بیت یہ کیسی پڑھی  
 پڑ گئی مورے گے پھنری  
 بال بال ہوں بندھی سگری

کاظم چاہین تو بیت نبہا ہین  
 تھہ ہے تراب نہ کچھ سپری

ہماری سجا میں وہ اکیت نہا ہین  
 پیٹھ رہا سو تن کی ختہا میں

دل  
 دل  
 دل

دل  
 دل  
 دل

دل  
 دل  
 دل

دل  
 دل  
 دل



[illegible]

کون کسے رسیا ستر جاے

<p>کلی بنین من کو بلی سنین تشکو کیسے ترا ب پیا کو بھو کو ن</p>	<p>جب سے گئے تم آنکھ لگاے وہ تو گویو مورے ہینہ میں سا</p>
--	---

کیسے تراپ پیسا کو بھوٹون دہ تو گیدو مورے ہیہ مین سما

کچھ موسیٰ سو لجات نشد تو را بُرنا

سوئٹن کے شاگ کھیل گواوت	ابھی طرح دن رات نمنڈ تو راہ پرنا
سولی تراپ سوہن ہنس کواٹ	موسے نہیں ہنسکات نمنڈ تو راہ پرنا

سوئی تراپ سوہنئ مہنئ کُوت

کہہ گئے کہ یہ موسیٰ بنیان

آئے، ابتر سدا سے پییرے	رو گئی سن کی من مان گونیان
ہے تو رے ہاتھ درشن کا تلم کا	لاگون تراب میں تو رمی پنیان

ہے تو رے ہاتھ درشن کا تلخ کام  
لاگون تراب میں تو رمی پُنیان

ارے مو کا دکھاؤ دی شینان کانگر

کامینکو محبوبی بھنگتی پھیرن نین	سید حاود حر کا بتا دی ڈگرا
ہاں ہاں ترابین چیری ہون تیری	خارونگی تہہ پرتن سن سگرا

مانان ترا باین چهری چون تیری | فارونگی تهنه بر تن من سکر

19

کافہ کنور کے کارن رادھا

چند ای جنین عمری بگوینان  
دست یزدانی بگوینان  
سند یزدانی بگوینان  
بجای یزدانی بگوینان  
و بگوینان

میرزا شاد و میرزا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باجوئے کی لالہ دستا کی  
لاگوں میں ہر گاہ کی چوڑیاں  
میرا کی ہر گاہ کی چوڑیاں  
کے سینہ کی ہر گاہ کی چوڑیاں

بی بی آداب و ذوق نگار  
 دلم  
 بابت میں سب کو لایسٹن  
 ہوسا  
 بی بی نور علیہ السلام





	سب زکات بچتے تراب کے آگے نوا گیا رنگہ کی دوری ہمارے	
کیسے پرے کل جسکے ہمارے نکمرہ میرے دن بیتیں سنگرد نہی اندائیں آن ندرہ بد بیولی تھا کہ گیون کہ کہ کے سسندیا	کے بچہ کے پیہم پیہم ریہ ہلکتے ہے گن گن تارے نکمرہ میرے دن بیتیں سنگرد نہی اندائیں آن ندرہ بد بیولی	
	جوڑے آوے تراب پہا کو پرچن واپر تن من و داسے	
موری تھاس کا نہ کہتے سب آن بان ہری یا سبے جان کے مرے وہ جان کہتے ہری	میں توری بات پر کاوی نہ نہوت تھک کے دس گنچو آن ندرہ ہوت کیسے کون ہمہ جان ندرہ ہوت	
	وارونگی جان تراب پہا پر جان دیون پر جان ندرہ ہوت	
کان کی پسہ سہی میں جات حان کی بیہ سہی میں جات	کان کی پسہ سہی میں جات حان کی بیہ سہی میں جات	کان کی پسہ سہی میں جات حان کی بیہ سہی میں جات

میں توری بات پر کاوی نہ نہوت  
تھک کے دس گنچو آن ندرہ ہوت  
کیسے کون ہمہ جان ندرہ ہوت  
وارونگی جان تراب پہا پر  
جان دیون پر جان ندرہ ہوت

میں توری بات پر کاوی نہ نہوت

کان کی پسہ سہی میں جات  
حان کی بیہ سہی میں جات  
کان کی پسہ سہی میں جات  
حان کی بیہ سہی میں جات

کان کی پسہ سہی میں جات  
حان کی بیہ سہی میں جات  
کان کی پسہ سہی میں جات  
حان کی بیہ سہی میں جات

کیونکہ تو اب میں توڑی بلیکٹ  
 ایسے چون میں جاسے توڑیوں  
 بھرسے کیونکہ دھن کا غور میں ہے  
 ہونے کو غم کی بوریں ہیں  
 ہوسٹان کی کئی کڑیستہ نرس  
 دیکھ کر ساری اذیت

دلم  
 بگشاید ای دل بر طاعتی  
 تا که پیش پای تو کی رت مان  
 نواز گشت هست گوشت کار می  
 میوه تو به است تراب گلستان  
 دلم  
 ز غم زلزلن لاله گم در دانا

محمدیان شاه تراب

نہ  
دراور شور مچا دیں لائے  
کھینچتے ہیں کس کو لائے  
پوچھ پچھت گھر ہی بہت ہیں  
بھڑک کر اب کرو ان لائے

ولہ

۱۷۵

جان دے تو کہ تراب مستی ہے  
جان لیون ایمان نہ لیون

یہاں آگے ہمارے بچوں

سہوگ ادا ٹھٹھت ہی پیران چھٹت ہے  
 میں دیکھ مارنی کھڑی از دوت بولان  
 جہون تو تر ت ہون درس کی چھو نکلی  
 اوکھڈ ایک تراب عیدت نان

جب سدا آوت ہے وہ سنجوگ  
 ناٹک ہنس ت بین نو کا لوگ  
 تہو کا دگا دندہ نو ہن سھوگ  
 یو کا بردگ آس جینو کا ہے روگ

14

جارسے تنگوا لے آؤ کھبر یا  
آؤت میں گھومیں جات جہاؤن  
آؤت آؤت برس لاگے  
پتیا کہتوں پیو پیو کرٹ ہے  
کھمہ میرت تو ہے کل نہیں بندن  
آپ نہ آبلے نہ پتیا بھی

کو سمجھا دے شراب پیسا کہ

کو وقتناہین واکو دوسریا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱

جنگل میں اس کا کوئی اور نام نہ نہ  
 اس کا کوئی اور نام نہ نہ  
 اس کا کوئی اور نام نہ نہ  
 اس کا کوئی اور نام نہ نہ

سینان برس کسان کا ساون	آوت ہے کوئی کا گا بو لا
ڈور لگی ہے تراب سوموری	
کیسے اکیلی میں جھولون بندھوا	
مہو نرمو ہی کسان بلنہساے	لاگو اسارہ تم اجون نہ آے
پیوین روسے کٹت ہو لندرن	رت برکھا موہین کچھ نہ سہاے
کو لے آوے تراب پیا کو	
وہ تو پڑی ہیں بس میں پراسے	
بچ وگر بھجوت ہوں ہساری	پانوں کپت کیون جی سو مار
کا سوکھوں چلے مان پھنسی ہوں	بات نہیں کو د پونچھن مار
نکسی ہوں ہان اکیلی مندر سو	ساتھی رہے سب واہی پار
کا کوٹھا چارون میں دئی ماری	کو دھنٹ ناموری گسار
کر بن کون تراب کھسبے	
کاظم پیر کی میں بلہار	
شکھ جو برسات کا قہمت میں نہیں ہو پرا	بھری برکھان مہر دیسی بھو موسر بڑا

جنگل میں اس کا کوئی اور نام نہ نہ  
 اس کا کوئی اور نام نہ نہ  
 اس کا کوئی اور نام نہ نہ  
 اس کا کوئی اور نام نہ نہ

جنگل میں اس کا کوئی اور نام نہ نہ  
 اس کا کوئی اور نام نہ نہ  
 اس کا کوئی اور نام نہ نہ  
 اس کا کوئی اور نام نہ نہ









صنایع مکینان و مکاتبات  
بیمینان و مکاتبات

شجرات سلسله عالیہ و تاورید

قلندریہ و چشتیہ و طیفوریہ و شہروریہ

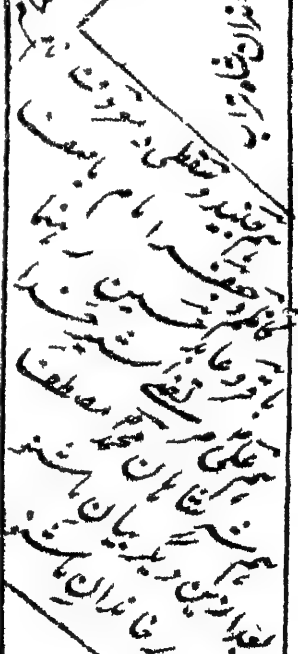
و فردوسیہ و مداریہ و غیرہ

نظم سرمدہ حضرت

شاہ تراب علی

قدس سرہ

پیشانیہ و پیشانیہ و پیشانیہ  
پیشانیہ و پیشانیہ و پیشانیہ

[illegible]

خواتین خاندان بنیاد

بعد از آنکه خالق ارض و سما  
میکنم در ملک منظم و لایزال  
کائناتان جمله زلف و لطیف کار ساز  
اولاً از والد خود بالیقین  
کوز لطیف کرد ما را تربیت  
بعد از آن از خدای معبود و  
کومرا از لطف خود برگزیند و  
فیضیاب از باسط آمد هر دو شاه  
ابتدا از نام باسط زمین سبب

[illegible]



[illegible]

شجرہ مدار یہ

شیخ فستق و محبتی پیر جام  
 هم ابو الفتح است مسکین در سخن  
 هم بدیع و هم علم بردار نام  
 هم امام دوسرا حنیفه البشر  
 شعبه فرزند دیگر عزیزان  
 گشته ام من هم زهر یک سرور از  
 شاه عبداللہ نامی پیشوا  
 از پی ملتین خلافت یافتم  
 اورن شاه السدیہ شتر  
 پیر گشته و الیہ من سر بلند  
 ساکن کرسی و باحق شاعلی  
 و الہم ہم دوستش سر تا قدم  
 بی تکلف شان اجازت یافتند

شاه باسط شیخ الهدیه امام  
عبدقدوس دست و هم حاجی بدین  
شیخ قاصین هم حسام الدین امام  
بعد از آن صدیق اکبر را هم  
این اصولی سببه را کردم بیان  
حمله بار اوالد و پیرم مجاز  
دیگر از اولاد شاه مجتبی  
نیز هر یک را اجازت یافتیم  
او زعم خویش رحمان نامور  
غیر ازین اندر طریق فتنه  
احمدی نامی بزرگی فاضلی  
بود از بس آشنای والدیم  
چون طریق والدیم در خواستند

[illegible][illegible]





خاتمۃ الطبع مع تاریخ طبع از سحر بیان ابو ناظم مولانا محمد  
حامد علی خان حامد مصحح مطبع ہذا حلف اکبر حفظ نظام علیا  
شاہ آبادی تلمیذ امیر الشعرا حضرت امیر بیانی علیہ السلام

الحمد لله والمنة کہ مجبوراً وادرو انتخاب المشورہ بکلیات شاہ تراب غفران تاب  
بعین کتب ذیل شامل ہیں اول دیوان جس میں رویت دار کی غزلین ایک سے  
ایک عمدہ مرقوم ہیں ہر غزل ہے مضامین توحید اور عرفان سے بھری ہوئی چال سے  
لذت طریقت و حقیقت کی حاصل ہوتی ہے دوسرے سنوئی عاشق و مہم کہ بظاہر  
ایک افسانہ ہے مگر حقیقت میں حال حقیقت قالب مجاز میں جلوہ گر ہے تیسرے  
عظیمیون کار سالہ بھاشا زبان سحر کی بولی کا قابل و جد ہوتے شجرہ پیران  
حضرت قادریہ جو پستیہ وغیرہ بظہیم نام پیران طریقت بسلسلہ مراتب بیت الفرض  
یہ وہ مجموعہ کثیر الفع و نادر الوجود ہے جسکی شان تعریف کی حد بیان سے باہر ہے  
لاریب کیون ہو کہ یہ کلام برکت نظام قدوة السالکین زبدة المعارفین شمع  
بزم ارشاد قطب سخا می ہدایت بدر سپہر حقیقت غوامس محیط طریقت شاہ اقلیم  
قناعت و عزت گزینی حضرت شاہ تراب علی کا گوروئی قدس سرہ  
ہے جو تہامی عالم کو مرعوب ہے ساری جہان کا مطلوب ہوا اور اس سے  
بیشتر یہ مجموعہ نادر چند بار مطبع او دھرا اخبار واقع لکھنؤ ملک کنویر سنگار  
عالیجناب معنی القاب منشی نول کشور صاحب سی سی ائی ای  
وام اقبالہ میں چھپا اور اب حسب امر ارشاد القین یا تلمیذ شاہ مطبع  
موصوف و مانع کا پتہ دیا و سبب شمع میں بار اول طبع ہوا۔

خاتمۃ الطبع علیا شاہ تراب

قطبہ تاریخ طبع

بجاء اول طبع مستطیع  
بنفقہ نو شتم سال طبع  
کلام بیٹو اے اہل عالم  
دانی مستد اے اہل عالم  
شعبہ ۱۳۱۰